PAKISTAN STUDY (UM)

PUNJAB BOARD NOTES

9TH CLASS

Presented by:

Urdu Books Whatsapp Group

STUDY GROUP

0333-8033313
راؤ ایاز

0343-7008883
پاکستان زندہ باد

0306-7163117
محمد سلمان سلیم

اضافی سوالات

1۔ کس صدی میں بہت سی قوموں کو آزادی نصیب ہوئی

(الف) 18ویں (ب) 19ویں (ج) 20ویں (د) 21ویں

2۔ نظریہ کو انگریزی زبان میں کہا جاتا ہے۔

(الف) تھیوری (ب) فلاسفی (ج) آئیڈیالوجی (د) کونسپٹ

3۔ نظریہ سے مراد ایسا ضابطہ یا پروگرام ہے جس کی بنیاد رکھی گئی ہو۔

(الف) فکروفلسفہ پر (ب) دین پر (ج) ضابطہ اخلاق پر (د) انسانیت پر

4۔ یورپیوں کا نظریہ ہے۔

(الف) فلسفہ حیات (ب) عیسائیت (ج) بدھ مت (د) ہندوازم

5۔ جاپانیوں کا نظریہ ہے۔

(الف) اسلام (ب) عیسائیت (ج) بدھ مت (د) ہندوازم

6۔ ہندوؤں کا نظریہ ہے۔

(الف) اسلام (ب) عیسائیت (ج) بدھ مت (د) ہندوازم

7۔ انسانی زندگی کا محور اور قوت محرکہ کا نام ہے۔

(الف) فلسفہ (ب) اسلام (ج) نظریہ (د) زندگی

8۔ عقائد میں توحید رسالت آخرت ملائکہ الہامی کتب کے مجموعے کو کہتے ہیں۔

(الف) دین اسلام (ب) ایمان (ج) اللہ پر ایمان (د) انسانیت

9۔ اسلام کا دوسرا رکن ہے۔

(الف) توحید و رسالت (ب) نماز (ج) روزہ (د) زکوۃ

10۔ اسلام کا چوتھا رکن ہے۔

(الف) نماز (ب) روزہ (ج) زکوۃ (د) حج

11۔ اسلام کا پانچواں رکن ہے۔ (لاہور بورڈ 2015)

(الف) نماز (ب) روزہ (ج) زکوۃ (د) حج

12۔ مالی عبادت ہے۔

(الف) نماز (ب) روزہ (ج) زکوۃ (د) حج

13۔ حج کن لوگوں پر فرض ہے۔

(الف) ہر مسلمان پر (ب) صاحب نصاب مسلمان پر (ج) امیر پر (د) صاحب استطاعت مسلمان پر

14۔ پاکستان کا نام تجویز کیا گیا۔

(الف) جنوری 1933ئ (ب) جون 1933ئ (ج) اگست 1933ئ (د) اکتوبر 1933ء

ختم نبوت ﷺ زندہ باد　　　　　　　　　　　　عظمت صحابہ زندہ باد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:

معزز ممبران: آپ کا وٹس ایپ گروپ ایڈمن "**اردو بکس**" آپ سے مخاطب ہے۔

آپ تمام ممبران سے گزارش ہے کہ:

- گروپ میں صرف PDF کتب پوسٹ کی جاتی ہیں لہذا کتب کے متعلق اپنے کمنٹس / ریویوز ضرور دیں۔ گروپ میں بغیر ایڈمن کی اجازت کے کسی بھی قسم کی (اسلامی و غیر اسلامی، اخلاقی، تحریری) پوسٹ کرنا سختی سے منع ہے۔
- گروپ میں معزز، پڑھے لکھے، سلجھے ہوئے ممبرز موجود ہیں اخلاقیات کی پابندی کریں اور گروپ رولز کو فالو کریں بصورت دیگر معزز ممبرز کی بہتری کی خاطر ریموو کر دیا جائے گا۔
- کوئی بھی ممبر کسی بھی ممبر کو انباکس میں میسیج، مس کال، کال نہیں کرے گا۔ رپورٹ پر فوری ریموو کر کے کاروائی عمل میں لائے جائے گی۔
- ہمارے کسی بھی گروپ میں سیاسی و فرقہ واریت کی بحث کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔
- اگر کسی کو بھی گروپ کے متعلق کسی قسم کی شکایت یا تجویز کی صورت میں ایڈمن سے رابطہ کیجئے۔
- سب سے اہم بات:

گروپ میں کسی بھی قادیانی، مرزائی، احمدی، گستاخِ رسول، گستاخِ امہات المؤمنین، گستاخِ صحابہ و خلفائے راشدین حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت حسنین کریمین رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین، گستاخ اہلبیت یا ایسے غیر مسلم جو اسلام اور پاکستان کے خلاف پراپیگنڈا میں مصروف ہیں یا ان کے روحانی و ذہنی سپورٹرز کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے لہذا ایسے اشخاص بالکل بھی گروپ جوائن کرنے کی زحمت نہ کریں۔ معلوم ہونے پر فوراً ریموو کر دیا جائے گا۔

- تمام کتب انٹرنیٹ سے تلاش / ڈاؤنلوڈ کر کے **فری آف کاسٹ** وٹس ایپ گروپ میں شیئر کی جاتی ہیں۔ جو کتاب نہیں ملتی اس کے لئے معذرت کر لی جاتی ہے۔ جس میں محنت بھی صَرف ہوتی ہے لیکن ہمیں آپ سے صرف دعاؤں کی درخواست ہے۔
- عمران سیریز کے شوقین کیلئے علیحدہ سے عمران سیریز گروپ موجود ہے۔
- **لیڈیز کے لئے الگ گروپ کی سہولت موجود ہے جس کے لئے ویریفکیشن ضروری ہے۔**
- اردو کتب / عمران سیریز یا سٹڈی گروپ میں ایڈ ہونے کے لئے ایڈمن سے وٹس ایپ پر بذریعہ میسیج رابطہ کریں اور جواب کا انتظار فرمائیں۔ برائے مہربانی اخلاقیات کا خیال رکھتے ہوئے موبائل پر کال یا ایم ایس کرنے کی کوشش ہر گز نہ کریں۔ ورنہ گروپس سے تو ریموو کیا ہی جائے گا بلاک بھی کیا جائے گا۔

نوٹ: ہمارے کسی گروپ کی کوئی فیس نہیں ہے۔ سب فی سبیل اللہ ہے

0306-7163117	0343-7008883	0333-8033313
محمد سلمان سلیم	پاکستان زندہ باد	راؤ ایاز

پاکستان زندہ باد　　　　　　　　　　　　پاکستان پائندہ باد

اللہ تبارک تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو

15۔ قرارداد پاکستان کہاں منظور ہوئی؟

(الف) ممبئی (ب) لاہور (ج) کراچی (د) ڈھاکہ

16۔ آل انڈیا مسلم لیگ کا کراچی میں اجلاس ہوا۔

(الف) 1939ئ (ب) 1940ئ (ج) 1942ئ (د) 1943ء

17۔ مارچ 1944ء کو قائداعظم نے خطاب کیا۔

(الف) طلبہ سے (ب) افسران سے (ج) عوام سے (د) فوج سے

18۔ 11 اکتوبر 1947ء کو قائداعظم نے کن سے خطاب کیا۔

(الف) طلبہ سے (ب) افسران سے (ج) عوام سے (د) فوج سے

19۔ قوموں کے وجود کا پتہ کس چیز سے چلتا ہے؟

(الف) خوشحالی سے (ب) نظریات سے (ج) روایات (د) علاقہ سے

20۔ وہ کونسا ملک ہے جو مضبوط نظریہ کے سبب وجود میں آیا۔

(الف) برطانیہ (ب) امریکہ (ج) افغانستان (د) پاکستان

21۔ بے مقصد زندگی کبھی ہمکنار نہیں ہوسکتی۔

(الف) کامیابی سے (ب) ناکامی سے (ج) غلامی سے (د) خوشحالی سے

22۔ اسلامی اقدار میں شامل نہیں ہے۔

(الف) آمریت (ب) عقائد (ج) عدل وانصاف (د) جمہوریت

{جوابات}

1	ج	6	د	11	د	16	د	21	الف
2	ج	7	ج	12	ج	17	الف	22	الف
3	الف	8	ب	13	د	18	ب		
4	ب	9	ب	14	الف	19	ب		
5	ج	10	ج	15	ب	20	د		

اضافی سوالات

سوال: حقوق وفرائض کا باہمی تعلق مختصراً بیان کریں۔

جواب: **حقوق وفرائض**

حقوق وفرائض کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ یہ لازم وملزوم ہیں۔ یہ فرائض ادا کر کے ہی ایک فرد حقوق حاصل کرنے کے قابل بنتا ہے۔

سوال: پاکستان کے نظریے کی اساس کیا ہے؟

جواب: نظریہ پاکستان کی اساس

پاکستان ایک مضبوط نظریے کی بنیاد پر وجود میں آیا جس کی اساس دین اسلام ہے جو مسلمانوں کی زندگی کے تمام شعبوں میں راہنمائی کی کرتا ہے اور انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے۔

سوال: ورلڈ انسائیکلو پیڈیا میں نظریہ کی کیا تعریف کی گئی ہے؟

جواب: ورلڈ انسائیکلو پیڈیا

نظریہ سیاسی اور تمدنی اصولوں کا مجموعہ ہے جس پر کسی قوم یا تہذیب کی بنیادیں استوار ہوئی ہیں۔

سوال: ڈاکٹر جارج براس نے نظریہ کی کیا تعریف کی۔ **(لاہور بورڈ 2013)**

جواب: ڈاکٹر جارج براس

تمام زندگی کا ضابطہ یا کوئی پروگرام جس کی بنیاد فکر وفلسفہ پر استوار ہو۔

سوال: نظریہ کے ماخذ کیا ہیں یا نظریہ کے ذرائع کیا ہیں؟

جواب: **نظریہ کے ماخذ**

نظریہ کے ماخذ درج ذیل ہیں۔

- ☆ مشترکہ مذہب
- ☆ مشترکہ نسل
- ☆ مشترکہ زبان
- ☆ مشترکہ رسم رواج
- ☆ مشترکہ رہائش
- ☆ مشترکہ سیاسی مقاصد

سوال: نظریے کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: **نظریے کی اہمیت**

نظریے کی اہمیت کے درج ذیل نکات ہیں۔

- ☆ قوموں کے وجود کا پتہ ان کے نظریات سے ہوتا ہے۔
- ☆ نظریات قوموں میں مقصد کا شعور پیدا کرتے ہیں۔
- ☆ نظریہ ایک روح کی مانند ہے جو اقوام کو متحرک کرتا ہے۔
- ☆ نظریہ انسانی حقوق وفرائض کا تعین کرتا ہے۔

سوال: برصغیر کے مسلمانوں کی آزادی کیلئے کوشش کرنے والے سیاسی اکابرین کا نام لکھیں۔

جواب: سیاسی اکابرین

برصغیر مسلمانوں کی آزادی کیلئے سیاسی اکابرین کے نام درج ذیل ہیں۔

- ☆ سر سید احمد خان
- ☆ قائداعظم
- ☆ علامہ اقبال
- ☆ چودھری رحمت علی

سوال: ایمان کسے کہتے ہیں؟

جواب: ایمان

عقائد میں توحید یعنی اللہ کو ایک ماننا، رسالت یعنی انبیاء کو ماننا، آخرت، ملائکہ اور الہامی کتب پر دل و جان سے یقین رکھنا شامل ہے۔ ان کے مجموعے کو ایمان کہتے ہیں۔

سوال: زکوۃ ادا کرنا کیوں ضروری ہے۔ **(لاہور بورڈ 2015)**

جواب: زکوۃ

زکوۃ اسلام کا چوتھا رکن ہے، زکوۃ مالی عبادت ہے۔ اس نظام کی وجہ سے دولت گردش میں رہتی اور غریب اور محتاجوں تک پہنچ جاتی ہے۔

سوال: حج کن لوگوں پر فرض ہے۔ اس کا بڑا فائدہ بیان کریں۔

جواب: حج

حج اسلام کا پانچواں رکن ہے یہ صاحب استطاعت مسلمانوں پر فرض ہے۔ اس سے مسلمانوں میں اتحاد اور بھائی چارہ پیدا ہوتا ہے جس کی مثال پوری دنیا میں کہیں نہیں ملتی۔

سوال: دوقومی نظریے کا تشخص کیسے اجاگر ہوا؟

جواب: دوقومی نظریے کا تشخص

برصغیر میں جو شخص اسلام قبول کر لیتا وہ اپنے آپ کو معاشرتی اور سیاسی سطح پر مسلم معاشرے سے وابستہ کر لیتا تھا۔ اس بنیاد پر اسے برصغیر میں الگ مقام ملا جو دوسری اقوام سے مختلف تھا اس تشخص کو بنیاد مانتے ہوئے دوقومی نظریہ اجاگر ہوا۔

سوال: قرارداد لاہور کب اور کہاں منظور ہوئی؟

جواب: قرارداد لاہور:

قرارداد لاہور 23 مارچ 1940 کو منٹو پارک لاہور میں منظور ہوئی۔

سوال: قرارداد لاہور میں قائداعظم نے خطبہ صدارت دیتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: قائداعظم کا خطبہ صدارت

قائداعظم نے فرمایا

''ہندو اور مسلمان دو علیحدہ مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو مختلف عقائد پر قائم ہیں۔ دونوں قوموں کے ہیروز کی کہانیاں اور واقعات ایک دوسرے سے مختلف ہیں دونوں کی ایک لڑی میں پرونے کا مطلب برصغیر کی تباہی ہے لہذا دونوں قوموں کے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے برصغیر کی تقسیم کا اعلان کر دیا جائے۔''

سوال: قائداعظم نے کراچی میں مسلم لیگ کے اجلاس میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: قائداعظم کا کراچی میں خطاب

قائداعظم نے 1943ء میں کراچی میں مسلم لیگ کے اجلاس میں ارشاد فرمایا کہ

''وہ کون سا رشتہ ہے جس سے منسلک ہونے سے تمام مسلمان جسد واحد کی طرح ہیں وہ کون سی چٹان ہے جس پر ملت کی عمارت استوار ہے وہ کونسا لنگر ہے جس سے امت کی کشتی محفوظ ہے وہ رشتہ، چٹان اور لنگر اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید ہے۔''

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ○

باب اول　　　　پاکستان کی نظریاتی اساس

(Ideological Basis of Pakistan)

تفصیل سے جواب دیجئے۔

سوال نمبر 1۔ درج ذیل پر نوٹ لکھیں۔

(الف) نظریے کے ماخذ اور اہمیت۔

(ب) ہندوستان میں مسلمانوں کی معاشی حالت

سوال نمبر 2۔ ان اسلامی اقدار کا جائزہ لیجئے جو نظریہ پاکستان کی اساس ہیں۔

سوال نمبر 3۔ دوقومی نظریے کی وضاحت کیجئے۔

سوال نمبر 4۔ علامہ اقبال کے ارشادات کی روشنی میں نظریہ پاکستان کی وضاحت کریں۔

سوال نمبر 5۔ قائداعظم کے ارشادات کی روشنی میں نظریہ پاکستان کی وضاحت کریں۔

باب اول پاکستان کی نظریاتی اساس

(Ideological Basis of Pakistan)

سوال نمبر 1۔ درج ذیل پر نوٹ لکھیں۔

(الف) نظریہ کے ماخذ اور اس کی اہمیت۔

(ب) ہندوستان میں مسلمانوں کی معاشی حالت

جواب:

(الف) نظریہ کے ماخذ اور اس کی اہمیت

نظریہ کے ماخذ اور اسکی اہمیت کی وضاحت سے پہلے نظریہ کی تعریف بیان کی جاتی ہے۔

نظریہ کی تعریف:

☆ ورلڈ انسائیکلو پیڈیا (World Encyclopaedia) کی تعریف کی رو سے:

''نظریہ سیاسی اور تمدنی اصولوں کا مجموعہ ہے جس پر کسی قوم یا تہذیب کی بنیادیں استوار ہوتی ہیں''

☆ ڈاکٹر جارج براس (Dr. George Brass) کے الفاظ میں:

''عام زندگی کا ضابطہ یا کوئی پروگرام جس کی بنیاد فکر و فلسفہ پر استوار ہو آئیڈیالوجی کہلاتا ہے''۔

نظریہ کے ماخذ

درج ذیل عناصر کی وجہ سے لوگوں میں نظریات کی تشکیل ہوتی ہے۔

☆ مشترکہ مذہب:

مذہب محض چند عبادات کا مجموعہ ہی نہیں ہوتا بلکہ وہ پوری معاشرتی زندگی پر گہرے اثرات رکھتا ہے۔ ہر مذہب نے سماجی تعلقات کو مخصوص نظریات کی روشنی میں استوار کیا۔ یورپ نظریہ عیسائیت کے تحت، جاپان نظریہ بدھ مت کے تحت، ہندو نظریہ ہندوازم کے تحت اور مسلمان نظریہ اسلام کے تحت زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔

☆ مشترکہ نسل:

مشترکہ نسل سے مشترک نظریات جنم لیتے ہیں۔ ایک ہی نسل کے لوگوں میں ہمدردی اور اخوت کے جذبات کا پروان چڑھنا عین فطری عمل ہے۔ ہم نسلی ایک مضبوط بندھن ہے جو مشترک نظریات کے باعث انسانوں کو خونی رشتوں میں منسلک کیے ہوئے ہے۔

☆ مشترکہ زبان:

زبان ہی کے ذریعے لوگ اپنے جذبات و احساسات اور خیالات دوسروں تک پہنچاتے ہیں جس سے نئے نظریات تشکیل پاتے ہیں۔

☆ مشترکہ سیاسی مقاصد:

دورِ حاضر کی بیشتر قومیں اپنے مشترکہ سیاسی مقاصد حاصل کرنے میں کامیاب ہوئی ہیں۔ مختلف قومیں سیاسی نظریات کی بدولت اپنی قومی زندگی کی بقا کے لیے آزادی حاصل کرنے کی کوشش میں لگی ہوئی ہیں تاکہ وہ مضبوط قوم کا روپ دھار سکیں۔

☆ **مشترکہ رسم ورواج:**

ہر دور میں نظریات کی تشکیل میں مشترکہ رسم رواج کا بڑا عمل دخل رہا ہے۔ مشترکہ رسم رواج کی وجہ سے لوگوں میں ثقافتی اور فکری اعتبار سے نظریاتی ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے۔

☆ **مشترکہ جغرافیائی حدود:**

لوگوں کے طور طریقوں اور نظریات میں یکسانیت کافی حد تک مشترکہ جغرافیائی حدود کا باعث بنتی ہے۔ ایک جیسے طور طریقے اور نظریات رکھنے والے ایک جگہ بہتر انداز میں زندگی گزار سکتے ہیں۔

نظریہ کی اہمیت

درج ذیل نکات سے نظریہ کی اہمیت واضح کی جاسکتی ہے۔

☆ **بامقصد زندگی:**

انسان ایک مقصد کے تحت دنیا میں آیا ہے۔ بے مقصد زندگی کبھی کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوسکتی۔ قوموں کے وجود کا پتا ان کے نظریات سے ہوتا ہے۔

☆ **شعور کی بیداری:**

نظریات قوموں میں مقصد کا شعور پیدا کرتے ہیں اور نظریات سے ہی قومیں کامیابی کی منزل سے ہمکنار ہوتی ہے۔

☆ **تحریک کی بنیاد:**

نظریہ کسی سیاسی، معاشی، معاشرتی یا ثقافتی تحریک کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

☆ **انسانی زندگی کا محور:**

نظریہ انسانی زندگی کا محور اور اس کی قوت محرکہ کا دوسرا نام ہے۔

☆ **نظم وضبط:**

نظریہ انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو نظم وضبط دیتا ہے۔

☆ **حقوق وفرائض:**

نظریہ انسان کے ایک دوسرے کے ساتھ قومی حقوق وفرائض کا تعین کرتا ہے۔

☆ **نظریہ ایک روح:**

نظریہ ایک روح کی مانند ہوتا ہے جو نظر نہیں آتا لیکن اقوام اسی کی بدولت زندہ اور متحرک نظر آتی ہیں۔

☆ **قومیت کی بقائ:**

اگر کوئی قوم اپنے نظریے کو نظر انداز کر دے تو اس کا وجود خطرے میں پڑ جاتا ہے اور کوئی دوسرا نظریہ اسے اپنے اندر ضم کرنے کے لیے کوشاں ہوجاتا ہے۔

حاصل کلام:

پاکستان واحد ملک ہے جو ایک مضبوط نظریے کے سبب وجود میں آیا۔ پاکستان کے نظریے کی اساس دین اسلام ہے جو مسلمانوں کی زندگی کے تمام شعبوں میں راہنمائی کرتا ہے۔

(ب) ہندوستان میں مسلمانوں کی معاشی حالت

مسلمانوں کی معاشی محرومی کے چیدہ چیدہ اسباب درج ذیل ہیں۔

☆ **ملازمت پر پابندی:**

انگریزوں نے تعصب اور مسلم دشمنی کے جذبے کے تحت مسلمانوں کو سرکاری ملازمتوں خصوصاً فوج سے نکال دیا اور ان پر سرکاری ملازمت کے دروازے بند کردیے۔ مسلمان اپنی قابلیت اور استحقاق کے باوجود کم تر اہلیت کے حامل ہندوؤں کے مقابلے میں ملازمت سے محروم رکھے جاتے تھے۔

☆ **جائیداد سے محرومی:**

اکثر مسلمانوں کی جاگیریں چھن گئیں، ان کی جائیدادیں ضبط کر لی گئیں اور بعض مسلمان کسانوں کو زمینوں سے بے دخل کر دیا گیا۔ ان کی جاگیریں اور زمینیں غیر مسلموں کو بطور انعام دے دی گئیں۔ مسلمان مالک کی بجائے مزارع بن گئے۔

☆ **سر سید احمد خان کا قول**

سر سید احمد خاں نے مسلمانوں کی حالتِ زار کا نقشہ یوں کھینچا ہے۔

''کوئی بلا آسمان سے ایسی نہیں اتری جس نے زمین پر پہنچنے سے پہلے کسی مسلمان کا گھر نہ ڈھونڈا ہو۔''

☆ **ہندوؤں کے لیے خصوصی مراعات:**

مسلمانوں کے کاروبار بند ہو گئے۔ انگریزوں نے ہندوؤں کو خصوصی کاروباری مراعات اور رعائتیں دے کر انھیں اپنے ساتھ ملا لیا۔ ہندوؤں نے مقامی تجارت کے میدان میں اپنی اجارہ داری قائم کر لی اور مسلمان تجارت پیشہ لوگ اقتصادی بحران کا شکار ہو گئے۔

☆ **برصغیر کی صنعتی تباہی:**

برطانیہ میں صنعتی انقلاب کے نتیجے میں وہاں عمدہ اور سستا مال تیار ہونے لگا جو ہندوستان میں درآمد کیا جاتا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہندوستان کی دوسری اقوام کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کی گھریلو صنعت جس کے پیداواری ذرائع ترقی یافتہ نہ تھے، تباہ ہو گئی۔

☆ **بیرونی تجارت:**

برطانیہ کی صنعتی اشیا تو ہندوستان میں آسکتی تھیں لیکن ہندوستان کی چیزوں کی کھپت نہ برطانیہ میں تھی اور نہ یورپ میں تھی۔ ہندوستان کی بیرونی تجارت متاثر ہونے سے لاکھوں افراد بے روزگار ہو گئے جس میں مسلمانوں کی بھی کثیر تعداد شامل تھی۔

حاصل کلام:

1857 کی جنگ آزادی کی ناکامی کے بعد مسلمانوں پر ظلم وستم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے انگریزوں کی نظر میں مسلمان قوم ہی ذمہ دار ٹھہری اور مسلمانوں کو سنگین نتائج بھگتنا پڑے۔ انگریزوں کے متعصبانہ رویے کی وجہ سے مسلمانوں کو روزگار، جائیداد، کاروبار اور ملازمت سے محروم رکھا گیا جو ان کی معاشی مشکلات کا باعث بنا زوال پذیر اقوام ہمیشہ ایسے ہی حالات سے دوچار رہی ہیں۔

☆☆☆☆☆

سوال نمبر 2۔ ان اسلامی اقدار کا جائزہ لیجئے جو نظریہ پاکستان کی اساس ہیں۔ (2013 لاہور بورڈ سیکنڈ گروپ)
(2014 لاہور بورڈ فرسٹ گروپ)

جواب:

اسلامی اقدار

نظریۂ پاکستان اسلامی نظریۂ حیات پر مبنی ہے۔ درج ذیل اسلامی اقدار نظریہ پاکستان کی اساس ہیں۔

عقائد و عبادات:

پاکستان کے قیام کا مطالبہ کیا گیا تو اس کے پس منظر میں یہ سوچ بھی کارفرما تھی کہ مسلمان اپنے عقائد کے مطابق زندگی گزار سکیں اور عبادات کی ادائیگی میں کوئی رکاوٹ محسوس نہ کریں۔ عقائد میں توحید، رسالت ﷺ، آخرت، ملائکہ اور الہامی کتب پر ایمان لانا شامل ہے۔ ان کے مجموعے کو ایمان کہتے ہیں۔ عقائد و عبادات کی وضاحت درج ذیل ہے۔

☆ عقیدۂ توحید ☆ عقیدۂ رسالت ☆ نماز
☆ روزہ ☆ زکوۃ ☆ حج

☆ **اسلام کا پہلا رکن**

توحید و رسالت اسلام کا پہلا رکن ہے۔ جو ایمان کا اولین جزو ہے۔

☆ **عقیدۂ توحید:**

توحید سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا واحد خالق و مالک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور نہ ہی کوئی چیز اس کے علم سے باہر ہے۔

اِنَّ اللہَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیر

(بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے) یعنی کوئی شے اس کی قدرت سے باہر نہیں۔

انسان کی حیثیت اللہ تعالیٰ کے نائب کی ہے۔ انسان اپنی طاقت کی حد تک عمل پر قادر ہے لیکن اصل قدرت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

☆ **عقیدۂ رسالت:**

عقیدہ رسالت کا مطلب رسولوں پر ایمان لانا ہے۔ دائرہ اسلام میں آنے کے لیے لازم ہے کہ رسالت کو دل و جان سے تسلیم کیا جائے اور کسی اعتبار سے بھی اس میں شک و شبہ نہ کیا جائے۔ قرآن اور اسوۂ ﷺ کو سرچشمہ ہدایت ماننا اور محمدؐ کو آخری نبی ماننا عقیدہ رسالت کا لازمی تقاضا ہے۔

☆ **اسلام کا دوسرا رکن**

اسلام کا دوسرا رکن نماز ہے جس کو مقررہ اوقات کے مطابق ادا کرنا فرض ہے۔ دراصل اقامتِ صلوٰۃ، اقامتِ دین کا وہ نمونہ ہے جس کا ہر روز مظاہرہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا ایسا ہی نظام پورے معاشرے میں قائم ہونا چاہیئے۔

☆ **اسلام کا تیسرا رکن**

اسلام کا تیسرا رکن روزہ ہے۔ تمام عبادات کی طرح روزہ بھی فرض کا بہترین اظہار ہے۔

☆ **اسلام کا چوتھا رکن**

اسلام کا چوتھا رکن زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ مالی عبادت ہے اور اسلام کے معاشی نظام کی پختگی کا ذریعہ ہے۔ زکوٰۃ کے نظام کی وجہ سے دولت چند ہاتھوں میں اکٹھی ہونے کی بجائے گردش میں رہتی ہے اور معاشرے کے غریب طبقے تک بھی پہنچ جاتی ہے۔

☆ **اسلام کا پانچواں رُکن**

حج اسلام کا پانچواں رُکن ہے جو صاحب استطاعت مسلمانوں پر فرض ہے۔ حج کے موقع پر **لبیک اللّٰھُمَ لبیک** کی پکار مسلمانوں کے اتحاد اور بھائی چارے کی ایسی مثال ہے جو پوری دنیا میں اور کہیں نظر نہیں آتی۔

☆ **عدل و انصاف:**

عدل و انصاف کا مطلب ہے ہر شخص کو اس کا پورا پورا حق ملے کوئی بھی معاشرہ عدل و انصاف کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا عدل و انصاف کی زندگی کے ہر شعبے میں ضرورت ہے۔ ایک منصفانہ معاشرے کیلئے برصغیر کے مسلمانوں نے عدل و انصاف پر زور دیا۔ ریاست میں سب افراد کیلئے مساوی اور یکساں عدالتی نظام قائم کیا۔

☆ **مثال**

ایک دفعہ قبیلہ بنو مخزوم کی فاطمہ نامی عورت نے چوری کی۔ اس کی سزا کی معافی کی سفارش سن کر آپؐ نے ارشاد فرمایا "تم میں سے پہلے قومیں اس وجہ سے برباد ہوئیں کہ وہ چھوٹوں کو سزا دیتے اور بڑوں کو معاف کر دیتے خدا کی قسم اگر فاطمہ بنت محمدؐ بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا"

☆ **مساوات:**

مساوات کا مطلب ہے کہ معاشرہ کے تمام افراد بحیثیت انسان برابر ہیں۔ کسی شخص کو اس کے عہدے، مال و دولت، رنگ و نسل یا زبان کی بنیاد پر کوئی برتری حاصل نہیں ہے۔

☆ **خطبہ حجۃ الوداع**

حضرت محمد ﷺ نے اس حقیقت کو خطبہ حجۃ الوداع میں یوں بیان فرمایا:

"اے لوگو! تم سب کا پروردگار ایک ہے اور تم سب آدمؑ کی اولاد ہو۔ پس کسی عربی کو عجمی پر، عجمی کو عربی پر، کسی گورے کو کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں۔"

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

☆ **جمہوریت کا فروغ**

اسلامی ریاست اور معاشرے کی بنیاد مشاورت ہے۔ اسلامی معاشرے میں جمہوریت کو فروغ حاصل ہوتا ہے اور عوام کے حقوق کا خیال رکھا جاتا ہے۔ انہیں مساوی درجہ ملتا ہے اور وہ قانون کے دائرے کے اندر رہ کر زندگی گزارتے ہیں۔ قوانین انہیں تحفظ مہیا کرتے ہیں۔ قانون کی نظر میں سب برابر ہوتے ہیں۔ افراد میں رنگ، نسل، ذات پات یا زبان کی بنیاد پر کوئی تمیز روا نہیں رکھی جاتی۔ حکومتی نظام سب لوگوں کی بھلائی کو پیشِ نظر رکھ کر چلایا جاتا ہے۔

☆ **فرمانِ قائداعظم**

قائداعظم نے 14 فروری 1948، کو سبی کے مقام پر تقریر کرتے ہوئے قیامِ پاکستان کی غرض و غائیت یوں بیان کی:

"آؤ ہم اپنے جمہوریت کے نظام کو اسلامی اصولوں کے مطابق بنیاد فراہم کریں۔ اللہ ذوالجلال نے ہمیں سکھایا ہے کہ ہم ریاستی امور کو باہم اصلاح مشورے سے طے کریں۔"

☆ **اخوت و بھائی چارہ:**

اسلامی معاشرے میں اُخوت و بھائی چارہ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ مدینہ منورہ میں جب اسلامی حکومت بنی تو اس میں اُخوت و بھائی چارے کی مثال دیکھنے کے قابل تھی۔ مدینہ کی ریاست کے وجود سے حضور ﷺ نے حقوق العباد پر زور دیتے ہوئے یتیموں، بیواؤں اور ناداروں سے مشفقانہ رویہ کی تلقین کی۔ آپ ﷺ نے زکوٰۃ اور خیرات کے نظام کو واضح کیا اور سُود کو حرام قرار دیا کیونکہ اسلام میں دسروں کے استحصال کی کوئی گنجائش نہیں۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

''مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے وہ اس سے خیانت نہ کرے۔''

آپ ﷺ نے کینہ اور حسد سے باز رہنے کا درس دیا۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اتفاق سے رہیں اور ایک دوسرے کی مدد کریں۔

☆ **شہریوں کے حقوق و فرائض:**

جب پاکستان کا قیام عمل میں لایا گیا تو ایک طرف شہریوں کے حقوق اور تحفظات کی اہمیت تسلیم کی گئی۔ ایک فرد کا حق دوسرے فرد کا فرض بن جاتا ہے۔ حقوق و فرائض کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ یہ لازم و ملزوم ہیں۔ یہ فرائض ادا کر کے ہی ایک فرد حقوق حاصل کرنے کے قابل بنتا ہے۔ فرائض کا تعلق انسان کے ذاتی اور اجتماعی دونوں پہلوؤں سے ہوتا ہے۔ اسلامی ریاست کو حقوق و فرائض کا باہمی توازن ایک کامیاب ریاست بنا دیتا ہے۔

حاصل کلام

بلاشبہ نظریہ پاکستان کی اساس درج بالا اسلامی اقدار کی روشنی میں استوار ہے کیونکہ برصغیر میں الگ ریاست کے قیام کا مطالبہ اس بنیاد پر کیا گیا تھا کہ مسلمان اپنے عقائد کے مطابق عدل و انصاف مساوات اور جمہوری اصولوں کی پابندی کرتے ہوئے زندگی گزار سکیں

☆☆☆☆☆

سوال نمبر 3۔ دوقومی نظریے کی وضاحت کیجئے؟ (لاہور بورڈ 2014)

جواب:

دوقومی نظریے کی وضاحت

دوقومی نظریہ کی وضاحت ذیل میں بیان کی جاتی ہے۔

☆ **پس منظر:**

برصغیر میں ہر شخص جو اسلام قبول کرتا تھا وہ اپنے آپ کو معاشرتی اور سیاسی سطح پر مسلم معاشرے اور ریاست سے وابستہ کر لیتا تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مسلمانانِ برصغیر کا الگ منفرد مزاج پیدا ہوا جو دوسری اقوامِ ہند سے مختلف تھا۔ اسی تشخص کو اساس مانتے ہوئے دوقومی نظریہ اُجاگر ہوا۔

☆ **دوقومی نظریہ:**

برصغیر کے تاریخی تناظر میں دوقومی نظریے سے مراد ہے کہ یہاں دو بڑی اقوام آباد ہیں، جن میں سے ایک مسلمان اور دوسری ہندو قوم ہے۔ یہ دونوں اقوام اپنے مذہبی نظریات، اپنے رہن سہن کے انداز اور اجتماعی سوچ میں ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں۔ ان اقوام کے بنیادی اُصول اور رہن سہن کے طریقے ایک دوسرے سے اس قدر مختلف ہیں کہ یہ صدیوں اکٹھا رہنے کے باوجود ایک دوسرے کے ساتھ گھل مل نہ سکیں۔

دوقومی نظریہ کا ارتقاء

☆ ارتقاء

ارتقاء کے لفظی معنی ہیں مرحلہ وار ترقی کی منازل طے کرنا یا آگے بڑھنا۔

دوقومی نظریہ اور سرسید احمد خان

برصغیر میں سرسید احمد خان نے سب سے پہلے 1867ء میں بنارس میں اُردو تنازعے کی بنا پر دوقومی نظریے کی اصطلاح استعمال کی۔سرسید احمد نے مسلمانوں کو ایک علیحدہ قوم کہا۔سرسید احمد خان نے حکومت کو باور کرایا کہ برصغیر میں کم ازکم دوقومیں آباد ہیں۔ایک مسلمان اور دوسری ہندوقوم۔مسلمان ہر لحاظ سے ایک علیحدہ قوم ہیں کیونکہ ان کی تہذیب،ثقافت،زبان اور زندگی کا فلسفہ ہندوؤں سے جدا ہے۔

دوقومی نظریہ اور علامہ اقبالؒ

علامہ محمد اقبالؒ نے مسلمانوں کے لیے الگ ریاست کا تصور پیش کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان یہ برداشت نہیں کرسکتے کہ ان کے مذہبی،سیاسی اور معاشرتی حقوق کو سلب کرلیا جائے۔میری خواہش ہے کہ مسلمانوں کے لیے پنجاب،سرحد(خیبر پختونخواہ) سندھ اور بلوچستان کو ملا کر ایک ریاست بنادی جائے۔

آپ نے 1930ء میں اپنے مشہور خطبہ الہ آباد میں مسلمانوں کے لیے ایک الگ ریاست کا مطالبہ کیا تاکہ مسلمان اس میں رہ کر اپنے مذہب اور ثقافت کے مطابق زندگی گزار سکیں۔آپؒ نے فرمایا:

''مجھے ایسا نظر آتا ہے کہ اور نہیں تو شمال مغربی ہندوستان کے مسلمانوں کو بالآخر اسلامی ریاست قائم کرنا پڑے گی۔اگر ہم چاہتے ہیں۔کہ اس ملک میں اسلام بحیثیت تمدنی قوت زندہ رہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ مسلمان ایک مخصوص علاقے میں اپنی مرکزیت قائم کریں۔میں صرف ہندوستان میں اسلام کی فلاح و بہبود کے خیال سے ایک منظم اسلامی ریاست کے قیام کا مطالبہ کررہا ہوں۔''

دوقومی نظریہ اور چودھری رحمت علیؒ

پاکستان کا نام

چودھری رحمت علی نے جنوری 1933ء میں انگلستان میں قیام کے دوران اپنے چند ساتھیوں سے مل کر ایک کتابچہ 'Now or Never' کے نام سے شائع کیا۔اس کتابچے کو ہندوستانی سیاست دانوں میں تقسیم بھی کیا گیا۔اس کتابچے میں مسلمانوں کی علیحدہ ریاست کا نام پاکستان تجویز کیا گیا۔

الگ قوم

چودھری رحمت علی کا خیال تھا کہ مسلمانوں کی اپنی ایک تاریخ اور تہذیب ہے۔انھی کی بنیاد پر ان کی قومیت ہندوستانی ہونے کی بجائے پاکستانی ہے۔وہ یقین رکھتے تھے کہ مسلمان ایک ایسی قوم ہے جو ہندوستان میں دوسرے بسنے والوں سے مختلف ہے۔

دوقومی نظریہ اور قائداعظمؒ

آپؒ نے اس سلسلے میں فرمایا:

''قومیت کی جو بھی تعریف کی جائے مسلمان اس تعریف کی رُو سے الگ قوم ہیں۔ وہ اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ اپنی الگ مملکت قائم کریں۔''

قرارداد لاہور 23 مارچ، 1940ء کو منظور ہوئی جس میں آپؒ نے خطبہ صدارت دیتے ہوئے فرمایا:

''ہندو اور مسلمان دو علیحدہ مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں جو بالکل مختلف عقائد پر قائم ہیں اور مختلف نظریات کی عکاسی کرتے ہیں۔ دونوں اقوام کے ہیروز، رزمیہ کہانیاں اور واقعات ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ لہٰذا دونوں قوموں کو ایک لڑی میں پرونے کا مقصد برصغیر کی تباہی ہے کیونکہ یہ برابری کی سطح پر نہیں بلکہ اقلیت اور اکثریت کے روپ میں موجود ہیں۔ برطانوی حکومت کے لیے بہتر ہوگا کہ ان دونوں قوموں کے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے برصغیر کی تقسیم کا اعلان کرے جو کہ تاریخی اور مذہبی لحاظ سے ایک صحیح قدم ہوگا۔''

حاصل کلام

دوقومی نظریہ نے مسلمانوں میں سیاسی جذبے کو ابھارا اور ان کو ایسی قیادت دی جس نے تحریک آزادی کو جلا بخشی اس دوقومی نظریہ کی بنیاد پر ہندوستان تقسیم ہوا۔ تحریک پاکستان کے اہم رہنماؤں نے مسلسل دوقومی نظریہ کی بھرپور حمایت کی اور الگ ریاست پاکستان کی بنیاد ڈالی۔

☆☆☆☆☆

سوال نمبر 5۔ علامہ اقبال کے ارشادات کی روشنی میں نظریہ پاکستان کی وضاحت کریں۔ (لاہور بورڈ 2013)
(لاہور بورڈ 2015)

جواب:

نظریہ پاکستان اور علامہ اقبال

نظریہ پاکستان کے حوالے سے علامہ اقبال کے ارشادات کی تفصیل بیان کرنے سے پہلے مختصراً نظریہ پاکستان اور علامہ اقبال کا تعارف بیان کیا جاتا ہے۔

علامہ اقبال کا تعارف

آپ 9 نومبر 1877 کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ اپنی شاعری کے ذریعے برصغیر کے مسلمانوں کو بیدار کیا۔ آپ نے پاکستان کا تصور پیش کیا اس لیے آپ کو مصور پاکستان کہتے ہیں۔

نظریہ پاکستان

نظریہ پاکستان قرآن سنت کے اصولوں پر مبنی معاشرہ کی تخلیق کا نام ہے۔ یا

نظریہ پاکستان ایک ایسی ریاست کے قیام کا نام ہے جہاں عوامی فلاح و بہبود کا خیال رکھا جائے۔

نظریہ پاکستان اور علامہ اقبال کے ارشادات

پہلے پہل آپ بھی ہندو، مسلم اتحاد کے حامیوں میں سے تھے لیکن ہندوؤں کی تنگ نظری اور متعصب رویے نے جلد ہی علامہ محمد اقبالؒ کو یہ بات سوچنے پر مجبور کر دیا کہ وہ الگ ملک کا مطالبہ کریں۔

نظریہ پاکستان کے حوالے سے علامہ اقبال کے ارشادات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

الگ ریاست کا تصور

علامہ اقبالؒ نے مسلمانوں کو الگ ریاست کا تصور دیا اور اپنی شاعری کے ذریعے ان کو بیدار کیا۔

خطبہ الہ آباد 1930

آپ نے 1930ء میں اپنے مشہور خطبہ الہ آباد میں مسلمانوں کے لیے ایک الگ ریاست کا مطالبہ کیا تاکہ مسلمان اس میں رہ کر اپنے مذہب اور ثقافت کے مطابق زندگی گزار سکیں۔

علامہ اقبال کا دعویٰ

"مجھے ایسا نظر آتا ہے اور نہیں تو شمال مغربی ہندوستان کے مسلمانوں کو بالآخر ایک اسلامی ریاست قائم کرنا پڑے گی اگر ہم چاہتے ہیں اسلام بحیثیت تمدنی قوت زندہ رہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ مسلمان ایک مخصوص علاقے میں اپنی مرکزیت قائم کریں میں ہندوستان میں اسلام کی فلاح و بہبود کے خیال سے ایک منظم اسلامی ریاست کے قیام کا مطالبہ کر رہا ہوں"۔

الگ تشخص

"انڈیا ایک برصغیر ہے، ملک نہیں۔ یہاں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے اور مختلف زبانیں بولنے والے لوگ رہتے ہیں اور مسلم قوم اپنی علیحدہ پہچان رکھتی ہے۔ تمام مہذب قوموں کا فرض ہے کہ وہ مسلمانوں کے مذہبی اصولوں اور ثقافتی و سماجی اقدار کا احترام کریں۔"

مسلم ملت کی اساس

علامہ اقبالؒ نے فرمایا کہ مسلمان اسلام کی وجہ سے ایک ملت ہیں اور ان کی قوت کا دارومدار بھی اسلام ہے۔ انھوں نے مسلم ملت کی اساس کے حوالے سے حقیقی تصور اپنے اشعار میں پیش کیا۔

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر　　خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی
اُن کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار　　قوت مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری

اسلام کا نظریہ توحید

آپ نے مسلمانوں کو مذہب اسلام کے ہر پہلو کو اپنانے اور رنگ و نسل کے بتوں کو توڑنے کا مشورہ دیا۔

بتانِ رنگ و بُو کو توڑ کر ملت میں گم ہوجا　　نہ تورانی رہے باقی نہ ایرانی نہ افغانی

پیغام اقبال

علامہ اقبال ساری دنیا میں بسنے والے مسلمانوں کو ایک ملت تصور کرتے تھے۔ اس لیے انھوں نے نیل کے ساحل سے کاشغر تک کے مسلمانوں کو حرم کی پاسبانی کے لیے ایک ہونے کا پیغام دیا۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے　　نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاکِ کاشغر

حاصل کلام

علامہ اقبال نے نظریہ پاکستان کے حوالے سے درج بالا ارشادات کی روشنی میں برصغیر کے مسلمانوں کا الگ تشخص اجاگر کیا اور مسلمانوں کی الگ ریاست کا تصور پیش کیا۔

☆☆☆☆☆

سوال نمبر 6۔ قائداعظم کے ارشادات کی روشنی میں نظریہ پاکستان کی وضاحت کریں؟ (لاہور بورڈ 2015)

جواب:

نظریہ پاکستان اور قائداعظم

نظریہ پاکستان کے حوالے سے قائداعظم کے ارشادات کی تفصیل بیان کرنے سے قبل مختصراً قائداعظم کا تعارف اور نظریہ پاکستان کی تعریف بیان کی جاتی ہے۔

قائداعظم

قائداعظم محمد علی جناح 25 دسمبر 1876ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ محمد علی جناح کو ان کی خصوصیات اور کاوشوں کے پیش نظر قوم کی طرف سے درج ذیل خطابات سے یاد کیا جاتا ہے۔

(i) ہندو مسلم اتحاد کا بانی (ii) قائداعظم (iii) بابائے قوم

نظریہ پاکستان

نظریہ پاکستان قرآن سنت کے اصولوں پر مبنی معاشرہ کی تخلیق کا نام ہے۔ یا

نظریہ پاکستان ایک ایسی ریاست کے قیام کا نام ہے جہاں عوامی فلاح و بہبود کا خیال رکھا جائے۔

نظریہ پاکستان اور قائداعظمؒ

نظریہ پاکستان کے بارے میں قائداعظم کے ارشادات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مسلم ریاست

قائداعظم محمد علی جناح کے نظریۂ پاکستان کے مطابق برصغیر پاک و ہند کے وہ مسلم اکثریتی علاقے مثلاً پنجاب، بنگال، آسام، سندھ، سرحد (خیبر پختونخوا) اور بلوچستان کو ملا کر پاکستان بنا دیا جائے۔

مذہبی آزادی

یہاں کے لوگ اپنے مذہب اسلام، تہذیب، روایات، اخلاقیات اور معاشیات کے اصولوں کے مطابق اپنی زندگی استوار کر سکیں۔ جہاں مسلمان آزاد ہوں وہاں وہ اپنی اقدار کے مطابق ملک اور حکومت کے نظام کو چلائیں۔

اقلیتوں کے حقوق

قائداعظم نے فرمایا کہ

''اقلیتوں کو برابر کے حقوق حاصل ہونے چاہییں۔''

پاکستان کی موجودگی

29 دسمبر 1940 کو احمد آباد میں خطاب کرتے ہوئے قائداعظم نے فرمایا کہ

''پاکستان صدیوں سے موجود رہا ہے۔ شمال مغرب مسلمانوں کا وطن رہا ہے۔ ان علاقوں میں مسلمانوں کی آزاد ریاست قائم ہونی چاہیے تا کہ وہ

اسلامی شریعت کے مطابق زندگی گزار سکیں۔''

قرآن پاک اور ملکی نظام

قائداعظم اسلامی نظام کو پوری طرح قابلِ عمل سمجھتے تھے اور قرآن پاک کو بنیاد مان کر ملکی نظام کو اُستوار کرنا چاہتے تھے۔ اُنھوں نے آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس منعقدہ 1943ء میں کراچی میں فرمایا:

''وہ کون سا رشتہ ہے جس سے منسلک ہونے سے تمام مسلمان جسدِ واحد کی طرح ہیں؟ وہ کون سی چٹان ہے جس پر اس ملت کی عمارت استوار ہے؟ وہ کون سا لنگر ہے جس سے اس اُمت کی کشتی محفوظ کر دی گئی ہے؟ وہ رشتہ، وہ چٹان، وہ لنگر خدا تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید ہے۔''

طلبہ سے خطاب

مارچ 1944ء میں طلبہ سے مخاطب ہوتے ہوئے آپؒ نے فرمایا:

''ہمارا رہنما اسلام ہے اور یہی ہماری زندگی کا مکمل ضابطہ ہے۔''

اسلام کا بنیادی مطالبہ

آپؒ نے علی گڑھ میں خطاب کرتے ہوئے نظریہ پاکستان کو ان الفاظ میں واضح کیا:

''پاکستان کے مطالبے کا محرک اور مسلمانوں کے لیے جداگانہ مملکت کی وجہ کیا تھی؟ تقسیم ہند کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ اس کی وجہ ہندوؤں کی تنگ نظری ہے نہ انگریزوں کی چال، یہ اسلام کا بنیادی مطالبہ ہے۔''

پاکستان ایک ابدی حقیقت

11 اکتوبر 1947ء کو حکومتِ پاکستان کے افسران سے خطاب کرتے ہوئے قائداعظم نے فرمایا:

''دس سال سے ہم جس مملکت کی تخلیق کے لیے کوشاں تھے، خدائے بزرگ و برتر کی مہربانی سے اب ایک حقیقت بن چکی ہے۔ اب پاکستان کا مقصد ہمارے لیے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہ ہم نے ایک ایسی ریاست بنائی ہے جس میں ہم آزاد افراد کی طرح رہ سکیں، اپنی تہذیب و ثقافت کو ترقی دے پائیں اور اسلام کے اجتماعی نظامِ عدل کے اصولوں پر عمل پیرا ہو سکیں۔''

اسلامی تجربہ گاہ کا قیام:

نظریہ پاکستان کی وضاحت کرتے ہوئے قائداعظم نے ایک بار یوں فرمایا:

''ہم نے پاکستان کا مطالبہ محض زمین کا ٹکڑا حاصل کرنے کے لیے نہیں کیا تھا بلکہ ہم ایک ایسی تجربہ گاہ حاصل کرنا چاہتے تھے جہاں ہم اِسلام کے اصولوں کو آزما سکیں۔

قومی اتحاد

21 مارچ، 1948ء کو ڈھاکہ کے عوام سے خطاب کرتے ہوئے آپؒ نے فرمایا:

''ہمیں بنگالی، پنجابی، سندھی، بلوچی اور پٹھان کے جھگڑوں سے بالاتر ہو کر سوچنا چاہیے۔ ہم صرف اور صرف پاکستانی ہیں۔ اب ہمارا فرض ہے کہ پاکستانی بن کر زندگی گزار سکیں۔'' اس کے علاوہ آپؒ نے اقلیتوں کو مکمل تحفظ دینے اور برابری کے حقوق دینے کا اعلان کیا اور یہی اِسلام کی بنیادی تعلیم ہے۔

سٹیٹ بنک آف پاکستان

یکم جولائی، 1948ء قائداعظم نے سٹیٹ بینک کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا:

''مغرب کے معاشی نظام نے انسانیت کے لیے ناقابلِ حل مسائل پیدا کیے ہیں اور یہ لوگوں کے درمیان انصاف قائم کرنے میں ناکام رہا ہے۔ ہمیں دنیا کے سامنے ایک ایسا معاشی نظام پیش کرنا چاہیے جو اِسلام کے صحیح تصورِ مساوات اور سماجی انصاف کے اصولوں پر مبنی ہو۔''

حاصل کلام

قائداعظمؒ نے مختلف مقامات پر خطاب کے دوران قوم کے سامنے نظریہ پاکستان کی اہمیت اجاگر کی اور پاکستان کا ایک مکمل اور واضح نقشہ پیش کیا۔

اہم ترین معلومات

1۔	14 اگست 1947ء	پاکستان کا قیام
2۔	نظریہ	آئیڈیالوجی
3۔	دین اسلام	پاکستان کے نظریے کی اساس
4۔	توحید و رسالت	اسلام کا پہلا رکن
5۔	نماز	اسلام کا دوسرا رکن
6۔	روزہ	اسلام کا تیسرا رکن
7۔	زکوٰۃ	اسلام کا چوتھا رکن
8۔	مالی عبادت	زکوٰۃ
9۔	حج	اسلام کا پانچواں رکن
10۔	14 فروری 1948	قائداعظمؒ کا سبی کے مقام پر خطاب
11۔	1857ء	جنگ آزادی
12۔	1867ء	اردو ہندی تنازعہ
13۔	1930ء	علامہ اقبال کا خطبہ الہ آباد
14۔	1933ء	پاکستان کا نام تجویز ہوا
15۔	پاکستان کا نام تجویز کیا	چودھری رحمت علی
16۔	Now, or Never	چودھری رحمت علی کا کتابچہ
17۔	23 مارچ 1940ء	قرارداد لاہور
18۔	قرارداد لاہور صدارتی خطبہ	قائداعظمؒ
19۔	1943ء	قائداعظمؒ کا کراچی میں خطاب
20۔	مارچ 1944ء	قائداعظمؒ کا طلبہ سے خطاب
21۔	11 اکتوبر 1947ء	قائداعظمؒ کا حکومت پاکستان کے افسران سے خطاب
22۔	21 مارچ 1948ء	قائداعظمؒ کا ڈھاکہ میں خطاب
23۔	یکم جولائی 1948ء	قائداعظمؒ نے سٹیٹ بنک آف پاکستان کا افتتاح کیا

{کثیر الانتخابی سوالات}

مشقی سوالات

☆ ہر سوال کے چار جوابات دیئے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1۔ اردو ہندی تنازعہ کب شروع ہوا۔ (لاہور بورڈ 2013/15)

(الف) 1861 (ب) 1863 (ج) 1865 (د) 1867

2۔ اسلام کا پہلا رکن ہے۔ (لاہور بورڈ 2013-15)

(الف) توحید و رسالت (ب) نماز (ج) روزہ (د) زکوٰۃ

3۔ جنگ آزادی کب لڑی گئی؟

(الف) 1855 (ب) 1857 (ج) 1859 (د) 1861

4۔ اسلام میں اقتدار اعلیٰ کا مالک ہے۔

(الف) اللہ تعالیٰ (ب) پارلیمنٹ (ج) صدر (د) عوام

5۔ قرارداد لاہور میں خطبہ صدارت کس نے دیا؟

(الف) قائداعظم (ب) فضل حق (ج) محمد علی جوہر (د) لیاقت علی خان

6۔ 1930 میں مسلمانوں کو الگ ریاست کا تصور کس نے دیا۔ (لاہور بورڈ 2014/15)

(الف) سر سید احمد خاں (ب) چوہدری رحمت علی (ج) سر آغا خان (د) علامہ اقبال

7۔ قیام پاکستان کس صدی کا واقعہ ہے۔

(الف) 18 ویں (ب) 19 ویں (ج) 20 ویں (د) 21 ویں

8۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان کا افتتاح ہوا۔

(الف) یکم جولائی 1948ئ (ب) 5 مئی 1948ئ (ج) 14 اگست 1947ئ (د) یکم اکتوبر 1947ء

9۔ نظریہ پاکستان کی اساس ہے۔ (لاہور بورڈ 2015)

(الف) اجتماعی نظام (ب) لائحہ عمل (ج) ترقی پسندیت (د) اسلامی نظریہ

10۔ لفظ پاکستان کے خالق ہیں۔ (لاہور بورڈ 2013/15)

(الف) علامہ اقبال (ب) سر آغا خان (ج) چوہدری رحمت علی (د) قائداعظم

11۔ پاکستان کے خالق ہیں۔

(الف) علامہ اقبال (ب) سر آغا خان (ج) چوہدری رحمت علی (د) قائداعظم

12۔ علامہ اقبال نے خطبہ الہ آباد کب پیش کیا۔

(الف) 1929　(ب) 1930　(ج) 1933　(د) 1940

13۔ اسلام کا تیسرا رکن ہے۔ (لاہور بورڈ 2015)

(الف) نماز　(ب) زکوٰۃ　(ج) روزہ　(د) حج

14۔ قرارداد لاہور منظور ہوئی۔

(الف) 1939ئ　(ب) 1940ئ　(ج) 1941ئ　(د) 1942ء

15۔ سیاسی تمدنی اصولوں کا مجموعہ جس پر کسی قوم کی بنیاد استوار ہوں۔

(الف) تھیوری　(ب) فلاسفی　(ج) نظریہ　(د) قانون

16۔ اگر کوئی ______ اپنے نظریہ کو نظرانداز کردے اس کا وجود ختم ہوتا ہے۔

(الف) حکومت　(ب) قوم　(ج) ریاست　(د) ملک

17۔ نظریہ پاکستان ایسی ریاست کا نام ہے جہاں عوامی ______ کا خیال رکھا جائے

(الف) فلاح بہبود　(ب) ترقی　(ج) خوشحالی　(د) احترام

18۔ اسلامی ریاست اور معاشرے کی بنیاد ہے۔

(الف) اخوت　(ب) ہمدردی　(ج) عزت نفس　(د) مشاورت

19۔ سرسید احمد خان نے دوقومی نظریہ پیش کیا۔

(الف) 1861ئ　(ب) 1863ئ　(ج) 1865ئ　(د) 1867ء

20۔ دوقومی نظریہ کے زبردست حامی ہیں۔

(الف) قائداعظم　(ب) علامہ اقبال　(ج) سرسید احمد خان　(د) چوہدری رحمت علی

21۔ پاکستان وجود میں آیا۔

(الف) 10 اگست 1947　(ب) 12 اگست 1947　(ج) 14 اگست 1947　(د) 15 اگست 1947

22۔ قائداعظم نے ڈھاکہ میں خطاب کیا۔

(الف) مارچ 1947　(ب) اکتوبر 1947　(ج) مارچ 1948　(د) جولائی 1948

23۔ پاکستان میں ______ کو تحفظ دینے کی سوچ قیام پاکستان کے مطالبے کے پس منظر میں تھی۔

(الف) اقلیتوں　(ب) ملازمین　(ج) خواتین　(د) عوام

24۔ 1867 میں تنازعہ شروع ہوا۔

(الف) ہندو مسلم　(ب) شیعہ سنی　(ج) اردو ہندی　(د) مسلم انگریز

25۔ توحید و رسالت اسلام کا رکن ہے۔

(الف) چوتھا　(ب) تیسرا　(ج) دوسرا　(د) پہلا

26۔ 1857ء میں لڑی گئی۔

(الف) صلیبی جنگ　(ب) جنگ آزادی　(ج) جنگ پلاسی　(د) پہلی جنگ عظیم

27۔ اسلامی نظریہ حیات نظریہ پاکستان کی ۔۔۔۔۔۔ ہے۔

(الف) انجام　(ب) آغاز　(ج) اساس　(د) پہچان

28۔ روزہ اسلام کا رکن ہے۔

(الف) پہلا　(ب) دوسرا　(ج) تیسرا　(د) چوتھا

29۔ اسلامی ۔۔۔۔ اور معاشرے کی بنیاد مشاورت ہے۔

(الف) فرد　(ب) قوم　(ج) حکومت　(د) ریاست

30۔ 1867 میں دوقومی نظریہ پیش کیا۔

(الف) سرسید احمد خان　(ب) قائداعظم　(ج) علامہ قبال　(د) رحمت علی

{جوابات}

1	د	7	ج	13	ج	19	د	25	د
2	الف	8	الف	14	ب	20	الف	26	ب
3	ب	9	د	15	ج	21	ج	27	ج
4	الف	10	ج	16	ب	22	ج	28	ج
5	الف	11	د	17	الف	23	الف	29	د
6	د	12	ب	18	د	24	ج	30	الف

مختصر جوابات (مشقی سوالات)

سوال: **نظریہ سے کیا مراد ہے؟** (لاہور بورڈ 2015)

جواب: **نظریہ:**

نظریہ کو انگریزی زبان میں آئیڈیالوجی کہتے ہیں۔ نظریہ سے مراد ایسا ضابطہ یا پروگرام ہے جس کی بنیاد فلسفہ و تفکر پر رکھی گئی ہو اور انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں مثلاً سیاسی، معاشرتی اور تہذیبی مسائل کے حل کے لیے کوئی منصوبہ بنایا گیا ہو۔

سوال: **توحید سے کیا مراد ہے؟** (لاہور بورڈ 2013)

جواب: **توحید**

توحید سے مراد یہ ہے: اللہ کو ایک ماننا۔

''اللہ تعالیٰ واحد و لاشریک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ وہ پوری کائنات کا خالق و مالک ہے۔ کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں ہے۔ کوئی شے اس کی قدرت سے باہر نہیں ہے۔''

سوال: **إن اللہ علیٰ کل شیئٍ قدیر o کا ترجمہ لکھیں۔** (لاہور بورڈ 2015)

جواب: **ترجمہ**

بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

سوال: **عقیدہ رسالت کا کیا مطلب ہے۔** (لاہور بورڈ 2015)

جواب: **عقیدہ رسالت**

عقیدہ رسالت کا مطلب رسولوں پر ایمان لانا ہے اور حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی تسلیم کرنا ہے۔ دائرہ اسلام میں آنے کے لیے لازم ہے کہ رسالت کو دل و جان سے تسلیم کیا جائے اور کسی اعتبار سے بھی اس میں شک و شبہ نہ کیا جائے۔ قرآن اور اسوۂ رسول ﷺ کو سرچشمہ ہدایت ماننا عقیدہ رسالت کا لازمی تقاضا ہے۔

سوال: **نظریہ پاکستان سے کیا مراد ہے؟** (لاہور بورڈ 2014)

جواب: **نظریہ پاکستان**

- ☆ نظریہ پاکستان ایک ایسی ریاست کے قیام کا نام ہے جہاں عوامی فلاح و بہبود کا خیال رکھا جائے۔
- ☆ نظریہ پاکستان قرآن و سنت کے اصولوں پر مبنی معاشرہ کی تخلیق کا نام ہے۔
- ☆ نظریہ پاکستان اسلام کے اصولوں پر عمل کرنے اور ایک تجربہ گاہ کے حصول کے لیے سوچ کا نام ہے۔

سوال: **قائداعظم نے سٹیٹ بنک کا افتتاح کرتے ہوئے کیا فرمایا؟** (لاہور بورڈ 2014)

جواب: **سٹیٹ بنک کا افتتاح**

یکم جولائی 1948ء کو قائداعظم نے سٹیٹ بنک کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا

''مغرب کے معاشی نظام نے انسانیت کے لیے ناقابل حل مسائل پیدا کیے ہیں اور یہ لوگوں کے درمیان انصاف قائم کرنے میں ناکام رہا ہے۔ ہمیں دنیا کے سامنے ایک ایسا معاشی نظام پیش کرنا ہے جو اسلام کے صحیح تصور مساوات اور سماجی انصاف کے اصولوں پر مبنی ہو۔''

سوال: **علامہ اقبال نے مسلم امت کی اساس کے حوالے سے کیا فرمایا؟** (لاہور بورڈ 2013/15)

جواب: **مسلم ملت کی اساس**

علامہ اقبال نے مسلم ملت کی اساس کے حوالے سے فرمایا کہ

''مسلمان اسلام کی وجہ سے ایک ملت میں اور ان کی قوت کا دارو مدار بھی اسلام ہے۔''

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر　　خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی

ان کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار　　قوت مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تیری

سوال: **اخوت کے بارے میں حضور اکرم ﷺ کا کیا ارشاد ہے؟** **(لاہور بورڈ 2014)**

جواب: **اخوت**

اخوت کے متعلق حضرت محمد ﷺ کا ارشاد ہے کہ

''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس سے خیانت نہ کرے۔ اور آپ ﷺ نے کینہ اور حسد سے باز رہنے کا درس دیا۔

سوال: **قائداعظم محمد علی جناح نے قومیت کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟** **(لاہور بورڈ 2013/14)**

جواب: **قومیت کی تعریف**

قائداعظم محمد علی جناح نے قومیت کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ

''قومیت کی جو بھی تعریف کی جائے مسلمان اس تعریف کی رو سے الگ قوم ہیں وہ اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ اپنی الگ مملکت قائم کریں۔''

سوال: **برصغیر کے تاریخی تناظر میں دو قومی نظریہ سے کیا مراد ہے؟** **(لاہور بورڈ 2013)**

جواب: **دو قومی نظریہ**

برصغیر کے تاریخی تناظر میں دو قومی نظریہ سے مراد ہے کہ ہندوستان میں دو بڑی قومیں آباد ہیں جن میں سے ایک مسلمان اور دوسری ہندو قوم۔ یہ دونوں اقوام اپنے مذہبی نظریات اور رہن سہن کے طریقوں میں ایک دوسرے سے اس قدر مختلف ہیں کہ یہ صدیوں اکٹھا رہنے کے باوجود ایک دوسرے کے ساتھ گھل مل نہ سکیں۔

سوال: **پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق کے بارے میں قائداعظم نے کیا ارشاد فرمایا؟**

جواب: **اقلیتوں کے حقوق**

پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق کے بارے فرمایا کہ

''پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق کا خیال رکھا جائے گا۔ اسلامی معاشرے میں اقلیتوں کے حقوق جان و مال عزت کے تحفظ کی تلقین ہے۔''

سوال: **علامہ اقبال نے اپنے مشہور خطبہ الہ آباد میں کیا ارشاد فرمایا؟**

جواب: **خطبہ الہ آباد**

1930ء میں علامہ اقبال نے خطبہ الہ آباد میں ارشاد فرمایا کہ

''مجھے ایسے نظر آتا ہے شمالمغربی ہندوستان کے مسلمانوں کو ایک اسلامی ریاست قائم کرنا پڑے گی اسلام بحیثیت تمدنی قوت زندہ رہنے کے لیے ضروری ہے کہ مسلمان ایک مخصوص علاقے میں اپنی مرکزیت قائم کریں جس صرف ہندوستان میں اسلام کی فلاح و بہبود کے خیال سے ایک منظم

اسلامی ریاست کے قیام کا مطالبہ کر رہا ہوں۔"

سوال: **ارکان اسلام کے نام تحریر کیجیے۔** **(لاہور بورڈ 2016)**

جواب: **ارکان اسلام کے نام:**

☆۔ توحید و رسالت　☆۔ نماز　☆۔ روزہ　☆۔ زکوۃ　☆۔ حج

سوال: **نظریہ سے کیا مراد ہے؟**

جواب: **نظریہ**

☆ نظریہ سیاسی اور تمدنی اصولوں کا مجموعہ ہے جس پر کسی قوم یا تہذیب کی بنیادیں استوار ہوتی ہیں۔

یا

☆ عام زندگی کا ضابطہ یا کوئی پروگرام جس کی بنیاد فکر و فلسفہ پر استوار ہو آئیڈیالوجی کہلاتا ہے۔

سوال: **چودھری رحمت علی نے لفظ پاکستان کب تجویز کیا؟** **(لاہور بورڈ 2013)**

جواب: **پاکستان کا نام**

چودھری رحمت علی نے 1933 میں ایک کتابچہ Now or, never کے نام سے شائع کیا۔ اس کتابچہ میں مسلمانوں کی علیحدہ ریاست کا نام، 'پاکستان' تجویز کیا گیا۔

☆☆☆☆☆

5۔	1930	خطبہ الہ آباد
6۔	1930-32	گول میز کانفرنسیں
7۔	1933	چوہدری رحمت علی نے پاکستان کا نام تجویز کیا
8۔	1939	یوم نجات / دوسری جنگ عظیم شروع / کانگریسی وزارتیں ختم
9۔	1942	کرپس مشن
10۔	1944	گاندھی جناح مذاکرات
11۔	مارچ 1944	سی آر فارمولا کی حتمی شکل
12۔	8 اپریل 1944	سی آر فارمولا سے قائداعظم کو آگاہ کیا
13۔	1945	ویول پلان / شملہ کانفرنس
14۔	دسمبر 1945	مرکزی اسمبلی کے انتخابات
15۔	فروری 1946	صوبائی اسمبلی کے انتخابات
16۔	19 اپریل 1946	دہلی کنونشن
17۔	1945	لیبر پارٹی کی حکومت
18۔	16 مئی 1946	کابینہ مشن پلان کا اعلان
19۔	16 اگست 1946	یوم راست اقدام
20۔	ستمبر 1946	عبوری حکومت
21۔	3 جون 1947	منصوبہ تقسیم ہند
22۔	مارچ 1947	لارڈ ماؤنٹ بیٹن وائسرائے بنا
23۔	635	دیسی ریاستیں
24۔	14 اگست 1947	قیام پاکستان
25۔	15 اگست 1947	ہندوستان کی آزادی
26۔	1948	واسکوڈے گاما افریقہ کے ساحل پر

27۔	1757	جنگ پلاسی
28۔	1764	بکسر کی لڑائی
29۔	1799	ٹیپو سلطان شہید
30۔	1858	ایسٹ انڈیا کمپنی ختم
31۔	25دسمبر 1876	قائداعظم کی پیدائش
32۔	1892	قائداعظم لنکن ان میں داخل
33۔	1896	قائداعظم بمبئی میں وکالت
34۔	1906	قائداعظم کانگریس کے اجلاس میں شریک
35۔	1913	قائداعظم مسلم لیگ میں شامل
36۔	1916	میثاق لکھنو
37۔	1919	مانٹیگو چمسفورڈ اصلاحات /رولٹ ایکٹ
38۔	1927	تجاویز دہلی
39۔	1928	نہرو رپورٹ
40۔	1929	قائداعظم کے چودہ نکات
41۔	11ستمبر 1948	قائداعظم کی وفات
42	18جولائی 1947	قانون آزادی ہند

کثیر الانتخابی سوالات (مشقی سوالات)

1۔ قرارداد لاہور کس نے پیش کی۔

(الف) فضل حق (ب) علامہ اقبال (ج) محمد علی جوہر (د) سر آغا خان

2۔ سندھ مسلم لیگ نے الگ وطن کی قرارداد پیش کی۔

(الف) 1908 (ب) 1918 (ج) 1928 (د) 1938

3۔ 1942 میں کس کی قیادت میں برطانیہ نے کمیشن برصغیر بھیجا۔

(الف) لارنس (ب) ریڈ کلف (ج) کرپس (د) لارڈ ویول

4۔ قائداعظم نے چودہ نکات پیش کیے۔

(الف) 1909 (ب) 1919 (ج) 1929 (د) 1939

5۔ کرپس مشن کب برصغیر آیا؟

(الف) 1940 (ب) 1942 (ج) 1945 (د) 1946

6۔ دہلی میں مسلم لیگ کے ٹکٹ پر منتخب اسمبلی ارکان کا کنونشن ہوا۔

(الف) 12 اپریل 1946 (ب) 18 اپریل 1946 (ج) 19 اپریل 1946 (د) 20 اپریل 1946

7۔ 19 اپریل 1946 دہلی میں مسلم لیگی ارکان کے کنونشن کی صدارت کی۔

(الف) لیاقت علی خان (ب) سردار عبدالرب نشتر (ج) علامہ اقبال (د) قائداعظم

8۔ مسلم لیگ اور کانگریس کے درمیان میثاق لکھنو ہوا۔

(الف) 1916 (ب) 1926 (ج) 1936 (د) 1946

9۔ 1946 کی عبوری حکومت میں کتنے مسلم لیگی وزرا شامل تھے۔

(الف) 2 (ب) 3 (ج) 4 (د) 5

10۔ قانون آزادی ہند منظور ہوا۔

(الف) 14 اگست 1947 (ب) 18 جولائی 1947 (ج) 24 اکتوبر 1948 (د) 3 جون 1947

11۔ تجاویز دہلی کا سن ہے۔

(الف) 1926 (ب) 1927 (ج) 1928 (د) 1929

12۔ 1946 میں مسلم لیگ نے یوم راست اقدام منایا۔

(الف) 10 اگست (ب) 12 اگست (ج) 14 اگست (د) 16 اگست

13۔ جنگ عظیم دوم کا آغاز کس سال میں ہوا؟

(الف) 1914 (ب) 1919 (ج) 1939 (د) 1945

14۔ جنگ پلاسی کب ہوئی؟

(الف) 1557 (ب) 1657 (ج) 1757 (د) 1857

15۔ قائداعظم مسلم لیگ میں شامل ہوئے۔

(الف) 1912 (ب) 1913 (ج) 1916 (د) 1919

16۔ تقسیم برصغیر کے وقت کتنی دیسی ریاستیں تھیں۔

(الف) 605 (ب) 615 (ج) 625 (د) 635

17۔ شملہ کانفرنس منعقد ہوئی۔

(الف) 1942 (ب) 1945 (ج) 1946 (د) 1947

18۔ رولٹ ایکٹ نافذ ہوا۔

(الف) 1914 (ب) 1916 (ج) 1918 (د) 1919

19۔ کابینہ مشن پلان کب ہندوستان آیا؟

(الف) 1940 (ب) 1942 (ج) 1944 (د) 1946

20۔ ہندوستان چھوڑ دو تحریک چلائی۔

(الف) گاندھی (ب) حاجی شریعت اللہ (ج) محمد علی جوہر (د) قائداعظم

21۔ 1946 کے صوبائی اسمبلی کے انتخابات میں مسلمانوں کو نشستیں ملیں؟

(الف) 418 (ب) 428 (ج) 438 (د) 448

22۔ کابینہ مشن پلان کتنے وزرا پر مشتمل تھا۔

(الف) 2 (ب) 3 (ج) 4 (د) 5

23۔ تقسیم ہند کے وقت وائسرائے ہند تھا۔

(الف) لارڈ ویول (ب) کرپس (ج) ریڈ کلف (د) لارڈ ماونٹ بیٹن

24۔ جناح گاندھی مذاکرات کا آغاز ہوا۔

(الف) ستمبر 1944 (ب) اکتوبر 1944 (ج) نومبر 1944 (د) دسمبر 1944

{جوابات}

1	الف	4	ج	7	د	10	ب	13	ج	16	د	19	د	22	ب
2	د	5	ب	8	الف	11	ب	14	ج	17	ب	20	الف	23	د
3	ج	6	ج	9	د	12	د	15	ب	18	د	21	ب	24	الف

{مختصر جوابات (مشقی سوالات)}

س: قائداعظم کے مسلم لیگ کے 1940ء کے لاہور اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے خطبہ کے دو نکات بیان کریں۔

ج: قائداعظم کے صدارتی خطبہ کے اہم نکات:

مسلمان ایک علیحدہ قوم ہیں ان کے رسم رواج روایات، مذہب جدا ہے۔ صدیوں سے ساتھ ساتھ رہنے کے باوجود ہندو اور مسلمان اپنی جداگانہ وپہچان رکھتے ہیں۔ متحدہ برصغیر کی صورت میں مسلمانوں کے حقوق کی ضمانت نہیں ہے۔

برطانوی ہند ایک برصغیر ہے ملک نہیں اور نہ ہی یہ ایک قوم کا وطن ہے یہاں کئی قومیں رہ رہی ہیں ان کے مفادات الگ ہیں۔

س: جناح گاندھی مذاکرات 1944 میں قائداعظم کا جواب تحریر کریں۔

ج: قائداعظم کا جواب:

قائداعظم نے گاندھی کے انداز کو دھوکا قرار دیا اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان کی آزادی سے قبل پاکستان کا مسئلہ انگریزوں کو حل کرنا چاہیے کیونکہ کانگریس اور گاندھی پر کس صورت اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔

س: کن اہم شخصیات نے برصغیر کو تقسیم کرنے کی رائے پیش کی؟

ج: اہم شخصیات:

درج ذیل اہم سیاسی شخصیات نے برصغیر کو تقسیم کرنے کی رائے پیش کی۔

(i) سید جمال الدین افغانی　(ii) عبدالحلیم شرر　(iii) مولانا محمد علی جوہر　(iv) قائداعظم　(v) علامہ اقبال

س: کابینہ مشن پلان میں صوبائی گروپ کی تشکیل کیسے ہوئے؟

ج: صوبائی گروپ:

کابینہ مشن پلان میں صوبائی گروپ کی تشکیل اسطرح ہوئی۔

اے = ممبئی، مدراس، اڑیسہ، بہار، سی پی، یوپی

بی = پنجاب، سرحد (KPK) سندھ

سی = بنگال، آسام

س: ویول پلان کے کوئی سے تین نکات لکھیں۔

ج: ویول پلان کے نکات:

ویول پلان کے تین نکات درج ذیل ہیں۔

(i) مستقبل کا دستور برصغیر کی تمام سیاسی طاقتوں کی مرضی سے ہوگا

(ii) مرکز میں انتظامی کونسل تشکیل دینے کے بعد صوبوں میں بھی انتظامی کونسلیں ہوں گی۔

(iii) گورنر جنرل کی انتظامی کونسل بنائی جائے گی، ان میں 6 ہندو اور 5 مسلمان ہونگے۔

س: عام انتخابات 46-1945 میں کانگریس اور مسلم لیگ کا منشور بیان کریں۔

ج: انتخابی منشور:

عام انتخابات 46-1945 میں کانگریس اور مسلم لیگ کا منشور درج ذیل ہے۔

کانگریس: کا منشور تھا کہ جنوبی ایشیا کو ایک وحدت کی صورت میں آزاد کرایا جائے گا۔ تقسیم کی کوئی سکیم قابل قبول نہیں ہوگی۔

مسلم لیگ: چاہتی تھی کہ قرارداد پاکستان کے مطابق جنوبی ایشیا کو تقسیم کر دیا جائے مسلم اکثریتی علاقے میں مسلمانوں کو مکمل اقتدار حاصل ہو جائے۔

س: قرارداد پاکستان کا متن بیان کریں۔

ج: قرارداد پاکستان کا متن:

اس قرارداد میں قرار پایا کہ مسلم لیگ کے اجلاس کی یہ مسلمہ رائے ہے کہ کوئی آئینی منصوبہ اس ملک میں قابل عمل نہیں جب تک کہ بنیادی اصولوں پر تیار نہ کیا گیا ہو۔ جغرافیائی طور پر متصل وحدتوں کی درجہ بندی ایسے خطوں میں کی جائے جن میں مسلمانوں کی اکثریت ہے ان خطوں میں جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں ان کے حقوق کا تحفظ کیا جائے۔

س: عبوری حکومت میں شامل پانچ مسلم لیگی وزرا کے نام لکھیں۔

ج: عبوری حکومت:

1946 میں ہندوستان میں عبوری حکومت میں شامل پانچ مسلم لیگی وزراء کے نام درج ذیل ہیں۔

(i) لیاقت علی خان　(ii) سردار عبدالرب نشتر (iii) آئی آئی چندریگر　(iv) راجہ غضنفر علی خان　(v) جوگندر ناتھ منڈل

س: کابینہ مشن پلان 1946 کے ارکان کے نام لکھیں۔

ج: کابینہ مشن پلان کے ارکان:

1946 میں کابینہ مشن پلان کے ارکان کے نام درج ذیل ہیں۔

(i) کرپس (ii) اے۔وی۔الیگزنڈر　(iii) پیتھک لارنس

س: رولٹ ایکٹ 1919 پر قائداعظم کا مؤقف بیان کریں۔

ج: قائداعظم کا مؤقف

1919 میں رولٹ نے ایک ایکٹ پاس کرایا یہ ایک کالا قانون تھا قائداعظم نے اس کے خلاف آواز بلند کی حکومت برطانیہ سے کہا کہ جو قوم امن کے زمانے میں میں کالے قانون بناتی ہے وہ مہذب قوم نہیں ہے۔

س: بھارت نے کشمیر پر کیسے قبضہ کیا؟

ج: بھارت کا کشمیر پر قبضہ:

لارڈ ماونٹ بیٹن کے قول کے مطابق ریاستوں کا فیصلہ استصواب رائے سے ہوگا کشمیری عوام پاکستان سے الحاق کے حق میں تھے لیکن وہاں کا ہندو راجہ پاکستان کے خلاف تھا انڈیا نے فوج کشی کے ذریعے کشمیر پر قبضہ کرلیا۔

س: 3 جون 1947 کے منصوبے کے تحت کل جماعتی کانفرنس کا انعقاد بیان کریں۔

ج: کل جماعتی کانفرنس:

لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے لندن سے واپسی پر ایک کل جماعتی کانفرنس بلائی جس میں قائداعظم، لیاقت علی خان سردار عبدالرب نشتر، پنڈت نہرو، سردار پٹیل اور بلدیو سنگھ نے شرکت کی ہر جماعت کے نمائندوں سے ملاقاتیں کیں دوسرے اجلاس میں منظوری دی گئی۔

س: قائداعظم نے سفیر امن کا خطاب کیسے پایا۔

ج: سفیر امن:

1916ء میں قائداعظم نے میثاق لکھنو کے تحت دونوں قوموں کو آپس میں متحد کرایا مسلمانوں کے لیے ہندوؤں سے جداگانہ انتخابات کا حق منوا لیا۔ اور سفیر امن کہلائے۔

{اضافی سوالات}

1۔ کس صدی عیسوی میں بہت سی قوموں کو آزادی نصیب ہوئی۔

(الف) 18 ویں　(ب) 19 ویں　(ج) 20 ویں　(د) 21 ویں

2۔ خیری برادران کہا جاتا ہے۔

(الف) عبدالجبار عبدالستار　(ب) قائداعظم علامہ اقبال　(ج) رحمت علی محمد علی　(د) شاہ ولی اللہ شریعت اللہ

3۔ قرارداد پاکستان کہاں منظور ہوئی۔

(الف) لاہور جناح باغ　(ب) لاہور اقبال پارک　(ج) لاہور گلشن پارک　(د) لاہور سٹی پارک

4۔ مسلمان کس کے غلبے سے [illegible]ط ہونا چاہتے تھے۔

(الف) انگریزوں　(ب) یہودیوں　(ج) ہندوؤں　(د) سکھوں

5۔ ہندو جماعتیں کس کے قیام کا اعلان کر رہی تھیں۔

(الف) شنکر راج　(ب) انگریز راج　(ج) رام راج　(د) بدھ مت راج

6۔ مسلمانوں کو مساوی معاشرتی درجہ دینے کو تیار نہ تھے۔

(الف) انگریز　(ب) ہندو　(ج) نہرو　(د) گاندھی

7۔ برطانیہ سے کونسا ملک جدا ہوا؟

(الف) سوئیٹزرلینڈ　(ب) گرین لینڈ　(ج) آئرلینڈ　(د) انگلینڈ

8۔ برطانوی ہند ایک۔۔۔۔۔۔۔۔ ہے ملک نہیں

(الف) ریاست　(ب) برصغیر　(ج) براعظم　(د) مملکت

9۔ قرارداد لاہور کو سب سے پہلے کس نے قرارداد پاکستان لکھا۔

(الف) برطانوی پریس　(ب) ہندو پریس　(ج) امریکی پریس　(د) مسلم لیگ

10۔ قائداعظم نے گاندھی کو کہاں ملنے کی پیش کش کی۔

(الف) کلکتہ　(ب) ممبئی　(ج) پٹنہ　(د) دہلی

11۔ گاندھی نے کس کے ساتھ مل کر مسلم لیگ کے خلاف سازش کی۔

(الف) راج گوپال　(ب) نہرو لال　(ج) منوہر راج　(د) وائسرائے

12۔ سی آر فارمولا کو کب حتمی شکل دی گئی؟

(الف) مارچ 1944　(ب) اپریل 1944　(ج) مارچ 1945　(د) مارچ 1946

13۔ قائداعظم کو سی آر فارمولا سے کب آگاہ کیا گیا۔

(الف) 8 اپریل 1944　(ب) 8 مارچ 1944　(ج) 8 فروری 1944　(د) 8 جنوری 1946

14۔ کانگریس انتظامی ڈیفنس کونسل کی سیٹ پر کس کا تقرر چاہتی تھی؟

(الف) ملک خضر حیات　(ب) ابوالکلام آزاد　(ج) سر سید احمد خان　(د) سردار عبدالرب نشتر

15۔ لارڈ ویول انتظامی کونسل میں کس کو شامل کرنا چاہتا تھا۔

(الف) لیاقت علی خان (ب) خضر حیات (ج) سردار عبدالرب نشتر (د) ابوالکلام آزاد

16۔ کابینہ مشن پلان کی تجاویز کب دی گئیں؟

(الف) 12 مئی 1946ئ (ب) 16 مئی 1946ئ (ج) 20 اگست 1946ئ (د) 16 ستمبر 1946ء

17۔ واسکوڈے گاما کی آمد سے کونسا سلسلہ شروع ہوا؟

(الف) تجارت (ب) یورپی تاجران کا (ج) انگریزوں کا (د) پرتگالیوں کا

18۔ میسور ریاست کے حکمران تھے۔

(الف) میر قاسم (ب) حیدر علی (ج) برصغیر (د) جہانگیر

19۔ برصغیر میں سفیر امن کسے کہا گیا۔

(الف) قائداعظم (ب) سرسید احمد خان (ج) علامہ اقبال (د) گاندھی

20۔ سرسڈنی نے کونسا ایکٹ پاس کرایا۔

(الف) برطانوی ایکٹ (ب) ایکٹ 1935 (ج) رولٹ ایکٹ (د) ہندی ایکٹ

21۔ رولٹ ایکٹ کب منظور ہوا؟

(الف) 1916 (ب) 1917 (ج) 1918 (د) 1919

22۔ قرارداد پاکستان پیش کرنے والے مولوی فضل حق کا لقب کیا تھا؟

(الف) شیر ہند (ب) شیر پنجاب (ج) شیر بنگال (د) شیر مسیور

23۔ چکروتی راج گوپال اچاریہ کا تعلق تھا۔

(الف) دہلی سے (ب) پنجاب سے (ج) مدراس سے (د) ممبئی سے

24۔ سی آر فارمولا کے نکات تھے۔

(الف) 5 (ب) 6 (ج) 7 (د) 8

25۔ 19 اپریل 1946 کو مسلم لیگ کے منتخب ارکان اسمبلی کا کنونشن ہوا۔

(الف) دہلی میں (ب) لاہور میں (ج) کلکتہ میں (د) ڈھاکہ میں

26۔ ویول پلان کے نکات تھے۔

(الف) 2 (ب) 4 (ج) 6 (د) 8

27۔ 1945 میں مرکزی اسمبلی کے انتخابات کس بنیاد پر کرائے گئے۔

(الف) مخلوط طریقہ (ب) جداگانہ طریقے (ج) متحدہ طریقے (د) جمہوری طریقے

28۔ 1945 کے انتخاب میں مسلمانوں کیلئے مرکزی اسمبلی میں مخصوص نشستیں تھیں۔

(الف) 15 (ب) 20 (ج) 25 (د) 30

29۔ حسین شہید سہروردی کا تعلق کس صوبہ سے تھا۔

(الف) بنگال (ب) سندھ (ج) پنجاب (د) بلوچستان

30۔ کابینہ مشن پلان کے بنیادی نکات تھے۔

(الف) 6 (ب) 5 (ج) 4 (د) 3

31۔ جوگندر ناتھ منڈل کا تعلق کس برادری سے تھا۔

(الف) اچھوت (ب) عیسائی (ج) برہمن (د) کھشتری

32۔ برطانوی وزیر اعظم نے برصغیر سے برطانوی راج کب تک ختم کرنے کا اعلان کیا۔

(الف) جون1948 (ب) جون1947 (ج) جون1946 (د) جون1945

33۔ صوبہ پنجاب اور بنگال کی حد بندی کمیشن کا سربراہ تھا۔

(الف) ماؤنٹ بیٹن (ب) لارڈ ویول (ج) لارڈ منٹو (د) ریڈ کلف

34۔ بکسر کی لڑائی ہوئی۔

(الف) 1757ئ (ب) 1761ئ (ج) 1764ئ (د) 1857ء

35۔ کانگریسی وزارتیں قائم ہوئیں۔

(الف) 1937 (ب) 1938 (ج) 1939 (د) 1940

36۔ انگریزوں نے ایسٹ انڈیا کمپنی ختم کی۔

(الف) 1757 (ب) 1857 (ج) 1858 (د) 1859

37۔ نوآبادیاتی نظام برصغیر میں کب تک قائم رہا۔

(الف) 1937 (ب) 1940 (ج) 1947 (د) 1948

38۔ نہرو رپورٹ پیش کی گئی۔

(الف) 1928 (ب) 1929 (ج) 1930 (د) 1932

39۔ کانگریس وزارتیں کب ختم ہوئیں؟

(الف) 1937 (ب) 1938 (ج) 1939 (د) 1940

40۔ لکھنو کے مقام پر 1937ء میں مسلم لیگ کے اجلاس میں قائداعظم کو متفقہ لیڈر تسلیم کیا گیا

(الف) ستمبر (ب) اکتوبر (ج) نومبر (د) دسمبر

41۔ لندن میں کل گول میز کانفرنس ہوئیں
(الف) 2　(ب) 3　(ج) 4　(د) 5

42۔ لندن میں ہونے والی پہلی گول میز کانفرنس ہوئی۔
(الف) 1930　(ب) 1931　(ج) 1932　(د) 1933

43۔ لندن میں ہونے والی تیسری گول میز کانفرنس ہوئیں۔
(الف) 1930　(ب) 1931　(ج) 1932　(د) 1933

44۔ قائداعظم محمد علی جناح کراچی میں کب پید ہوئے۔
(الف) 25دسمبر 1876　(ب) 25دسمبر 1877　(ج) 25دسمبر 1890　(د) 25دسمبر 1898

45۔ قائداعظم اعلیٰ تعلیم کیلئے لندن روانہ ہوئے۔
(الف) 1890　(ب) 1892　(ج) 1891　(د) 1896

46۔ قائداعظم نے ممبئی میں وکالت شروع کی۔
(الف) 1890　(ب) 1892　(ج) 1891　(د) 1896

47۔ قائداعظم کتنے سال کی عمر میں سندھ مدرسہ الاسلام میں داخل ہوئے۔
(الف) 6سال　(ب) 8سال　(ج) 10سال　(د) 12سال

{جوابات}

1	ج	7	ج	13	الف	19	الف	25	الف	31	الف	37	ج	43	ج
2	الف	8	ب	14	ب	20	ج	26	ب	32	الف	38	الف	44	الف
3	ب	9	ب	15	ب	21	د	27	ب	33	د	39	ج	45	ب
4	ج	10	ب	16	ب	22	ج	28	د	34	ج	40	ب	46	د
5	ج	11	الف	17	ب	23	ج	29	الف	35	الف	41	ب	47	ج
6	ب	12	الف	18	ب	24	ج	30	الف	36	ج	42	الف		

{اضافی سوالات}

س: قرارداد پاکستان کے اجلاس مین کون سی شخصیات نے شرکت کی تھی؟

ج: قرارداد پاکستان اور اہم شخصیات:

قرارداد پاکستان کے اجلاس میں مندرجہ زیل اہم شخصیات نے شرکت کی۔

آئی آئی چندریگر	مولانا ظفر علی خان	بیگم محمد علی جوہر	قاضی محمد عیسیٰ
چوہدری عتیق الزمان	عبداللہ ہارون	سردار عبدالرب نشتر	

س: قرارداد پاکستان کے پس پردہ کیا محرکات تھے؟

ج: قرارداد پاکستان کے محرکات:

قرارداد پاکستان کے پس پردہ محرکات مندرجہ ذیل ہیں۔

- مسلمان ہندومت کے غلبے سے آزادی چاہتے تھے۔
- ہندو رسم رواج کا قیام چاہتے تھے۔
- اگر متحدہ برصغیر آزاد ہوتو ہندو اکثریت کی حکومت قائم ہوجاتی۔

س: اب یا کبھی نہیں کیا ہے۔

ج: اب یا کبھی نہیں:

چوہدری رحمت علی نے ایک پمفلٹ (اب یا کبھی نہیں) تیار کر کے لندن میں ہونے والی تیسری گول میز کانفرنس کے شرکاء میں تقسیم کیا۔

س: قرارداد لاہور پر کیا ردعمل سامنے آیا؟

ج: قرارداد لاہور پر ردعمل:

ہندوں نے قرارداد کے خلاف منفی ردعمل ظاہر کیا اس کا مذاق اڑایا گاندھی اور ہندوؤں نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے اس کو مسترد کر دیا۔ برطانوی پریس نے بھی اپنے انداز میں اس قرارداد کی مخالفت کی اسے جناح کا پاکستان قرار دیا۔

س: کرپس مشن کب برصغیر آیا اور اس کا سربراہ کون تھا؟

ج: کرپس مشن:

برطانوی حکومت نے 1942 میں سر سٹیفورڈ کرپس کی قیادت میں ایک مشن برصغیر بھیجا۔

س: کرپس مشن کا بڑا مقصد کیا تھا؟

ج: کرپس مشن کا مقصد

1942 میں کرپس مشن کا بڑا مقصد یہ تھا کہ برصغیر کی تمام سیاسی پارٹیوں کو ایک پلیٹ فارم پر متحدہ کیا جائے اور حکومت برطانیہ کے خلاف بڑھتی ہوئی مخالفت کو ٹھنڈا کیا جائے لیکن کانگریس اور مسلم لیگ دونوں نے اسے مسترد کر دیا۔

س: جناح گاندھی مذاکرات کب ہوئے ان کی بنیاد کیا تھی؟

ج: جناح گاندھی مذاکرات

جناح گاندھی مذاکرات ستمبر 1944 میں ہوئے۔ گفت وشنید آغاز قرارداد لاہور سے ہوا جس کی بنیاد دو قومی نظریہ تھی ان مذاکرات میں گاندھی نے دو قومی نظریہ کو ماننے سے انکار کر دیا۔

س: سی۔آر فارمولا کسے کہتے ہیں؟

ج: سی آر فارمولا:

چکرورتی راج گوپال اچاریہ انڈین نیشنل کانگریس کا ایک رہنما تھا۔ اس نے اور گاندھی نے مل کر 1944 میں چند نکاتی فارمولا کو حتمی شکل دی اسے سی آر فارمولا کہتے ہیں۔

س: سی آر فارمولا کے اہم نکات کیا تھے؟

ج: سی آر فارمولا کے اہم نکات

سی آر فارمولا کے اہم نکات درج ذیل ہیں۔

- یہ فارمولا کانگریس اور مسلم لیگ کے سمجھوتے کی بنیاد ہے اور دونوں اپنی جماعتوں سے اسے منظور کرائیں گے۔
- جنگ کے خاتمہ کے بعد ایک کمیشن تشکیل دیا جائے گا جو مسلم اکثریتی علاقوں کی درجہ بندی کرے گا۔
- اگر ریفرنڈم ہوا تو سیاسی جماعتیں اپنے حق میں مہم چلا سکتی ہیں۔
- فارمولا پر عمل تب ہوگا جب حکومت برطانیہ ہندوستان کی حکومت سے دستبرداری اختیار کرے قائداعظم نے مسلم لیگی رہنماؤں سے مشورہ کے بعد فارمولا مسترد کر دیا۔

س: سول نافرمانی کی تحریک اور ہندوستان چھوڑ دو تحریک کا آغاز کس نے اور کیوں کیا؟

ج: سول نافرمانی اور ہندوستان چھوڑ دو تحریک:

1942 میں کرپس مشن کی ناکامی کے بعد کانگریس نے حکومت برطانیہ پر دباؤ ڈالنا شروع کر دیا تاکہ وہ ہندوستان میں اپنا اقتدار ختم کر دے اور اختیارات اکثریتی جماعت کے حوالے کر دے۔ اس پر گاندھی نے سول نافرمانی اور ہندوستان چھوڑ دو تحریک کا آغاز کیا۔

س: 1945-46 کے انتخابات میں مسلم لیگ نے کتنی نشستیں حاصل کیں۔

ج: 1945-46 کے انتخابات

1945-46 کے انتخابات میں مسلم لیگ نے مرکز میں مسلمانوں کے لیے مخصوص کی گئی 30 نشستوں میں سے تمام 30 پر کامیابی حاصل کی اور صوبائی انتخابات میں 492 میں سے 428 مسلم نشستیں حاصل کیں۔

س: ریاستوں کا لفظ کب استعمال ہوا اور اس کا ابہام کب دور کیا گیا۔

ج: ریاستوں کا لفظ:

1940 میں قرارداد لاہور میں ریاستوں، کا لفظ استعمال ہوا اس ابہام کو 1946 میں دہلی کنونشن میں حسین شہید سہروردی کی قرارداد سے دور کیا گیا اور لفظ "ریاست" لکھا گیا۔

س: کابینہ مشن پلان کی تجاویز کب دی گئیں اس کے نمایاں پہلو کون سے ہیں؟

ج: کابینہ مشن پلان:

16 مئی 1946 کو کابینہ مشن پلان کا اعلان ہوا جس کے نمایاں پہلو درج ذیل ہیں۔

برصغیر ایک یونین	صوبائی گروپوں کی تشکیل	مرکزی آئین ساز اسمبلی کا انتخاب
عبوری حکومت	یونین سے علیحدگی	حق استرداد

س: کابینہ مشن پلان میں کانگریس اور مسلم لیگ کا ردعمل کیا تھا؟

ج: کابینہ مشن پلان پر ردعمل

برصغیر میں اور بڑی سیاسی جماعتیں کانگریس اور مسلم لیگ نے کابینہ مشن پلان پر اپنا ردعمل ظاہر کیا۔

کانگریس:

کانگریس کے سیاسی رہنماؤں نے فوری طور پر کابینہ مشن پلان کو پسند کیا اور عام ہندوؤں نے بھی خوشیاں منائیں نہرو نے کہا

''پلان نے جناح کے پاکستان کو دفن کر دیا ہے۔''

مسلم لیگ:

مسلم لیگ کے ارکان مایوس تھے ان کا خیال تھا کہ پلان میں پاکستان کا ذکر نہیں ہے اور مسلم لیگ کا مطالبہ مسترد کر دیا گیا ہے۔ قائداعظم نے فرمایا ''مجھے افسوس ہے کہ مشن کے پلان میں مسلمانوں کے مطالبے کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔'' ہم پورے وثوق سے کہتے ہیں کہ برصغیر کے مسائل کا حل دو آزاد ریاستوں کے قیام میں مضمر ہے۔

س: یوم راست اقدام کب اور کیوں منایا گیا؟

ج: یوم راست اقدام

قائداعظم نے وائسرائے اور کابینہ مشن کے ارکان سے کہا کہ پلان کو مکمل طور پر نافذ کر دے کیونکہ مسلم لیگ نے اسے مکمل قبول کر لیا ہے لیکن برطانوی حکومت اپنے وعدے سے مکر گئی اور کانگریس کے خوف سے عبوری حکومت نہرو کے حوالے کر دی۔ قائداعظم کو اس وعدہ خلافی پر دکھ ہوا اور راست اقدام کا فیصلہ کیا۔ یہ دن 16 اگست 1946 کو منایا گیا۔ اور برصغیر کے لوگوں کو ہندو انگریز گٹھ جوڑ سے آگاہ کیا گیا۔

س: 3 جون 1947 کے منصوبے سے کیا مراد ہے؟

ج: 3 جون 1947 کا منصوبہ

اس منصوبہ کے تحت طے پایا کہ اقتدار 14 اگست 1947 تک ہندوستان کے حوالے کیا جائے گا۔

☆ صوبہ پنجاب بنگال کی تقسیم مسلم اور ہندو اکثریت کی بنیاد پر حد بندی کمیشن کرے گا۔

☆ شمال مغربی سرحد میں ریفرنڈم کے ذریعے عوام کا فیصلہ قبول ہوگا کہ پاکستان اور ہندوستان میں کس کے ساتھ شامل ہونا چاہتے تھے۔

☆ صوبہ سندھ کی صوبائی اسمبلی کے ارکان کثرت رائے سے فیصلہ کریں گے۔

☆ بلوچستان میں شاہی جرگہ اور کوئٹہ میونسپل کمیٹی کے ذریعے شمولیت کا فیصلہ ہوگا۔

س: برصغیر میں کل کتنی ریاستیں تھیں ان کے حکمران کون تھے؟

ج: برصغیر میں کل ریاستیں

برصغیر میں کل 635 ریاستیں تھیں جن کے حکمران نواب اور راجا تھے۔ ریاستیں میں سے بڑی تعداد نے از خود دونوں ممالک میں سے کسی ایک سے الحاق کر لیا۔

س: نوآبادیاتی نظام کسے کہتے ہیں؟

ج: نوآبادیاتی نظام

یورپی اقوام نے ایشیا اور افریقہ کے دیگر ممالک پر اپنا اقتدار قائم کر کے جو نظام حکومت قائم کیا اسے نوآبادیاتی نظام کہتے ہیں۔

س: نوآبادیاتی نظام کس لیے بنایا گیا؟ یا اس کا مقصد کیا تھا؟

ج: نوآبادیاتی نظام کا مقصد

نوآبادیاتی نظام بنیادی طور پر غیر ملکی حکمرانوں کے مفاد کی حفاظت اور فروغ کیلئے قائم کیا جاتا ہے اس کا ایک مقصد یہ ہے کہ دوسرے ممالک میں اپنا اقتدار قائم کر کے وہاں کے وسائل کو حاکم قوم اپنے مفاد میں استعمال کرے۔

س: انگریزوں نے اودھ اور بنگال پر کیسے قبضہ کیا۔

ج: انگریزوں کا قبضہ

انگریزوں کی فتوحات میں تیزی سے اضافہ 1757ء کی جنگ پلاسی سے ہوا جب انہوں نے میر جعفر کو اپنے ساتھ ملا کر بنگال کے حکمران نواب سراج الدولہ کو شکست دی 1764 میں بادشاہ شاہ عالم ثانی اور میر قاسم کو شکست دیکر انگریزوں نے بنگال اور اودرھ پر قبضہ کر لیا۔

س: قانون آزادی ہند سے کیا مراد ہے؟

ج: قانون آزادی ہند

حکومت برطانیہ نے 18 جولائی 1947 کو برصغیر کو دو ممالک میں تقسیم کرنے کے لیے قانون آزادی ہند منظور کیا یہ قانون 3 جون 1947 کے منصوبے کو پیش نظر رکھ کر بنایا گیا۔ جس کے مطابق 14 اگست 1947 کو پاکستان اور 15 اگست 1947 کو ہندوستان کی آزادی کا اعلان ہوا۔

س: لارڈ ماؤنٹ بیٹن پلان کسے کہتے ہیں؟

ج: لارڈ ماؤنٹ بیٹن پلان

2 جون 1947 کو وائسرائے لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے مسلم لیگی اور کانگریسی رہنماؤں قائداعظم لیاقت علی خان، سردار عبدالرب نشتر، نہرو، سردار پٹیل، اچاریہ کرپلانی اور سردار بلدیو سنگھ، سے ملاقات کی اور ہندوستان کی تقسیم کا منصوبہ دکھایا ان کی رضامندی کے بعد 3 جون 1947 کو اس منصوبہ کا اعلان ہوا اسے لارڈ ماؤنٹ بیٹن پلان بھی کہتے ہیں۔

س: آل انڈیا مسلم لیگ کا 27 واں سالانہ اجلاس کب اور کہاں ہوا؟

ج: مسلم لیگ کا اجلاس

آل انڈیا مسلم لیگ کا 27 واں سالانہ اجلاس 23 مارچ 1940 کو منٹو پارک لاہور میں منعقد ہوا۔

س: گاندھی جی نے جولائی 1944 میں قائداعظم کو خط میں کیا لکھا؟

ج: گاندھی جی کا خط

گاندھی جی نے جولائی 1944 میں قائداعظم کو ایک خط لکھا آج میرا دل کہہ رہا ہے کہ آپ کو خط لکھوں آپ جب چاہیں میری اور آپکی ملاقات ہو سکتی ہے مجھے اسلام یا مسلمانوں کا دشمن نہ سمجھیں میں نہ صرف آپ کا بلکہ ساری دنیا کا خادم اور دوست ہوں مجھے مایوس نہ کریں۔

س: شملہ کانفرنس 1945 میں شریک مسلم لیگ اور کانگریس کے نمائندوں کے نام لکھیں۔

ج: شملہ کانفرنس

1945 میں ہونے والی شملہ کانفرنس جو ویول پلان پر غور کرنے کے لیے بلائی گئی کانگریس کی جانب سے نہرو، ابوالکلام آزاد اور بلدیو سنگھ مسلم لیگ کی جانب سے قائداعظم، لیاقت علی خان اور سردار عبدالرب نشتر شامل ہوئے۔

س: 1945-46 کے انتخابات میں کونسے نعرے زیادہ مقبول تھے؟

ج: انتخابی نعرے

1945-46 کے انتخابات میں مسلمانوں کے مقبول نعرے یہ تھے

- پاکستان زندہ باد
- ☆ بن کے رہے گا پاکستان لے کے رہیں گے پاکستان
- ☆ پاکستان کا مطلب کیا ۔۔۔۔۔۔۔لا الہ الا اللہ ۔

س: کابینہ مشن پلان کے بنیادی مقاصد کونسے تھے؟

ج: کابینہ مشن پلان کے مقاصد

برطانیہمیں لیبر پارٹی برسر اقتدار آئی برطانوی حکومت برصغیر میں کابینہ مشن بھیجا اس کے درج ذیل مقاصد تھے ۔

- ☆ ہندوستان کی دستوری حیثیت اور حکومت کی شکل واضح کر دی جائے
- ☆ مسلمانوں اور ہندوؤں میں نفرت کی خلیج کو کم کر کے متحدہ ہندوستان میں بھی رکھنے کی کوشش کی جائے ۔

سوال نمبر 10۔ کابینہ مشن پلان کو کابینہ مشن پلان کیوں کہتے ہیں؟

ج: کابینہ مشن پلان

کابینہ مشن پلان کے تینوں ممبران برطانوی کابینہ کے وزراء تھے اس لیے اس کابینہ مشن پلان کہتے ہیں ۔

☆☆☆☆☆

باب دوم

پاکستان کا قیام

سوال نمبر 1۔ قرارداد پاکستان کا پس منظر، بنیادی نکات اور ہندوؤں کا اس قرارداد کی منظوری پر ردعمل بیان کریں؟

سوال نمبر 2۔ 46-1945 کے انتخابات کا انعقاد کیوں کیا گیا ان انتخابات کے نتائج سے مسلمانوں کو کس طرح فائدہ ہے؟

سوال نمبر 3۔ کابینہ مشن پلان 1946 کے نمایاں پہلو بیان کریں؟

سوال نمبر 4۔ جون 1947 کے منصوبے کے اہم نکات بیان کریں؟

سوال نمبر 5۔ ہندوستان میں انگریز نو آبادیاتی نظام کا حال بیان کیجئے۔

سوال نمبر 6۔ قیام پاکستان میں قائداعظم کا کردار بیان کریں۔

سوال نمبر 7۔ درج ذیل پر نوٹ لکھیں۔

(الف) کرپس مشن (ب) شملہ کانفرنس

سوال نمبر 8۔ درج ذیل پر نوٹ لکھیں۔

(الف) گاندھی جناح مذاکرات

(ب) سی آر فارمولا

(ج) مسلم لیگ کے ارکان کا اسمبلی کنونشن 1946

سوال نمبر 9: درج ذیل پر نوٹ لکھیں۔

(الف) کرپس مشن اور کابینہ مشن کا تقابلی جائزہ (ب) عبوری حکومت 47-1946

باب دوم　　پاکستان کا قیام

سوال نمبر 1۔ قرارداد پاکستان کا پس منظر، بنیادی نکات اور ہندوؤں کا اس قرارداد کی منظوری پر ردعمل بیان کریں؟

جواب

قرارداد پاکستان کا پس منظر، بنیادی نکات اور ہندوؤں کا ردعمل

پس منظر:

ہندوازم کے غلبہ سے نجات:

ہندو جماعتیں رام راج کے قیام کا مطالبہ کر رہی تھیں اور ہندو مت مسلسل اسلام کو دیگر نظاموں کی طرح اپنے اندر جذب کرنے کے درپے تھا۔ اگر متحدہ برصغیر آزاد ہوتا تو درحقیقت ہندو اقتدار کی ہی ایک شکل ہوتی۔ ہندوؤں کے غلبے سے چھٹکارا ضروری تھا اور یہ تقسیم برصغیر کی صورت میں ہی ممکن تھا۔

فرقہ وارانہ فسادات:

انگریز حکومت کی موجودگی کے باوجود فرقہ وارانہ فسادات میں مسلمانوں کا خون بری طرح بہایا جاتا رہا۔

ذات پات کی تقسیم:

مسلمانوں کو معاشرے میں کم تر درجہ دیا جاتا تھا۔ ذات پات، رنگ و نسل اور چھوت چھات کے ہندو معاشرے میں مسلمان باوقار زندگی بسر نہیں کر سکتے تھے۔ ہندو مسلمانوں کو مساوی معاشرتی درجہ دینے کو کبھی بھی تیار نہ تھے۔

ہندو تہذیب و ثقافت:

انیسویں صدی کے دوسرے نصف اور بیسویں صدی میں مسلمانوں کی زبان، ثقافت اور تہذیب کو ختم کرنے کی ہندوؤں کی کوششیں جاری رہیں۔ صاف دکھائی دیتا تھا کہ اگر ہندوستان ایک ملک کے طور پر آزاد ہوتا تو مسلمانوں کی ثقافت، تہذیب اور زبان ہمیشہ خطرات کا شکار رہتی۔

اسلامی نظریہ حیات:

مسلمان چاہتے تھے کہ اسلام کے نام پر ایک مملکت قائم ہو جہاں وہ اپنی انفرادی و اجتماعی زندگی اسلام کے اصولوں کے مطابق آزادی سے استوار کر سکیں۔

خطبہ الہ آباد:

مختلف اہل نظر افراد مختلف ادوار میں تقسیم کا اشارہ کرتے رہے لیکن علامہ اقبال نے 1930ء میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس الہ آباد کی صدارت کرتے ہوئے تقسیم کا واضح نقشہ بھرپور انداز میں پیش کیا۔

اب یا کبھی نہیں:

چودھری رحمت علی نے ایک پمفلٹ "اب یا کبھی نہیں" (Now or never) تیار کر کے لندن میں ہونے والی تیسری گول (منعقدہ 1932) میز کانفرنس کے شرکا میں تقسیم کیا۔

سندھ مسلم لیگ کی قرارداد:

سندھ مسلم لیگ نے 1938ء میں اپنے سالانہ اجلاس میں تقسیم کے حق میں قرارداد منظور کی۔

قراداد پاکستان کا تعارف

آل انڈیا مسلم لیگ کا ستائیسواں سالانہ اجلاس 23 مارچ 1940 کو لاہور کے تاریخی پارک ''اقبال پارک میں منعقد ہوا۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ نے اس اجلاس کی صدارت کی۔ بیگم محمد علی جوہر، آئی آئی چندریگر، مولانا ظفر علی خان، چودھری خلیق الزماں، قاضی محمد عیسیٰ، سردار عبداللہ ہارون، سردار عبدالرب نشتر، جیسی عظیم شخصیات بھی اس اجلاس میں موجود تھیں۔ پورے برصغیر سے بہت بڑی تعداد میں مسلمانوں نے اجلاس میں شرکت کی۔ اجلاس میں قرارداد لاہور کے نام سے ایک قرارداد شیر بنگال اے۔ کے۔ فضل الحق نے پیش کی اور زبردست نعروں کے ساتھ حاضرین نے قرارداد کو متفقہ طور پر منظور کیا۔ اس طرح اس تاریخی دن کو مسلمانوں نے اپنی منزل کا تعین کر لیا۔

قائداعظم کے خطبہ صدارت کے اہم نکات:

قراداد پاکستان کے حوالے سے قائداعظم کے صدارتی خطبہ کے اہم نکات درج ذیل ہیں۔

جداگانہ شناخت:

مسلمان ایک علیحدہ قوم ہیں کیونکہ ان کے رسم و رواج، روایات، تہذیب و ثقافت اور سب سے بڑھ کر ان کا مذہب جدا ہے۔ صدیوں سے ساتھ ساتھ رہنے کے باوجود ہندو اور مسلمان اپنی اپنی جداگانہ پہچان رکھتے ہیں۔ اگر برصغیر متحدہ صورت میں آزاد ہوتا ہے تو مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت نہیں ہو سکے گی۔

بین الاقوامی مسئلہ:

مسلمان علیحدہ مملکت کا مطالبہ کر رہے ہیں تو یہ غیر تاریخی نہیں سمجھا جا سکتا۔ برطانیہ سے آئرلینڈ جدا ہوا، سپین اور پرتگال علیحدہ علیحدہ مملکتیں بنیں اور چیکو سلواکیہ کا وجود بھی تقسیم کا نتیجہ بنا۔ برصغیر کا سیاسی مسئلہ قومی یا فرقہ وارانہ نہیں ہے۔ یہ بین الاقوامی مسئلہ ہے اور اسی تناظر میں اسے حل کرنا ضروری ہے۔

ہندوستان ایک برصغیر:

برطانوی ہند ایک برصغیر ہے ملک نہیں اور نہ ہی یہ ایک قوم کا وطن ہے۔ یہاں کئی قومیں رہ رہی ہیں اور اُن کے مفادات علیحدہ علیحدہ ہیں۔

قرارداد پاکستان کا متن:

آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس کی یہ مسلمہ رائے ہے کہ کوئی آئینی منصوبہ اس ملک میں مسلمانوں کے لیے قابل قبول نہیں ہوگا، جب تک کہ وہ مندرجہ ذیل بنیادی اصولوں پر وضع نہ کیا گیا ہو، جغرافیائی طور پر متصل وحدتوں کی حد بندی ایسے خطوں میں کی جائے مناسب علاقائی رد و بدل کے ساتھ کہ جن علاقوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ ہندوستان کے شمال مغربی اور مشرقی حصے اُن کی تشکیل ایسی، آزاد ریاستوں کی صورت میں کی جائے جو خود مختار ہوں۔ وحدتوں اور خطوں میں اقلیتوں کے اور ہندوستان کے دوسرے حصوں جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں ان کے حقوق و مفادات کا مناسب تحفظ کیا جائے۔

قرارداد پاکستان پر ہندوؤں کا ردعمل:

ہندو قائدین کا ردعمل گاندھی اور ہندوؤں نے بالخصوص قرارداد کی مخالفت کرتے ہوئے اسے قطعاً مسترد کر دیا

☆ راج گوپال اچاریہ نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا

''جناح کا دو قومی نظریہ ایسے ہے جیسے دو بھائیوں میں گائے کی ملکیت پر جھگڑا ہو اور وہ گائے کو دو ٹکڑوں میں کاٹ کر بانٹ لیں۔

☆ **مہاتما گاندھی** نے اردو اخبار ہریجن کو بیان دیتے ہوئے کہا

''میرا خیال ہے مسلمان تقسیم کو قبول نہیں کریں گے ان کا مفاد خود ان کو تقسیم سے روکے گا ان کا مذہب انہیں ایسی خودکشی کی اجازت نہیں دے گا۔''

☆ **گاندھی** نے ایک اور جگہ تقریر کرتے ہوئے کہا

''ہندوستان ہماری ماتا ہے ہم ماتا کے ٹکڑے نہیں ہونے دیں گے۔''

☆ **سردار پٹیل** نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا

''ہندوستان کی تقسیم دیوانے کا خواب ہے''

☆ **نہرو نے کہا**

''برصغیر میں تقسیم ہند کی آوازیں بلند ہوئی ہیں جس کی وجہ مقامی لوگوں کی غلطیاں اور برطانوی حکومت کی تقسیم کرو اور حکومت کرو کی پالیسی ہے۔''

☆ مسلم لیگ قرارداد کو ''قرارداد لاہور'' پکار رہی تھی لیکن ہندو پریس نے طنزاً اسے قرارداد پاکستان لکھنا شروع کر دیا۔ مسلمان قائدین نے نئی اصطلاح کو اپنالیا اور اب اسے قرارداد پاکستان ہی کہا جاتا ہے۔

☆ ہندو اخبار ہندوستان ٹائمز، ماڈرن ریویو، اور تقسیم کے منصوبے کی مخالفت میں اداریے تحریر کیے۔

حاصل کلام:

ہندوؤں کا خیال تھا کہ تقسیم کی تجویز مسترد ہو جائے گی لیکن مسلمانانِ برصغیر نے اپنے مستقبل کا فیصلہ کر لیا تھا۔ صرف سات سالوں بعد ہی انھوں نے اپنی بے پناہ جدوجہد کے نتیجے میں پاکستان حاصل کیا۔

☆☆☆☆☆

سوال نمبر 2۔ 46-1945 کے انتخابات کا انعقاد کیوں کیا گیا ان انتخابات کے نتائج سے مسلمانوں کو کس طرح فائدہ ہوا؟

جواب

46-1945 کے انتخابات:

برصغیر میں 46-1945 میں منعقد ہونے والے عام انتخابات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

پس منظر:

1945 میں ہونے والی شملہ کانفرنس میں قائداعظم محمد علی جناح نے موقف اختیار کیا تھا کہ مسلم لیگ ہی برصغیر کے مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے لیکن کانگریس اور برطانوی حکومت یہ ماننے کے لیے تیار نہ تھی اس لیے برطانوی حکومت نے عوامی رجحانات کا پتہ چلانے کیلئے عام انتخابات کا اعلان کر دیا۔

انتخابات کا اعلان:

دوسری جنگ عظیم 45-1939 میں برطانیہ نے جاپان کو شکست دی لیبر پارٹی کی حکومت نے 21 اگست 1945 کو عام انتخابات کا اعلان کر دیا۔

انتخابات کی منظوری:

برطانیہ کے وزیراعظم لارڈ ایٹلی نے 19 ستمبر 1945 کو انتخابات کی منظوری دی اور برصغیر کی تمام سیاسی جماعتوں نے سرگرمیاں تیز کر دیں۔

کانگریس کا منشور:

کانگرس کا منشور تھا کہ

☆ جنوبی ایشیا کو ایک وحدت کی صورت میں آزاد کرایا جائے گا۔ تقسیم کی کوئی سکیم قابل قبول نہ ہوگی۔ کانگرس کا دعویٰ تھا کہ وہ برصغیر میں رہنے والے تمام گروہوں اور فرقوں کی نمائندہ جماعت ہے اور مسلمان بھی کانگریس کے نقطہ نظر سے ہم آہنگ ہیں۔

☆ **گاندھی** نے ایک اور جگہ تقریر کرتے ہوئے کہا

"ہندوستان ہماری ماتا ہے ہم ماتا کے ٹکڑے نہیں ہونے دیں گے۔"

☆ **سردار پٹیل** نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا

"ہندوستان کی تقسیم دیوانے کا خواب ہے"

☆ **نہرو نے کہا**

"برصغیر میں تقسیم ہند کی آوازیں بلند ہوئی ہیں جس کی وجہ مقامی لوگوں کی غلطیاں اور برطانوی حکومت کی تقسیم کرو اور حکومت کرو کی پالیسی ہے۔"

☆ مسلم لیگ قرارداد کو "قرارداد لاہور" پکار رہی تھی لیکن ہندو پریس نے طنزاً اسے قرارداد پاکستان لکھنا شروع کر دیا۔ مسلمان قائدین نے نئی اصطلاح کو اپنا لیا اور اب اسے قرارداد پاکستان ہی کہا جاتا ہے۔

☆ ہندو اخبار ہندوستان ٹائمز، ماڈرن ریویو، اور تقسیم کے منصوبے کی مخالفت میں اداریے تحریر کیے۔

حاصل کلام:

ہندوؤں کا خیال تھا کہ تقسیم کی تجویز مسترد ہو جائے گی لیکن مسلمانان برصغیر نے اپنے مستقبل کا فیصلہ کر لیا تھا۔ صرف سات سالوں بعد ہی انھوں نے اپنی بے پناہ جدوجہد کے نتیجے میں پاکستان حاصل کیا۔

☆☆☆☆☆

سوال نمبر 2۔ 46-1945 کے انتخابات کا انعقاد کیوں کیا گیا ان انتخابات کے نتائج سے مسلمانوں کو کس طرح فائدہ ہوا؟

جواب

46-1945 کے انتخابات:

برصغیر میں 46-1945 میں منعقد ہونے والے عام انتخابات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

پس منظر:

1945 میں ہونے والی شملہ کانفرنس میں قائداعظم محمد علی جناح نے موقف اختیار کیا تھا کہ مسلم لیگ ہی برصغیر کے مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے لیکن کانگریس اور برطانوی حکومت یہ ماننے کے لیے تیار نہ تھی اس لیے برطانوی حکومت نے عوامی رجحانات کا پتہ چلانے کیلئے عام انتخابات کا اعلان کر دیا۔

انتخابات کا اعلان:

دوسری جنگ عظیم 45-1939 میں برطانیہ نے جاپان کو شکست دی لیبر پارٹی کی حکومت نے 21 اگست 1945 کو عام انتخابات کا اعلان کر دیا۔

انتخابات کی منظوری:

برطانیہ کے وزیر اعظم لارڈ ایٹلی نے 19 ستمبر 1945 کو انتخابات کی منظوری دی اور برصغیر کی تمام سیاسی جماعتوں نے سرگرمیاں تیز کر دیں۔

کانگریس کا منشور:

کانگرس کا منشور تھا کہ

☆ جنوبی ایشیا کو ایک وحدت کی صورت میں آزاد کرایا جائے گا۔ تقسیم کی کوئی سکیم قابل قبول نہ ہوگی۔ کانگرس کا دعویٰ تھا کہ وہ برصغیر میں رہنے والے تمام گروہوں اور فرقوں کی نمائندہ جماعت ہے اور مسلمان بھی کانگریس کے نقطہ نظر سے ہم آہنگ ہیں۔

قائداعظم کا دعویٰ:

قائداعظم کا دعویٰ تھا کہ

☆ عام انتخابات پاکستان کے بارے میں استصواب رائے ہوں گے۔ اگر مسلمان مسلم لیگ کا ساتھ دیں تو پاکستان بننے دیا جائے ورنہ اس مطالبہ کو از خود مسترد سمجھا جائے۔ مسلم لیگ نے انتخابی اکھاڑے میں قدم اس دعوے کے ساتھ رکھا کہ وہ برصغیر کے مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ اگرچہ دیگر مسلم جماعتیں بھی تھیں لیکن ان میں سے کوئی بھی اکثریتی مسلمانوں کی نمائندگی نہیں کرتی تھیں۔

مسلم لیگ کا منشور:

مسلم لیگ چاہتی تھی کہ قرارداد پاکستان کے مطابق جنوبی ایشیا کو تقسیم کر دیا جائے اور مسلم اکثریتی علاقوں میں مسلمانوں کو مکمل اقتدار اعلیٰ حاصل ہو جائے۔

کانگرس کی حکمت عملی:

کانگرس نے یونینیسٹ پارٹی، احرار، جمیعت العلمائے ہند اور دیگر مسلم جماعتوں سے انتخابی اتحاد کیے اور مسلم لیگ کا راستہ روکنے کا ہر ممکن قدم اٹھایا۔

مسلم لیگ کی انتخابی مہم:

انتخابات چونکہ مسلمانوں کے لیے موت وحیات کا معاملہ تھا اس لیے مسلم لیگ کے لیڈروں نے ملک گیر دورے کیے۔ قائداعظم نے اپنی خرابی صحت کے باوجود طوفانی دورے کر کے مسلمانوں کو وقت کی ضرورت سے آگاہ کیا۔ مسلم لیگ تیزی سے مقبولیت حاصل کرنے لگی۔ بہت سے مسلمان راہنما اپنی جماعتوں سے قطع تعلق کر کے مسلم لیگ میں شامل ہو گئے۔

قائداعظم کا چیلنج:

قائداعظم نے اپنے اجلاس میں کھلم کھلا کانگرس کو چیلنج کیا کہ انتخابات میں مسلم لیگ، پاکستان کے بارے میں اپنے مطالبے کو سچا ثابت کرے گی اور مسلمانانِ برصغیر پاکستان تخلیق کر کے ہی دم لیں گے۔ مسلم عوام نے زبردست جذبات کا اظہار کیا۔

مقبول ترین نعرے:

انتخابات کے دوران مسلم لیگ کے حامیوں کے درج ذیل نعرے بہت مقبول تھے۔

☆ پاکستان زندہ باد

☆ بن کے رہے گا پاکستان لے کے رہیں گے پاکستان

☆ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ

انتخابات کے نتائج:

☆ مرکزی قانون ساز اسمبلی کے انتخابات دسمبر 1945ء میں کروائے گئے۔ یہ جداگانہ طریق انتخابات کی بنیاد پر منعقد ہوئے۔ پورے برصغیر میں مسلمانوں کے لیے 30 نشستیں مخصوص تھیں۔ تمام 30 مخصوص مسلم نشستوں پر مسلم لیگ کے ٹکٹ پر کھڑے ہونے والے امیدوار کامیاب ہوئے، یوں مسلم لیگ کو سو فیصد کامیابی ملی۔

☆ 1946ء میں صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ہوئے مسلمانوں کے لیے تمام صوبائی اسمبلیوں میں مجموعی طور پر 492 نشستیں مخصوص تھیں۔ مسلم لیگ نے 428 نشستیں جیت لیں اور صوبائی سطح پر بھی شاندار فتح حاصل کی۔ کئی سیاسی جماعتوں نے کانگرس کی حمایت کی تھی لیکن مسلم لیگ نے ان

قائداعظم کا دعویٰ:

قائداعظم کا دعویٰ تھا کہ

☆ عام انتخابات پاکستان کے بارے میں استصواب رائے ہوں گے۔ اگر مسلمان مسلم لیگ کا ساتھ دیں تو پاکستان بننے دیا جائے ورنہ اس مطالبہ کو از خود مسترد سمجھا جائے۔ مسلم لیگ نے انتخابی اکھاڑے میں قدم اس دعوے کے ساتھ رکھا کہ وہ برصغیر کے مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ اگرچہ دیگر مسلم جماعتیں بھی تھیں لیکن ان میں سے کوئی بھی اکثریتی مسلمانوں کی نمائندگی نہیں کرتی تھیں۔

مسلم لیگ کا منشور:

مسلم لیگ چاہتی تھی کہ قرارداد پاکستان کے مطابق جنوبی ایشیا کو تقسیم کر دیا جائے اور مسلم اکثریتی علاقوں میں مسلمانوں کو مکمل اقتدار اعلیٰ حاصل ہوجائے۔

کانگرس کی حکمت عملی:

کانگرس نے یونینیسٹ پارٹی، احرار، جمیت العلمائے ہند اور دیگر مسلم جماعتوں سے انتخابی اتحاد کیے اور مسلم لیگ کا راستہ روکنے کا ہر ممکن قدم اٹھایا۔

مسلم لیگ کی انتخابی مہم:

انتخابات چونکہ مسلمانوں کے لیے موت وحیات کا معاملہ تھا اس لیے مسلم لیگ کے لیڈروں نے ملک گیر دورے کیے۔ قائداعظم نے اپنی خرابی صحت کے باوجود طوفانی دورے کر کے مسلمانوں کو وقت کی ضرورت سے آگاہ کیا۔ مسلم لیگ تیزی سے مقبولیت حاصل کرنے لگی۔ بہت سے مسلمان راہنما اپنی جماعتوں سے قطع تعلق کر کے مسلم لیگ میں شامل ہو گئے۔

قائداعظم کا چیلنج:

قائداعظم نے اپنے اجلاس میں کھلم کھلا کانگرس کو چیلنج کیا کہ انتخابات میں مسلم لیگ، پاکستان کے بارے میں اپنے مطالبے کو سچا ثابت کرے گی اور مسلمانانِ برصغیر پاکستان تخلیق کر کے ہی دم لیں گے۔ مسلم عوام نے زبردست جذبات کا اظہار کیا۔

مقبول ترین نعرے:

انتخابات کے دوران مسلم لیگ کے حامیوں کے درج ذیل نعرے بہت مقبول تھے۔

☆ پاکستان زندہ باد

☆ بن کے رہے گا پاکستان لے کے رہیں گے پاکستان

☆ پاکستان کا مطلب کیا لا الہٰ الا اللہ

انتخابات کے نتائج:

☆ مرکزی قانون ساز اسمبلی کے انتخابات دسمبر 1945ء میں کروائے گئے۔ یہ جداگانہ طریق انتخابات کی بنیاد پر منعقد ہوئے۔ پورے برصغیر میں مسلمانوں کے لیے 30 نشستیں مخصوص تھیں۔ تمام 30 مخصوص مسلم نشستوں پر مسلم لیگ کے ٹکٹ پر کھڑے ہونے والے امیدوار کامیاب ہوئے، یوں مسلم لیگ کو سو فیصد کامیابی ملی۔

☆ 1946ء میں صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ہوئے مسلمانوں کے لیے تمام صوبائی اسمبلیوں میں مجموعی طور پر 492 نشستیں مخصوص تھیں۔ مسلم لیگ نے 428 نشستیں جیت لیں اور صوبائی سطح پر بھی شاندار فتح حاصل کی۔ کئی سیاسی جماعتوں نے کانگرس کی حمایت کی تھی لیکن مسلم لیگ نے ان

سب کو شکست دی۔

12۔ انتخابی نتائج سے مسلمانوں کو فائدہ

☆ مسلم لیگ کی نمایاں کامیابی نے واضح کر دیا کہ برصغیر میں مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت صرف مسلم لیگ ہی ہے۔

☆ انتخابی نتائج نے کانگریس کے اس دعویٰ کی نفی کر دی کہ وہ برصغیر کے تمام طبقات کی نمائندگی کرتی ہے۔

☆ مسلم لیگ کے انتخابی نعرہ "Vote for Pakistan" نے برصغیر کے مسلمانوں میں نیا جوش پیدا کر دیا۔

13۔ دہلی کنونشن:

19 اپریل 1946 کو دہلی میں مسلم لیگ کے ٹکٹ پر منتخب ہونے والے صوبائی اور مرکزی اسمبلی کے ارکان اسمبلی کا ایک کنونشن قائداعظم کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں ملک کی صورت حال پر تقاریر ہوئیں۔ قائداعظم نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ

کوئی طاقت ہمیں اپنے مقاصد کے حصول سے نہیں روک سکتی۔ اُمید حوصلہ مندی اور ایمان کی قوت سے ہم کامیاب ہوں گے۔

14۔ حاصل کلام:

☆ انتخابی نتائج نے پاکستان کی بنیاد مضبوط کر دی تھی۔ اب پاکستان کو بننے سے دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی تھی۔

☆☆☆☆☆

سوال نمبر 3۔ کابینہ مشن پلان 1946 کے نمایاں پہلو بیان کریں؟

جواب

کابینہ مشن پلان 1946

1945ء میں برطانیہ لیبر پارٹی برسرِ اقتدار آ گئی۔ برطانوی وزیراعظم لارڈ ایٹلی نے ہندوستان میں بڑھتی ہوئی سیاسی بے چینی کے پیشِ نظر کابینہ مشن بھیجا۔ چونکہ تمام ارکان کا تعلق برطانوی کابینہ سے تھا لہٰذا اسے کابینہ مشن کہا جاتا ہے۔ کابینہ مشن کے ارکان کے نام درج ذیل ہیں۔

(i) سر سٹیفورڈ کرپس (ii) اے۔ وی۔ الیگزینڈر (iii) سر پیتھک لارنس

کابینہ مشن پلان 1946 کے نمایاں پہلو

16 مئی 1946 کو ان اراکین نے اپنی طرف سے ایک منصوبے کا اعلان کیا۔ اس کے نمایاں پہلو کی تفصیل درج ذیل ہے۔

برصغیر ایک یونین

برصغیر کو ایک یونین کی شکل دی جائے گی۔ یونین میں کئی صوبے اور متعدد ریاستیں شامل ہوں گی۔ ایک وفاق بنایا جائے گا۔ مرکز کے پاس دفاع، امور خارجہ اور مواصلات کے محکمے ہوں گے۔ مرکز کو محصولات عائد کرنے کا اختیار ہوگا، باقی امور صوبوں کے حوالے کیے جائیں گے۔

صوبائی گروپوں کی تشکیل

صوبوں کو درج ذیل تین گروپوں میں تقسیم کیا جائے گا۔

گروپ اے	:	بمبئی (ممبئی)، مدراس، یو۔ پی، بہار، اڑیسہ، سی۔ پی
گروپ بی	:	پنجاب، سرحد (صوبہ خیبر پختونخواہ)، سندھ
گروپ سی	:	بنگال، آسام

یہ ایک نوعیت کا وفاق ہوگا جس میں مرکزی تنظیم، صوبائی تنظیم اور گروپ تنظیم بنائی جائے گی۔ مرکز اور صوبوں کے اختیارات تو کابینہ مشن تجاویز میں واضح کر دیے گئے لیکن صوبوں کی تنظیم اور ہر صوبہ کی تنظیم کے درمیان اختیارات اور امور کی تقسیم کے بارے میں کہا گیا کہ ان کا فیصلہ صوبہ کی تنظیم اور گروپ کی تنظیم خود کرے گی۔

مرکزی آئین ساز اسمبلی کا انتخاب

صوبائی اسمبلیوں کے ارکان مرکزی آئین ساز اسمبلی کا انتخاب کریں گے۔ مرکزی آئین ساز اسمبلی پورے برصغیر کے لیے آئین تشکیل دے گی۔ مرکزی آئین بن جائے گا تو تینوں صوبائی گروپ اپنے اپنے آئین بنائیں گے۔

عبوری حکومت

عبوری حکومت فوری طور پر قائم کی جائے گی۔ یہ حکومت آئین کی تشکیل تک عبوری طور پر نظام چلائے گی۔ عبوری حکومت میں بڑی سیاسی جماعتوں کے نمائندے شامل کیے جائیں گے۔ عبوری حکومت میں شامل تمام وزرا مقامی ہوں گے۔ کوئی انگریز کابینہ میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ کابینہ انتظامی امور میں بااختیار ہوگی۔ مرکزی آئین بننے اور عارضی حکومت کے قیام کے بعد اگر کوئی صوبہ ضروری سمجھے گا تو وہ اپنا گروپ تبدیل کر سکے گا۔ ہر صوبے کو اپنی پسند کے صوبائی گروپ میں شمولیت کا اختیار ہوگا۔

یونین سے علیحدگی

صوبوں کیتینوں گروپوں میں سے کوئی ایک یا دو صوبے یونین سے علیحدہ ہونے کا فیصلہ کرنا چاہیں تو انھیں اس امر کی اجازت ہوگی لیکن علیحدگی کا یہ فیصلہ دس سال کے بعد کیا جا سکے گا۔ اس نکتہ نے گروپ بی اور گروپ سی کے مسلم اکثریتی علاقوں کو حق دے دیا کہ وہ دس سال بعد پاکستان بنا سکیں گے اور از خود تقسیم کا عمل پورا ہو جائے گا۔

حق استرداد (ویٹو)

مشن نے اپنی تجاویز میں ایک نکتہ شامل کیا کہ اگر کوئی سیاسی جماعت کابینہ مشن تجاویز کو ناپسند کرتی ہے تو وہ انہیں مسترد کر سکے گی، البتہ عبوری حکومت میں شامل ہونے کا حق صرف اس سیاسی جماعت کو دیا جائے گا جو تجاویز کو قبول کرلے گی۔

سیاسی جماعتوں کا ردعمل:

کانگرس:

کانگرسی سیاست دانوں نے فوری ردعمل کے طور پر کابینہ مشن پلان کو بہت پسند کیا۔ کانگرس کے عام ارکان گلیوں بازاروں میں خوشیاں مناتے پھر رہے تھے۔ نہرو نے کہا کہ

''پلان نے جناح کے پاکستان کو دفن کر دیا ہے۔''

مسلم لیگ:

مسلم لیگ کے کارکن مایوس تھے۔ اُن کا خیال تھا کہ پلان میں پاکستان کا ذکر نہیں آیا اور مسلم لیگ کا مطالبہ مسترد کر دیا گیا ہے۔ قائداعظم نے فرمایا:

''مجھے افسوس ہے کہ مشن کے پلان میں مسلمانوں کے مطالبے کو نظرانداز کر دیا گیا ہے۔ ہم پورے وثوق سے کہتے ہیں کہ برصغیر کے مسائل کا حل دو آزاد ریاستوں کے قیام میں مضمر ہے''

قائداعظم کا حتمی فیصلہ:

مسلم لیگ کونسل نے قائداعظم کو حتمی فیصلہ کرنے کا اختیار دے دیا۔ قائداعظم نے تمام حلقوں کی توقعات کے برعکس کابینہ مشن پلان کو منظور کرلیا۔ کانگرس پریشان ہوگئی۔ اب مسلم لیگی خوش اور کانگرسی مایوس دکھائی دینے لگے۔ قائداعظم نے بیان دیا کہ

''اگر پلان پر عمل درآمد ہو جاتا ہے تو دس سال کے بعد مسلم اکثریتی علاقوں کو علیحدہ آزاد مملکت بنانے کا موقع مل جائیگا۔''

کانگرس کا فیصلہ:

کانگرسی لیڈر بہت الجھ گئے۔ وہ قائداعظم کے تدبر، دوراندیشی اور موقف منوانے کی صلاحیتوں سے آگاہ تھے۔ بڑے غوروفکر کے بعد کانگرس نے آدھا پلان ماننے کا اعلان کر دیا۔ وہ عبوری حکومت کی تشکیل اور آئین سازی پر تو راضی ہوگئی لیکن اس نے صوبوں کی گروپ بندی کو مسترد کر دیا۔

برطانوی حکومت کی ناانصافی:

قائداعظم نے وائسرائے اور کابینہ مشن کے ارکان کو کہا کہ وہ پلان کو مکمل طور پر نافذ کر دے کیونکہ ایک بڑی جماعت یعنی مسلم لیگ نے اسے قبول کر لیا تھا۔ حکومت اپنے وعدے سے مکر گئی اور کانگرس کے بغیر عبوری حکومت کی تشکیل پر رضامند نہ ہوئی۔ عملاً حکومت نے کانگرس سے خوف زدہ ہو کر اصولوں سے انحراف کیا۔ اور نہرو کی قیادت میں عبوری حکومت کے قیام کا اعلان کر دیا۔

☆☆☆☆☆

سوال نمبر 4۔ جون 1947 کے منصوبے کے اہم نکات بیان کریں؟

جواب

3 جون 1947 کا منصوبہ

قائداعظم نے عبوری حکومت میں تو مسلم لیگ کو شریک ہونے کی اجازت دے دی لیکن قائداعظم پورے پلان پر عمل درآمد چاہتے تھے۔ اس طرح آئین سازی کا عمل جاری نہ ہو سکا اقتدار کی منتقلی کے آخری مرحلے پر عمل درآمد کے لیے برطانوی حکومت نے لارڈ ویول کی جگہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو مارچ 1947ء میں وائسرائے ہند بنا کر بھیجا۔ ماؤنٹ بیٹن اور لیڈی ماؤنٹ بیٹن کے نہرو خاندان سے ذاتی تعلقات تھے۔ 3 جون 1947ء کو کانفرنس کا دوسرا اجلاس منعقد ہوا اور تمام راہنماؤں نے منصوبے کی منظوری دے دی۔

3 جون 1947 کے منصوبے کے اہم نکات اور اس پر عمل

حکومت نے تقسیم برصغیر کا فیصلہ کر لیا۔ دو مملکتوں کے قیام کا اصولی موقف تسلیم کر لیا مختلف صوبوں اور ریاستوں کے مستقبل کے بارے میں لائحہ عمل مرتب کیا۔

صوبہ پنجاب اور صوبہ بنگال:

صوبہ پنجاب اور صوبہ بنگال کی صوبائی اسمبلیوں کی مسلم لیگ اکثریت اور غیر مسلم اکثریت کے اضلاع کے نمائندے الگ الگ کثرت رائے سے اس بات کا فیصلہ کریں گے کہ وہ اپنے صوبوں کی تقسیم چاہتے ہیں یا نہیں۔ اگر دونوں میں سے ایک گروپ نے بھی تقسیم کے حق میں فیصلہ دے دیا تو ایک حد بندی کمیشن مقرر کیا جائے گا جو سرحدوں کا تعین کرے گا

پنجاب: پنجاب کو تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا گیا تو یہ کام ایک حد بندی کمیشن کے سپرد ہوا۔ کمیشن کا سربراہ ایک برطانوی وکیل سر ریڈ کلف کو بنایا گیا۔ دو مسلمان جج جسٹس شاہ دین محمد اور جسٹس محمد منیر مسلمانوں کی طرف سے اور دو غیر مسلم جج جسٹس مہر چند مہاجن اور جسٹس تیجا سنگھ غیر مسلموں کی طرف سے مقرر کیے گئے۔

سر ریڈ کلف نے لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے زیر اثر غیر منصفانہ فیصلے کیے۔ ضلع گورداسپور مسلمان اکثریتی ضلع تھا لیکن اس کی تین تحصیلیں بھارت میں شامل کر دی گئیں۔ ضلع جالندھر اور ضلع فیروز پور کے مسلم اکثریتی علاقے بھی پاکستان کے حوالے نہ کیے گئے۔ مادھو پور ہیڈ ورکس بھارت کو دے کر پاکستان سے ناانصافی کی گئی۔

بنگال: صوبہ بنگال کے لیے بنائے گئے حد بندی کمیشن کا سربراہ بھی سر ریڈ کلف تھا۔ اس کی مدد کے لیے مسلمانوں کی جانب سے جسٹس ابو صالح محمد اکرم اور جسٹس ایس۔ اے۔ رحمان جبکہ غیر مسلموں کی طرف سے جسٹس سی۔ سی۔ بسواس اور جسٹس بی۔ کے۔ مکر جی کو لیا گیا۔

بنگال میں بہت سے مسلم اکثریتی علاقے بھارت کو سونپ دیے گئے۔ کلکتہ، مرشد آباد اور ندیا پور کے مسلم اکثریتی اضلاع سے پاکستان کو محروم کر دیا

گیا۔بہر حال صوبہ بنگال کا مشرقی حصہ پاکستان میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

شمالی مغربی سرحدی صوبہ (صوبہ خیبر پختونخوا)

شمالی مغربی سرحدی صوبہ کے عوام استصواب رائے سے براہ راست فیصلہ کریں گے کہ وہ پاکستان میں شامل ہونا چاہتے ہیں یا ہندوستان میں۔قبائلی علاقوں کے ساتھ سیاسی مسائل استصواب رائے کے بعد بننے والی حکومت خود طے کرے گی۔استصواب رائے گورنر جنرل خود کروائے گا اور اس کے لیے اسے صوبائی حکومت کا تعاون حاصل ہوگا۔

شمالی مغربی سرحدی صوبے (صوبہ خیبر پختونخوا) میں استصواب رائے کروایا گیا۔عوام کی اکثریت نے اپنا فیصلہ پاکستان کے حق میں دیا۔اس طرح شمالی مغربی سرحدی صوبہ (صوبہ خیبر پختونخوا) پاکستان کا حصہ بن گیا۔

صوبہ سندھ

صوبہ سندھ کی اسمبلی کے ارکان اپنے صوبے کے مستقبل کا فیصلہ کریں گے اور طے کیا جائے گا کہ وہ دونوں میں سے کس ملک سے الحاق چاہتے ہیں۔
الیکشن میں سندھ اسمبلی کے یورپی ارکان کو اظہار رائے کے کا حق حاصل نہیں ہوگا۔

سندھ صوبائی اسمبلی کے ممبران کی واضح اکثریت نے بھی پاکستان کے حق میں فیصلہ دیا جس سے صوبہ سندھ پاکستان کا حصہ بن گیا۔

بلوچستان

بلوچستان کو ابھی تک صوبہ کا درجہ نہیں ملا تھا اس لیے منصوبے کے مطابق کوئٹہ میونسپلٹی اور علاقے کے شاہی جرگے کے ارکان کی رائے طلب کی جائے گی۔سرکاری ارکان کو رائے دہی میں شامل نہیں کیا جائے گا۔

کوئٹہ میونسپلٹی کے ممبران اور شاہی جرگے نے اتفاق رائے سے قائداعظم کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے پاکستان میں شامل ہونے کا فیصلہ کرلیا۔اس طرح بلوچستان پاکستان میں شامل ہو گیا۔

ضلع سلہٹ

آسام کا ضلع سلہٹ مسلم آبادی کا ضلع تھا۔منصوبے کے مطابق سلہٹ میں استصواب رائے کرائے جانے کا فیصلہ ہوا اور استصواب رائے صوبہ بنگال کی دو حصوں میں تقسیم کے بعد ہوگا۔اگر عوام کی اکثریت نے مشرقی بنگال میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا تو وہ پاکستان کا حصہ بن جائیں گے۔
ضلع سلہٹ میں استصواب رائے میں عوام نے پاکستان کے حق میں فیصلہ دیا اور سلہٹ پاکستان کا حصہ بن گیا

غیر مسلم اکثریتی صوبے

سلہٹ کے علاوہ باقی پورا آسام بھارت کا حصہ بنے گا۔اسی طرح بہار، اڑیسہ، یو۔پی، سی۔پی، بمبئی (ممبئی) اور مدراس بھارت میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

دیسی ریاستیں

برصغیر میں 635 دیسی ریاستیں تھیں جن کے حکمران نواب اور راجا تھے ریاستوں کو اختیار دیا گیا کہ وہ اپنے مستقبل کا خود فیصلہ کرلیں۔
ریاستوں میں سے بہت بڑی تعداد نے از خود دونوں ممالک میں سے کسی ایک ملک سے الحاق کرلیا۔ریاست جموں وکشمیر، ریاست حیدرآباد دکن، ریاست جوناگڑھ، منگرول اور ریاست مناوادر کا فیصلہ نہ ہو سکا۔انڈیا نے بعد ازاں فوج کشی کر کے ان ریاستوں پر قبضہ کرلیا۔ریاست جموں وکشمیر کے علاوہ باقی ریاستوں میں مسلمان اقلیت میں تھے اس لیے پاکستان نے صرف مسلم اکثریتی ریاست جموں وکشمیر کے حوالے سے عوامی حقوق کا سوال اٹھایا۔

☆☆☆☆☆

سوال نمبر 5۔ ہندوستان میں انگریز نو آبادیاتی نظام کا حال بیان کیجئے۔

جواب

نو آبادیاتی نظام

یورپی اقوام نے ایشیا اور افریقہ کے دیگر ممالک پر اپنا اقتدار قائم کر کے جو نظام حکومت قائم کیا اسے نو آبادیاتی نظام کہتے ہیں۔

بنیادی مقصد:

نو آبادیاتی نظام بنیادی طور پر غیر ملکی حکمرانوں کے مفادات کی حفاظت اور فروغ کے لیے قائم کیا جاتا ہے۔ اس کا ایک مقصد یہ ہوتا ہے کہ دوسرے ممالک میں اپنا اقتدار قائم کر کے وہاں کے وسائل کو حاکم قوم اپنے فائدے کے لیے استعمال کرے۔

ہندوستان میں انگریزوں کا نو آبادیاتی نظام

ہندوستان میں انگریزوں کے نو آبادیاتی نظام کی تفصیل درج ذیل ہے۔

واسکوڈے گاما:

1498ء میں پرتگالی جہاز ران واسکوڈے گاما، راس امید کا چکر کاٹ کو شرقی افریقہ کے ساحل پر پہنچا۔ وہاں سے ایک عرب جہاز ران کی مدد حاصل کر کے وہ جنوبی برصغیر کی بندرگاہ کالی کٹ پہنچا۔ کالی کٹ کے ہندو راجا نے پرتگالی جہاز رانوں کی خوب آؤ بھگت کی اور تجارت کے لیے خاصی مراعات دیں۔ آہستہ آہستہ پرتگالیوں نے یہاں آ کر آباد ہونا شروع کر دیا۔

ولندیزی، ہسپانوی، فرانسیسی:

یورپ کی دوسری اقوام خصوصاً ولندیزی، ہسپانوی، فرانسیسی اور انگریز نے بھی دوسرے براعظموں میں قدم جمانے شروع کر دیے۔ پہلے ان اقوام نے تجارت کا نام لے کر مقامی آبادی کو لوٹا پھر آہستہ آہستہ اپنے قدم مضبوطی سے جمانے شروع کر دیے۔ اس طرح انھوں نے اپنی نو آبادیات قائم کر لیں۔ افریقہ اور ایشیا میں رہنے والے مسلمانوں کی غلامی کے دور کا آغاز یہیں سے ہوا۔

پرتگالیوں کا قبضہ:

برصغیر میں واسکوڈے گاما کی آمد کے بعد یورپی تاجروں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ سولھویں صدی عیسوی میں چونکہ مقامی حکمرانوں میں نفاق تھا۔ اور ان کی فوجی قوت بھی بہت کمزور تھی۔ اس لیے پرتگالیوں نے گوا (بھارت) اور اردگرد کے ساحلی علاقوں پر قبضہ کر لیا۔ انھوں نے ان علاقوں کے باشندوں پر کافی ظلم کیے اور خوب دولت سمیٹی۔

انگریزوں کے حملے:

پرتگالیوں کی دیکھا دیکھی یورپ کی کئی دیگر اقوام نے بھی برصغیر سے تجارت شروع کی۔ ان میں فرانسیسی اور انگریز قابل ذکر ہیں۔ فرانسیسیوں نے انگریزوں کی طرح تجارت کی غرض سے پانڈی چری (بھارت) کے ساحلی علاقے میں قدم جمانے شروع کر دیے اور تجارت کے ساتھ ساتھ برصغیر میں اپنا اقتدار قائم کرنا شروع کیا۔ انگریزوں کے سامنے فرانسیسیوں کی زیادہ نہ چل سکی۔ انگریزوں نے فرانسیسیوں کو برصغیر سے نکال دیا اور وہ اپنے اقتدار کو تیزی سے بڑھانے لگے۔

ایسٹ انڈیا کمپنی:

برطانیہ کی ایسٹ انڈیا کمپنی نے مغل بادشاہ جہانگیر سے 1609ء میں برصغیر میں تجارت کی اجازت حاصل کرنے کی درخواست کی کیپٹن ہاکنز نے سورت

کے مقام پر تجارتی کوٹھی قائم کی۔ 1613 میں جہانگیر نے چنائی میں مزید تجارتی کوٹھیاں قائم کرنے کی اجازت دی۔ انگریز ڈاکٹر نے جہانگیر کی بیٹی کا علاج کیا ڈاکٹر کی سفارش پر کمپنی کے ٹیکس معاف کر دیے گئے۔ 1680 میں عالمگیر نے دوبارہ سوت میں تجارتی کوٹھی قائم کرنے کی اجازت دی۔

جنگ پلاسی:

اٹھارھویں اور انیسویں صدی عیسوی میں انگریزوں نے مقامی حکمرانوں کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سازشوں سے برصغیر کے بیشتر علاقوں کو اپنے قبضے میں کرلیا۔ انگریزوں کے نوآبادیاتی اقتدار میں تیزی سے اضافہ 1757ء کی جنگ پلاسی سے ہوا جب انھوں نے میر جعفر کو اپنے ساتھ ملا کر بنگال کے حکمران نواب سراج الدولہ کو شکست دی۔ 1764 میں بکسر کی لڑائی میں مغل بادشاہ شاہ عالم ثانی اور میر قاسم کو شکست دے کر انگریزوں نے اودھ اور بنگال پر قبضہ کرلیا۔

میسور کی لڑائی:

میسور کی طاقتور مسلمان ریاست کے حاکم حیدر علی نے انگریزوں کی بڑھتی ہوئی طاقت کا جواں مردی سے مقابلہ کیا۔ حیدر علی کی وفات کے بعد ان کے بیٹے سلطان فتح علی خان ٹیپو نے انگریزوں کے خلاف جہاد جاری رکھا۔ انگریزوں نے نظام حیدر آباد اور مرہٹوں سے ساز باز کر کے 1799ء میں میسور کی لڑائی میں سلطان ٹیپو کو شہید کر دیا۔ سلطان ٹیپو کی شہادت کے بعد میسور کے علاقے پر انگریزوں کا قبضہ ہوا اور انگریز برصغیر کے مغربی علاقوں یعنی پنجاب اور سرحد (خیبر پختونخوا) تک پہنچ گئے۔

جنگ آزادی:

1857ء میں برصغیر کے رہنے والوں نے انگریزوں کی حکومت کو ختم کر کے اپنی آزادی اور خودمختاری بحال کرنے کی کوشش کی مگر انہیں ناکامی ہوئی۔ اس طرح برصغیر پر انگریزوں کا نوآبادیاتی راج مکمل طور پر قائم ہو گیا۔

پاکستان کی آزادی:

1858ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی کو ختم کر دیا گیا اور برصغیر کو تاج برطانیہ کی براہِ راست عمل داری میں دے دیا گیا۔ برصغیر میں حکومت برطانیہ کا نوآبادیاتی راج 1947 تک قائم رہا۔ 14 اگست 1947 کو برطانوی راج ختم ہوا۔ اس طرح پاکستان اور بھارت آزاد ممالک کے طور پر قائم ہوئے۔

حاصل کلام

برصغیر کی مقامی طاقتیں کمزور منصوبہ بندی، محدود وسائل اور اندرونی سازشوں کی وجہ سے بیرونی طاقتوں کا مقابلہ نہ کرسکیں اور برصغیر میں 1857 سے لے کر 1947 تک (90) سال انگریز نوآبادیاتی نظام قائم رہا۔

سوال نمبر 6۔ قیام پاکستان میں قائداعظم کا کردار بیان کریں۔

جواب

قیام پاکستان میں قائداعظم کا کردار

قیام پاکستان میں قائداعظم کے کردار کی تفصیل بیان کرنے سے پہلے ان کے حالات زندگی کا مختصر ذکر درج ذیل ہے۔

قائداعظم کے حالات زندگی

یوں دی ہمیں آزادی کہ دنیا ہوئی حیران
اے قائداعظم تیرا احسان ہے احسان

قائداعظم محمد علی جناح 25 دسمبر 1876ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام پونجا جناح تھا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل

کی۔ 1892ء میں میٹرک کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لیے آپ لندن چلے گئے وہاں لنکن ان کالج (موجودہ یونیورسٹی) میں قانون کی تعلیم حاصل کی۔ 1896ء میں بمبئی (ممبئی) میں وکالت شروع کر دی۔ 1913ء میں مسلم لیگ کی رکنیت اختیار کی ظہور پاکستان کے بعد پاکستان کے پہلے گورنر جنرل مقرر ہوئے۔ 11 ستمبر 1948ء کو کراچی میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔

قائداعظم کی خدمات

سفیر امن:

1916ء میں قائداعظم نے میثاق لکھنو کے تحت دونوں قوموں (ہندوؤں اور مسلمانوں) کو آپس میں متحد کر دیا۔ مسلمانوں کے لیے ہندوؤں سے جداگانہ انتخاب کا حق منوالیا اور سفیر امن کا خطاب پایا۔

دستوری اصلاحات:

آپ نے 1913ء میں ہندو راہنما گوکھلے کے ساتھ مل کر برطانیہ میں نئی دستوری اصلاحات کا مطالبہ کیا، پھر 1919ء کی دستوری اصلاحات کے لیے قائداعظم کی کوششیں بڑی اہمیت کی حامل ہیں۔

رولٹ ایکٹ کی مذمت:

1919ء میں سر سڈنی رولٹ نے ایک ایکٹ پاس کروایا جسے رولٹ ایکٹ کا نام دیا گیا۔ یہ ایک کالا قانون تھا اس میں انتظامیہ کو لامحدود اختیارات دیے گئے اور شہریوں کے حقوق پامال کیے گئے۔ قائداعظم نے اس کے خلاف آواز بلند کی اور حکومت برطانیہ سے کہا کہ جو قوم امن کے زمانے میں کالے قانون بناتی ہے وہ مہذب قوم نہیں ہو سکتی۔

تجاویز دہلی:

1927ء تجاویز دہلی میں قائداعظم نے جداگانہ انتخاب کے حق سے دستبردار ہو کر کانگرس سے تعاون کا عندیہ دیا جو پورا نہ ہو سکا۔

چودہ نکات:

1928ء میں نہرو رپورٹ کو مسترد کر کے 1929ء میں چودہ نکات پیش کیے جن سے مسلمانوں کی منزل متعین ہوگئی۔

گول میز کانفرنس:

1930-31ء میں شرکت کر کے مسلمانوں کے قومی تشخص کو برقرار رکھا۔

مسلم لیگ کی قیادت:

مسلم لیگ کی قیادت سنبھالنے کے بعد مردہ مسلم لیگ میں جان ڈال کر تحریک آزادی کو آگے بڑھایا۔

یوم نجات:

1937ء میں کانگرس نے اکثریت کے بل بوتے پر 11 میں سے 7 صوبوں میں اپنی وزارتیں تشکیل دیں اور مسلمانوں کو معاشرتی اور سیاسی لحاظ سے تباہ کرنے کی کوشش کی۔ آپ نے اپنی سیاسی بصیرت سے ان سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور بالآخر کانگرس نے وزارتوں سے استعفیٰ دے دیا۔ لہذا آپؒ نے اظہار تشکر کے لیے 22 دسمبر 1939ء کو مسلمانوں سے یوم نجات منانے کی اپیل کی۔

متفقہ لیڈر:

اکتوبر 1937ء میں لکھنؤ میں مسلم لیگ کے اجلاس میں قائداعظم کو متفقہ طور پر مسلمانوں کا لیڈر تسلیم کر لیا گیا جس کے بعد آپؒ نے ملک گیر ہنگامی دورے کیے۔

قرارداد لاہور:

1940ء میں منٹو پارک (موجودہ اقبال پارک) میں مسلم لیگ کے اجلاس میں اپنے خطاب میں آپ نے دوقومی نظریے کی وضاحت کی جو پاکستان کی بنیاد بنا۔

مفاہمتی پالیسی:

آپؒ نے 1940ء سے 1945ء کے درمیانی عرصہ میں ایک طرف حکومت اور سیاسی جماعتوں کے درمیان اور دوسری طرف مسلم لیگ اور کانگرس کے درمیان مفاہمت پیدا کرنے کی کئی کوششیں کیں جن میں کرپس مشن، جناح گاندھی مذاکرات اور شملہ کانفرنس وغیرہ قابل ذکر ہیں

انتخابات میں کامیابی:

46-1945 کے مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات میں کامیابی قائداعظم ہی کی محنت کا ثمر ہے۔

قیام پاکستان:

انھوں نے دونوں قوموں (انگریزوں وہندوؤں) کی سازشوں کا جال ختم کردیا۔آخر کار لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے 3جون، 1947ء کا منصوبہ پیش کر کے قیام پاکستان کی حامی بھر لی اور 14اگست 1947ء کو پاکستان عالم وجود میں آ گیا۔

حاصل کلام:

قائداعظم کی شخصیت نے جنوبی ایشیا کے مسلمانوں کی تقدیر بدل دی۔انگریزوں اور ہندوں کو ہندوستان کی تقسیم کرنے پر مجبور کر دیا۔

ہم لائے ہیں طوفان سے کشتی نکال کے
اس ملک کو رکھنا میرے بچو سنبھال کے

☆☆☆☆☆

سوال نمبر 7۔ درج ذیل پر نوٹ لکھیں۔

(الف) کرپس مشن (ب) شملہ کانفرنس

جواب

کرپس مشن 1942

1942ء میں حکومت برطانیہ نے سرسٹیفورڈ کرپس کی قیادت میں ہندوستان کی سیاسی اور آئینی مسائل کے حل کے لیے ایک مشن برصغیر بھیجا جسے کرپس مشن کہتے ہیں۔

کرپس مشن کا کی تجاویز

☆ جنگ کے بعد برصغیر تاج برطانیہ کے ماتحت ہوگا لیکن اندرونی اور بیرونی معاملات میں برطانوی حکومت کسی طرح کی دخل اندازی سے گریز کرے گی۔

☆ دفاع، امور خارجہ ، مواصلات وغیرہ سمیت تمام شعبے ہندوستانیوں کے سپرد کیے جائیں گے۔

☆ آئین سازی کے لیے ایک مرکزی اسمبلی منتخب کی جائے گی جس کے چناؤ کا اختیار صوبائی قانون ساز اسمبلیوں کے ارکان کو حاصل ہوگا۔آئین مکمل ہو گیا تو اسے ہر صوبے کی توثیق کے لیے بھیجا جائے گا۔جو صوبے آئین کو پسند نہیں کریں گے وہ بااختیار ہوں گے کہ مرکز سے علیحدہ ہو کر اپنی آزاد حیثیت قائم کرلیں۔اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے مناسب اقدام اٹھائے جائیں گے۔

مسلم لیگ کا ردعمل:

کرپس مشن تجاویز میں مسلم لیگ کا الگ وطن کا مطالبہ ماننے کا اشارہ موجود تھا یعنی مسلم اکثریت والے صوبے آئین کو مسترد کر کے اپنی جداگانہ حیثیت قائم کر سکتے تھے۔یوں پاکستان کی تخلیق کا امکان موجود تھا۔اقلیتوں کے حقوق کے حوالے سے بھی مسلم لیگ نے اپنے اطمینان کا اظہار کیا۔

کافی غور و فکر کے بعد قائداعظم اور آل انڈیا مسلم لیگ نے اس بنیاد پر کرپس تجاویز کو ماننے سے انکار کر دیا کہ پاکستان کے مطالبے کو صاف صاف الفاظ میں اور فوری طور پر تجاویز میں تسلیم نہیں کیا گیا تھا۔ کیونکہ برصغیر کے مسلمان قرارداد پاکستان میں ہندوستان کی تقسیم کا مطالبہ کر چکے تھے۔

کانگرس کا ردعمل:

گاندھی اور ان کی سیاسی جماعت انڈین نیشنل کانگرس نے بھی تجاویز کو مسترد کر دیا۔ انھوں نے صوبوں کو آئین کے مسترد کرنے والے اختیار کو سخت ناپسند کیا۔ تقسیم کے حوالے سے کسی بھی قسم کی واضح یا مبہم تجویز کو کانگرس ماننے پر آمادہ نہیں تھی۔ کیونکہ جنگ عظیم دوم (45-1939) میں انگریزوں کے اکھڑتے ہوئے پاؤں دیکھ کر کانگریس طے کر چکی تھی کہ اب برصغیر کے مستقبل کا فیصلہ انگریزوں کی بجائے جاپانی کریں گے۔

حاصل کلام:

کرپس نے تمام سیاسی پارٹیوں کو چند نکات پر متفق کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔ کرپس نے ناکامی کی ذمہ داری خود قبول کر لی اور کسی جماعت کو اس کا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا

☆☆☆☆☆

(ب) شملہ کانفرنس (1945)

ویول پلان پر غور کرنے کے لیے مختلف سیاسی جماعتوں کے ارکان کو 1945 میں شملہ کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی گئی لہٰذا شملہ کانفرنس کی تفصیل بیان کرنے کی بجائے ویول پلان کے بارے میں جاننا ضروری ہے۔

ویول پلان:

مستقبل کا دستور برصغیر کی تمام سیاسی طاقتوں کی مرضی سے بنایا جائے گا۔

گورنر جنرل کی انتظامی کونسل بنائی جائے گی اور کونسل میں برصغیر کی سیاسی قوتوں کے نمائندے شریک کیے جائیں گے۔ ان میں چھ ہندو اور پانچ مسلمان ہوں گے۔

گورنر جنرل اپنی انتظامی کونسل کی صدارت کرے گا اور کمانڈر انچیف کے علاوہ دوسرے تمام ارکان کونسل کا تعلق برصغیر سے ہوگا۔ ارکان کا چناؤ گورنر جنرل کرے گا۔

مرکز میں انتظامی کونسل کو تشکیل دینے کے بعد تمام صوبوں میں بھی انتظامی کونسلیں منظم کی جائیں گی۔

شملہ کانفرنس کا انعقاد:

ویول پلان پر غور کرنے کے لیے مختلف سیاسی جماعتوں کے ارکان کو 1945ء میں شملہ کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی گئی۔

کانفرنس کے شرکا:

☆ کانفرنس میں کانگرس کی طرف سے پنڈت نہرو، ابوالکلام آزاد اور بلدیو سنگھ

☆ مسلم لیگ کی طرف سے قائداعظم، لیاقت علی خاں اور سردار عبدالرب نشتر

☆ تمام صوبوں کے وزرائے اعلیٰ یونینیسٹ اور دیگر پارٹیوں کے نمائندے شریک ہوئے۔

کانفرنس کی ناکامی:

بڑی توقعات کے ساتھ شملہ کانفرنس منعقد ہوئی کانگرس خوش تھی کہ اسے حکومت سازی کا موقع ملنے والا تھا۔ البتہ اس نے کانفرنس میں شرکت سے پہلے ہی وضاحت کر دی تھی کہ وہ برصغیر کی تقسیم کے کسی فارمولے کو نہیں مانے گی۔ وائسرائے کی ڈیفنس کونسل پر گفتگو کا آغاز ہوا تو پانچ مسلمان ارکان کی نامزدگی کا مسئلہ درپیش ہوا۔ قائداعظم نے موقف اختیار کیا کہ **پانچوں مسلم ارکان کو مسلم لیگ نامزد کرے گی**۔ کانگرس چاہتی تھی کہ ایک مسلمان نشست اسے ملے اور اس پر **ابوالکلام** آزاد کا تقرر ہو۔ قائداعظم ڈٹ گئے کیونکہ وہ صرف اور صرف مسلم لیگ کو مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت منوانا چاہتے تھے۔ وائسرائے نے ابوالکلام آزاد کی بجائے پنجاب کے وزیر اعلیٰ اور یونینیسٹ پارٹی کے سربراہ **ملک خضر حیات** کی نامزدگی پر قائداعظم کو راضی کرنا چاہا لیکن وہ اپنے موقف پر قائم رہے۔ وہ چاہتے تھے کہ حکومت اور کانگرس صرف مسلم لیگ کو مسلمانوں کی نمائندگی کرنے کا حق دار مان لیں۔ تینوں فریق متفق نہ ہو سکے اور شملہ کانفرنس کوئی نتیجہ اخذ کیے بغیر ختم ہو گئی۔

قائداعظم کا موقف:

قائداعظم نے کہا کہ شملہ کانفرنس میں پیش ہونے والا ویول پلان دراصل وائسرائے اور گاندھی کا پھیلایا گیا مشترکہ جال تھا۔ اگر مسلم لیگ پلان قبول کر لیتی تو اسے پاکستان کے حصول میں کبھی کامیابی نہ ہوتی۔

قائداعظم کے موقف کی صداقت:

قائداعظم کا موقف درست ثابت ہوا کیونکہ آنے والے سال میں ہونے والے عام انتخابات 46-1945ء کے نتائج نے ثابت کر دیا کہ مسلمان صرف اور صرف مسلم لیگ کے ساتھ تھے۔ انھوں نے کانگرس، یونینیسٹ پارٹی اور مسلم مذہبی جماعتوں کو مسترد کرتے ہوئے مسلم لیگ کو ووٹ دے کر اپنی مکمل نمائندگی کا اختیار دے دیا۔ انتخابی نتائج نے قائداعظم کی فراست اور ان کے موقف کی صداقت کا ثبوت فراہم کر دیا۔

☆☆☆☆☆

سوال نمبر 8۔ درج ذیل پر نوٹ لکھیں۔

**(الف) سی آر فارمولا		(ب) کرپس مشن اور کابینہ مشن کا تقابلی جائزہ**

جواب:

(الف) سی۔آر۔فارمولا

سی آر فارمولا کی وضاحت یوں بیان کی جا سکتی ہے۔

تعارف:

جب انگریز حکومت نے گاندھی کی ہندوستان چھوڑ دو تحریک کو سختی سے کچل دیا اور اسے جیل میں ڈال دیا تو اس کی تحریکوں میں جان نہ رہی گاندھی نے چکرورتی راج گوپال اچاریہ کو استعمال کیا۔ انہوں نے ایک فارمولا پیش کیا جسے سی آر فارمولا کہتے ہیں۔

فارمولے کی حتمی شکل:

مارچ 1944ء میں گاندھی اور راج گوپال اچاریہ نے ایک فارمولے کو حتمی شکل دی۔ جیل سے ہی ہندو مسلم مسائل پر گاندھی اور قائداعظم کے

درمیان خط و کتابت جاری رہی۔

قائداعظم کو فارمولے سے آگاہی:

قائداعظم کو فارمولے کی تفصیلات سے 8 اپریل 1944 کو آگاہ کیا گیا۔سی۔آر۔فارمولے کے اہم نکات درج ذیل تھے۔

فارمولا کے اہم نکات:

سی آر فارمولا کے اہم نکات درج ذیل ہیں۔

یہ فارمولا کانگرس اور مسلم لیگ کے درمیان **سمجھوتے کی وہ بنیاد** ہے جس پر گاندھی اور قائداعظم متفق ہوں گے اور وہ اپنی اپنی جماعتوں سے منظور کرانے کی کوشش کریں گے۔

جنگ عظیم دوم ختم ہوگی تو ایک مخصوص کمیشن قائم کیا جائے گا جو ہندوستان کے شمال مشرق اور شمال مغرب کے ایسے متصل اضلاع کی حدود کا تعین کرے گا جہاں مسلمانوں کی قطعی اکثریت ہے۔علیحدہ مملکتوں کے قیام کا فیصلہ ہوا تو **سرحدوں پر رہائش پذیر عوام** دونوں میں سے کسی ایک ریاست میں شامل ہونے کا فیصلہ کریں گے۔

آل انڈیا مسلم لیگ ہندوستان کی آزادی کی حمایت کرتی ہے اور وہ اس بات سے بھی اتفاق کرتی ہے کہ وہ **عبوری حکومت** کے قیام میں آل انڈیا نیشنل کانگرس کے ساتھ مل کر کام کرے گی۔

اگر **استصواب رائے** کا فیصلہ ہوا تو سیاسی جماعتوں کو عوام کے سامنے اپنا اپنا موقف پیش کرنے اور انھیں اپنے حق میں قائل کرنے کے لیے مہم چلانے کا اختیار ہوگا اور وہ پورا پراپیگنڈہ کر سکیں گے۔

اگر علیحدہ مملکتوں کے قیام کا فیصلہ ہوا تو دونوں فریق ریاستی اور حکومتی امور پر باہم **معاہدوں پر دستخط** کریں گے۔

اگر **آبادی کا تبادلہ** کرنا مقصود ہو تو صرف رضا کارانہ بنیادوں پر ہوگا۔

فارمولے پر عمل صرف اسی صورت ہوگا اگر حکومت برطانیہ ہندوستان پر حکومت کرنے کے حق سے دستبردار ہو جائے اور سارے اختیارات مقامی لوگوں کو منتقل ہو جائیں۔

قائداعظم کا ردعمل

قائداعظم نے مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے مشورے سے سی آر فارمولے کو مسترد کر دیا۔

☆☆☆☆☆

(ب) کرپس مشن اور کابینہ مشن کا تقابلی جائزہ

کرپس مشن 1942	کابینہ مشن 1946	تقابلی جائزہ
1۔ جنگ کے بعد برصغیر تاجِ برطانیہ کے ماتحت ہوگا لیکن اندرونی اور بیرونی معاملات میں برطانوی حکومت کسی طرح کی دخل اندازی سے گریز کرے گی۔	1۔ برصغیر کو ایک یونین کی شکل دی جائے گی۔ یونین میں کئی صوبے اور متعدد ریاستیں شامل ہوں گی۔ ایک وفاق بنایا جائے گا۔ مرکز کے پاس دفاع، امور خارجہ اور مواصلات کے محکمے ہوں گے۔ مرکز کو محصولات عائد کرنے کا اختیار ہوگا۔ باقی امور صوبوں کے حوالے کردیے جائیں گے۔	1۔ کرپس مشن میں صرف ایک رکن پر مشتمل تھا جبکہ کابینہ مشن میں تین ارکان شامل تھے
2۔ دفاع، امورِ خارجہ، مواصلات وغیرہ تمام شعبے ہندوستانیوں کے سپرد کر دیے جائیں گے۔	2۔ صوبوں کو درج ذیل تین گروپوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ گروپ اے: بمبئی (ممبئی) مدارس ، یو۔ پی، بہار، اڑیسہ، سی۔ پی گروپ بی: پنجاب، سرحد (خیبر پختونخوا) سندھ گروپ سی: بنگال، آسام یہ ایک نئی نوعیت کا وفاق ہوگا جس میں مرکزی تنظیم، صوبائی تنظیم اور گروپ تنظیم بنائی جائے گی۔ صوبے اور ریاستیں مرکزی قانون ساز اسمبلی اور کابینہ میں نشستیں حاصل کریں گے۔ اس کا دارومدار اُن کی آبادی پر ہوگا۔ آبادی کے تناسب کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہر صوبہ کو نمائندگی دی جائے گی۔	2۔ دونوں مشنوں میں مستقبل کی ریاستوں کا خاکہ موجود تھا۔ کرپس مشن میں کہا گیا جو صوبے آئین کو پسند نہیں کریں گے وہ بااختیار ہوں گے کہ مرکز سے علیحدہ ہوکر اپنی آزاد حیثیت قائم کرلیں۔ کابینہ مشن میں گروپ بی اور گروپ سی کی صورت میں برصغیر کی تقسیم کا واضح تصور دیا گیا۔
3۔ آئین سازی کے لیے ایک مرکزی اسمبلی منتخب کی جائے گی جس کے لیے چناؤ کا اختیار صوبائی قانون ساز اسمبلیوں کے ارکان کو حاصل ہوگا۔ آئین مکمل ہوگیا تو اسے ہر صوبے کی توثیق کے لیے بھیجا جائے گا۔ جو صوبے آئین کو پسند نہیں کریں گے وہ بااختیار ہوں گے کہ وہ مرکز سے علیحدہ ہوکر اپنی آزاد حیثیت قائم کرلیں۔	3۔ صوبائی اسمبلیوں کے ارکان مرکزی آئین ساز اسمبلی کا انتخاب کرینگے۔ مرکزی آئین ساز اسمبلی پورے برصغیر کے لیے آئین تشکیل دے گی۔ مرکزی آئین بن جائے گا تو تینوں صوبائی گروپ اپنے اپنے آئین بنائیں گے۔	3۔ کرپس مشن کی تجاویز کے مطابق برصغیر تاجِ برطانیہ کے ماتحت ہوگا جبکہ کابینہ مشن کی تجاویز میں کہا گیا کہ برصغیر کو ایک یونین کی شکل دی جائے گی

{اضافی سوالات}

1۔ آبادی کے لحاظ سے دنیا کا دوسرا بڑا ملک ہے۔

(الف) چین (ب) روس (ج) بھارت (د) امریکہ

2۔ پاکستان کی کل آبادی ہے۔

(الف) 177.1 ملین (ب) 177.2 ملین (ج) 178.1 ملین (د) 179.1 ملین

3۔ بھارت اور پاکستان کے مابین اب تک جنگیں ہو چکی ہیں۔

(الف) 1 (ب) 2 (ج) 3 (د) 4

4۔ پاکستان اور چین کو ملاتی ہے۔

(الف) شاہراہ ریشم (ب) موٹروے (ج) ہائی وے (د) شاہراہ پاکستان

5۔ طبعی خدوخال کے لحاظ سے پاکستان کو کتنے حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(الف) 1 (ب) 2 (ج) 3 (د) 4

6۔ K-2 کی بلندی ہے۔

(الف) 8511 میٹر (ب) 8611 میٹر (ج) 8711 میٹر (د) 8811 میٹر

7۔ ہمالیہ کبیر کی مشہور چوٹی کا نام ہے۔

(الف) ترچ میر (ب) کے-ٹو (ج) نانگا پربت (د) کوہ سفید

8۔ کوہ نمک کا خوبصورت ترین مقام ہے۔

(الف) سکیسر (ب) ایوبیہ (ج) مری (د) کاغان

9۔ کوہ سفید کے جنوب میں بہتا ہے۔

(الف) دریائے گومل (ب) دریائے جہلم (ج) دریائے کابل (د) دریائے کرم

10۔ پاکستان میں سطح مرتفع کی تعداد ہے۔

(الف) 2 (ب) 3 (ج) 4 (د) 5

11۔ بلوچستان میں مشہور نمکین پانی کی جھیل ہے۔

(الف) ہامون مشخیل (ب) جھیل سیف الملوک (ج) حنا اوڑک (د) جھیل ناران

12۔ درجہ حرارت کے اعتبار سے پاکستان کے کتنے حصے ہیں۔

(الف) 2 (ب) 3 (ج) 4 (د) 5

13۔ سمندر میں گزرنے سے پہلے دریا کی شاخوں میں تقسیم ہو کر کونسی شکل بنا تا ہے۔

(الف) دائرہ (ب) ڈیلٹا (ج) مربع (د) لکیر

14۔ جنوبی پنجاب، سندھ اور بلوچستان میں سالانہ کتنے انچ بارش ہوتی ہے۔

(الف) 10　(ب) 12　(ج) 14　(د) 16

15۔ پاکستان کا شمالی حصہ کتنے اطراف سے پہاڑیوں میں گھرا ہوا ہے۔

(الف) چاروں اطراف سے　(ب) تین اطراف سے　(ج) دو اطراف سے　(د) ایک طرف سے

16۔ سکردو میں اوسط درجہ حرارت نقطہ انجماد سے کم ہوتا ہے۔

(الف) نومبر میں　(ب) دسمبر میں　(ج) جنوری میں　(د) فروری میں

17۔ پاکستان کے ساحلی علاقوں کا درجہ حرارت اوسطاً رہتا ہے۔

(الف) 12°C　(ب) 22°C　(ج) 32°C　(د) 42°C

18۔ موسم گرما کی مون سون ہوا سے مری اسلام آباد، راولپنڈی، جہلم، سیالکوٹ میں اوسط بارش ہوتی ہے۔

(الف) 50انچ　(ب) 40انچ　(ج) 30انچ　(د) 20انچ

19۔ موسم سرما میں شمال میں پہاڑی علاقوں کا درجہ حرارت گر جاتا ہے۔

(الف) ایک سے　(ب) منفی سے　(ج) دو سے　(د) نقطہ انجماد سے

20۔ پاکستان کو کتنے قدرتی خطے میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

(الف) 3　(ب) 4　(ج) 5　(د) 6

21۔ نیم مرطوب پہاڑی علاقے میں کتنے خطے شامل ہیں۔

(الف) 2　(ب) 3　(ج) 4　(د) 5

22۔ مینگرو کے جنگلات دریائے سندھ کے ڈیلٹا کے کس جانب ہیں۔

(الف) مشرق　(ب) مغرب　(ج) جنوب　(د) شمال

23۔ کراچی سے گوادر تک شاہراہ ہے۔

(الف) سپر ہائی وے　(ب) نیشنل ہائی وے　(ج) کوسٹل ہائی وے　(د) انڈس ہائی وے

24۔ پاکستان کا کتنے کروڑ ایکڑ رقبہ سیم تھور کا شکار ہے۔

(الف) ایک　(ب) دو　(ج) تین　(د) چار

25۔ ماحولیاتی آلودگی کتنی اقسام کی ہیں۔

(الف) ایک　(ب) دو　(ج) تین　(د) چار

26۔ کرۂ ارض کا کتنا حصہ پانی سے ڈھکا ہوا ہے۔

(الف) ایک چوتھائی　(ب) ایک تہائی　(ج) دو تہائی　(د) تین چوتھائی

27۔ کرۂ ارض پر موجود پانی کا کتنے فیصد انسانی استعمال کے لیے موجود ہے۔

(الف) دو فیصد　(ب) تین فیصد　(ج) چار فیصد　(د) پانچ فیصد

28۔ ہیضہ، ٹائیفائیڈ جیسی بیماریاں کس قسم کی آلودگی سے پھیل رہی ہیں۔
(الف) زمینی آلودگی (ب) فضائی آلودگی (ج) آبی آلودگی (د) شور آلودگی

29۔ زمین صحرا میں کیسے تبدیل ہوتی ہے۔
(الف) زمین میں زیادہ پانی لگانے سے (ب) زمین میں کم پانی لگانے سے
(ج) کبھی کبھی فصل اگانے سے (د) بار بار فصل اگانے سے

30۔ پاکستان کی ساحلی پٹی صوبہ سندھ میں بھارت کی سرحد سے شروع ہو کر مغرب میں کہاں تک ہے۔
(الف) کشمیر (ب) افغانستان تک (ج) چین تک (د) ایران تک

31۔ پاکستان کا پورا نام کیا ہے۔
(الف) پاکستان (ب) اسلامی جمہوریہ پاکستان (ج) عوامی جمہوریہ پاکستان (د) عوامی اسلامی پاکستان

32۔ پاکستان براعظم ایشیا کے کس حصے میں واقع ہے۔
(الف) مشرق (ب) مغرب (ج) شمال (د) جنوب

33۔ پاکستان کے مشرق میں کونسا ملک ہے۔
(الف) بھارت (ب) ایران (ج) چین (د) افغانستان

34۔ پاکستان کے مغرب میں کونسا ملک ہے۔
(الف) ایران (ب) چین (ج) بھارت (د) بحیرہ عرب

35۔ پاکستان کے جنوب میں کیا ہے۔
(الف) بحیرہ عرب (ب) بھارت (ج) ایران (د) چین

36۔ کونسے پہاڑی سلسلے بحیرہ عرب اور خلیج بنگال سے آنے والی ہواؤں کو روکتے ہیں۔
(الف) شمالی (ب) مغربی (ج) مشرقی (د) وسطی

37۔ ذیلی ہمالیہ کا دوسرا نام ہے۔
(الف) ترچ میر (ب) پیر پنجال (ج) کوہستان (د) شوالک

38۔ پاکستان کے شمال میں کونسا ملک ہے۔
(الف) چین (ب) بھارت (ج) ایران (د) افغانستان

39۔ کونسا درہ چترال اور پشاور کو ملاتا ہے۔
(الف) خنجراب (ب) لواری (ج) خیبر (د) شندور

40۔ کوہ سلیمان کی بلند ترین چوٹی کا نام کیا ہے۔
(الف) کے-ٹو (ب) تخت سلیمان (ج) نانگا پربت (د) سکیسر

41۔ کوہ نمک کا خوبصورت مقام ہے۔
(الف) مری (ب) سکیسر (ج) ایوبیہ (د) زیارت

42۔ دریائے حب اور لیاری کس پہاڑی سلسلہ میں ہیں۔

(الف) کوہ ہندوکش　(ب) کوہ سفید　(ج) کوہ سلیمان　(د) کوہ کیرتھر

43۔ کوہ سفید کس دریا کے جنوب میں شرقاً غرباً پھیلا ہوا ہے۔

(الف) دریائے سندھ　(ب) دریائے کرم　(ج) دریائے کابل　(د) دریائے جہلم

44۔ ایک وسیع کم ڈھلوان اور نسبتاً ہموار سطح کو کہتے ہیں۔

(الف) پہاڑ　(ب) میدان　(ج) صحرا　(د) سطح مرتفع

45۔ سندھ کے میدانی خطہ کا سب سے بڑا بیراج کونسا ہے۔

(الف) جناح بیراج　(ب) چشمہ بیراج　(ج) تونسہ بیراج　(د) سکھر بیراج

46۔ پشاور کے میدانی خطے کو کس ڈیم سے نہریں نکال کر سیراب کرتے ہیں۔

(الف) تربیلا ڈیم　(ب) کالاباغ ڈیم　(ج) منگلا ڈیم　(د) وارسک ڈیم

47۔ دریائے سندھ کے ڈیلٹا کے مشرق کی جانب کونسے جنگلات ہیں۔

(الف) چھانگا مانگا کے　(ب) تونسہ کے　(ج) مینگرو کے　(د) قلات کے

48۔ پاکستان میں سال میں کتنی مرتبہ شجرکاری مہم چلائی جاتی ہے۔

(الف) 2　(ب) 3　(ج) 4　(د) 5

49۔ غیر ضروری اور ناخوشگوار آواز کہلاتی ہے۔

(الف) راگ　(ب) بھجن　(ج) میوزک　(د) شور

50۔ پاکستان کی آب و ہوا میں موسمی فرق ------------------------- ہے۔

(الف) کم ہے　(ب) نہیں ہے　(ج) برابر　(د) نمایاں

{جوابات}

1	ج	8	الف	15	ب	22	الف	29	د	36	الف	43	ج	50	د
2	الف	9	د	16	ج	23	ج	30	د	37	د	44	ب		
3	ج	10	ج	17	الف	24	ب	31	ب	38	الف	45	د		
4	الف	11	الف	18	الف	25	د	32	د	39	ب	46	د		
5	ج	12	ج	19	د	26	د	33	الف	40	ب	47	ج		
6	ب	13	ب	20	ج	27	ب	34	الف	41	ب	48	الف		
7	ج	14	الف	21	ج	28	ج	35	ا-ف	42	د	49	د		

{اضافی مختصر جوابات}

س: **پاکستان کو اپنے محل وقوع کے اعتبار سے کیا اہمیت حاصل ہے؟**

ج: **پاکستان کے محل وقوع کی اہمیت**

پاکستان کو اپنے محل وقوع کے اعتبار سے خاصی اہمیت حاصل ہے پاکستان مغرب اور مشرق کے درمیان رابطے کا ذریعہ ہے۔ اہم طاقتوں کا ہمسایہ ہونے کے باعث پاکستان کو سیاسی اور دفاعی لحاظ سے دنیا میں اہم مقام حاصل ہے۔

س: **پاکستان کا کل رقبہ کتنا ہے؟**

ج: **پاکستان کا کل رقبہ**

پاکستان کا کل رقبہ 769069 مربع کلومیٹر ہے جو دنیا کے کل رقبے کا 0.67 فیصد اور ایشیا کے کل رقبے کا 18.78 فیصد ہے۔

س: **ڈیورنڈ لائن کسے کہتے ہیں؟**

ج: **ڈیورنڈ لائن**

پاکستان کی مغربی سرحد افغانستان کے ساتھ چلتی ہے پاکستان اور افغانستان کی مشترکہ سرحد کو ڈیورنڈ لائن کہتے ہیں۔ اس کا تعین 1893 میں افغان حکومت اور برطانوی حکومت نے کیا تھا۔ سر ڈیورنڈ اور افغان بادشاہ امیر عبدالرحمن کے درمیان سرحد بندی کے مذاکرات ہوئے۔

س: **پاکستان کے ہمسائیہ ممالک کے نام تحریر کریں۔**

ج: **ہمسائیہ ممالک**

☆ پاکستان کے شمال میں چین

☆ پاکستان کے شمال مغرب میں وسط ایشیائی ریاستیں

☆ پاکستان کے شمال مغرب میں افغانستان

☆ پاکستان کے جنوب مغرب میں ایران ہے

☆ پاکستان کے جنوب میں بحیرۂ عرب ہے

☆ پاکستان کے مشرق میں بھارت ہے

س: **طبعی خدوخال کے لحاظ سے پاکستان کے کونسے حصے ہیں؟**

ج: **طبعی خدوخال**

طبعی خدوخال کے لحاظ سے پاکستان کے تین بڑے حصے ہیں۔

☆ پہاڑی سلسلے　　☆ سطح مرتفع　　☆ میدان

س: **پہاڑ کسے کہتے ہیں؟**

ج: **پہاڑ کی تعریف**

خشکی کے اس بلند قطعے کو پہاڑ کہتے ہیں جن کی سطح پتھریلی ناہموار ڈھلوان دار اور سطح سمندر سے بلند ہو۔ یا

زمین کا وہ حصہ جو سطح زمین سے تقریباً 900 میٹر بلند ہو۔ جس کے اطراف کی ڈھلوان زیادہ سطح پتھریلی اور ناہموار ہو پہاڑ کہتے ہیں۔

س: پاکستان میں شمالی پہاڑی سلسلے کی اہمیت بیان کریں۔

ج: شمالی پہاڑوں کی اہمیت:

☆ شمالی پہاڑوں سے ہماری شمالی سرحد کا تحفظ ہے

☆ شمالی پہاڑ برف باری اور بارش کا باعث ہیں

☆ شمالی پہاڑوں میں صحت افزا مقامات کی وجہ سے سیاحت کو فروغ ہوا ہے

☆ شمالی پہاڑی علاقے کے جنگلات سے قیمتی لکڑی حاصل ہوتی ہے

س: پاکستان میں کوہ ہمالیہ کی بلند ترین چوٹی کونسی ہے اس کی بلندی کتنی ہے؟

ج: کوہ ہمالیہ

پاکستان میں کوہ ہمالیہ کی بلند ترین چوٹی کا نام نانگا پربت ہے جس کی بلندی 8126 میٹر ہے۔

س: پاکستان میں کوہ قراقرم کی بلند ترین چوٹی کا نام کیا ہے اس کی بلندی کتنی ہے؟

ج: کوہ قراقرم

پاکستان میں کوہ قراقرم کی بلند ترین چوٹی کا نام K-2 ہے جس کی بلندی 8611 میٹر ہے۔

س: پاکستان میں شمالی پہاڑوں کے صحت افزا مقامات کونسے ہیں؟

ج: صحت افزا مقامات

پاکستان میں شمالی پہاڑوں کے صحت افزا مقامات درج ذیل ہیں۔ مری، ایوبیہ، نتھیا گلی، ناران، کاغان، سکردو، سوات، کالام، گلگت، نیلم، چلاس وغیرہ

س: پاکستان میں کوہ ہندوکش کی بلند ترین چوٹی کونسی ہے اس کی بلندی کتنی ہے۔

ج: کوہ ہندوکش

پاکستان میں کوہ ہندوکش کی بلند ترین چوٹی کا نام ترچ میر ہے جس کی بلندی 7690 میٹر ہے۔

س: کوہ سلیمان کی بلند ترین چوٹی کونسی ہے اس کی بلندی کتنی ہے؟

ج: کوہ سلیمان

کوہ سلیمان کی بلند ترین چوٹی کا نام تخت سلیمان ہے جس کی بلندی 3443 میٹر ہے۔

س: دنیا کے بلند ترین درے کس پہاڑی سلسلے میں ہیں؟

ج: بلند درے

دنیا کے بلند ترین درے خنجراب اور شندور پاکستان میں کوہ قراقرم میں واقع ہیں

س: سطح مرتفع سے کیا مراد ہے؟

ج: سطح مرتفع

سطح مرتفع سے مراد ایسا علاقہ جس کے خدوخال میں نشیب و فراز پائے جاتے ہوں کہیں پہاڑی سلسلے ہوں کہیں میدان ہوں کہیں دریائی وادیاں ہوں سطح مرتفع کہلاتی ہے۔ پاکستان میں سطح مرتفع پوٹھوہار اور سطح مرتفع بلوچستان مشہور ہیں۔

س: **سطح مرتفع بلوچستان کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟**

ج: **سطح مرتفع بلوچستان**

سطح مرتفع بلوچستان کوہ سلیمان اور کوہ کیرتھر کے پہاڑی سلسلوں کے مغرب میں واقع ہے یہ زیادہ سے زیادہ 900 میٹر بلند ہے اس کے اہم دریا گومل ژوب اور ہنگول ہیں۔

س: **میدان کسے کہتے ہیں؟**

ج: **میدان**

ایک وسیع کم ڈھلوان دار اور نسبتاً ہموار سطح کو میدان کہتے ہیں۔

یا

زمین کا وہ حصہ جو سطح سمندر سے تقریباً 300 میٹر بلند ہو اس کی ڈھلوان بتدریج سمندر کی جانب کم ہو رہی ہو میدان کہلاتا ہے۔

س: **پنجاب کو پنجاب کیوں کہتے ہیں؟**

ج: **پنجاب**

پنجاب کی سرزمین کو پانچ دریاؤں سندھ، جہلم، چناب، راوی، ستلج کے پانی سے سیراب کیا جاتا ہے اس لیے اسے ''پنج آب'' پنجاب کہتے ہیں۔

س: **آب وہوا سے کیا مراد ہے؟**

ج: **آب وہو**

کسی مقام یا ملک کی سالہا سال کی موسمی کیفیت کی اوسط کو آب وہوا کہتے ہیں مثلاً لاہور کی آب وہوا موسم سرما میں سرد اور موسم گرما میں شدید گرم انیم گرم مرطوب ہوتی ہیں۔

یا

کسی ملک یا علاقے کے لمبے عرصے کی موسمی کیفیات کا مطالعہ آب وہوا کہلاتا ہے۔ موسمی کیفیات میں درجہ حرارت بارش ہوا کا دباؤ اور ہوا میں نمی شامل ہیں۔

س: **موسم اور آب وہوا میں کیا فرق ہے؟**

ج: **موسم اور آب وہوا:**

موسم:

کسی بھی علاقے میں خاص مدت یا تھوڑا عرصہ درجہ حرارت بارش ہوا کا دباؤ کا مطالعہ موسم کہلاتا ہے۔

آب وہوا:

کسی بھی علاقے یا ملک میں لمبے عرصے کی موسمی کیفیات یعنی درجہ حرارت، بارش اور ہوا کا دباؤ اور نمی کا مطالعہ آب وہوا کہلاتا ہے۔

موسم اور آب وہوا میں واضح فرق وقت یا دورانیہ کا ہے

س: **آب وہوا کے لحاظ سے پاکستان کے کتنے خطے ہیں؟**

ج: **آب وہوا کے خطے**

آب وہوا کے لحاظ سے پاکستان کے چار اہم خطے ہیں۔

☆ بلندی والا بری آب وہوا کا خطہ
☆ سطح مرتفع والا بری آب وہوا کا خطہ
☆ میدانی بری آب وہوا کا خطہ
☆ ساحلی آب وہوا کا خطہ

س: کاریز کسے کہتے ہیں؟

ج: کاریز

بلوچستان میں پہاڑی علاقوں میں بارش کے پانی کو جمع کر کے زمین دوز نالیوں کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ لایا جاتا ہے ان زمین دوز نالیوں کو کاریز کہتے ہیں۔

س: گلیشیر سے کیا مراد ہے؟

ج: گلیشیر

زیادہ بلند علاقوں پر درجہ حرارت کم رہتا ہے جن کی بنا پر وہاں برف باری ہوتی رہتی ہے جب ایک جگہ برف سالہا سال جمع ہوتی رہتی اور نیچے والی برف سخت ہو جاتی ہے اور کم بلندی کی طرف سرکنے لگتی ہے اسے گلیشیرز کہتے ہیں۔

س: دو آبہ کسے کہتے ہیں؟

ج: دو آبہ

دو دریاؤں کے درمیان کی زمین کو دو آبہ کہتے ہیں۔ پاکستان کی زمین میں پنجاب کی سرزمین کئی دو آبوں کے درمیان ہے جیسے ساگر دو آب چج دو آب رچنا دو آب اور باری دو آب وغیرہ

س: دریائے سندھ کے معاون دریا کونسے ہیں؟

ج: معاون دریا

دریائے سندھ کے مشرق معاون دریا یہ ہیں جہلم، چناب، راوی اور ستلج وغیرہ

دریائے سندھ کے مغرب میں معاون دریا یہ ہیں گومل، ٹوچی، کرم، سوات اور پنج کوڑا وغیرہ

س: جنگلات سے کیا مراد ہے؟

ج: جنگلات

کسی بھی جگہ درختوں کے بڑے جھنڈ کو جنگلات کہتے ہیں۔ جیسے پاکستان میں میدانی، پہاڑی، ساحلی، دامنی جنگلات موجود ہیں

س: میدانی جنگلات کن مقامات پر پائے جاتے ہیں؟

ج: میدانی جنگلات

میدانی علاقوں میں چھانگا مانگا، چیچہ وطنی، خانیوال، رکھ غلاماں تھل، تونسہ، سکھر، کوٹری اور گڈو میں جنگلات ملتے ہیں۔

س: سیم وتھور کی بڑی وجوہات کونسی ہیں؟

ج: سیم وتھور کی وجوہات

سیم وتھور بڑی کی وجوہات درج ذیل ہیں۔

☆ نہروں سے پانی کا رساؤ

☆ ناہموار کھیت

☆ آب پاشی کے قدیم طریقے

☆ ایک جیسی فصلوں کی بار بار کاشت

س: درخت سیم وتھور والے علاقوں میں کیسے کارآمد ثابت ہوتے ہیں۔

ج: درخت اور سیم وتھور:

درخت سیم وتھور والے علاقوں میں کافی کارآمد ہیں کیونکہ یہ زمین سے پانی جذب کر لیتے ہیں جس سے زیرزمین پانی کی مقدار میں کمی ہو جاتی ہے اور اس کی سطح نیچے چلی جاتی ہے۔

س: 46-1945 کے انتخابات میں کونسے نعرے زیادہ مقبول تھے؟

ج: انتخابی نعرے

46-1945 کے انتخابات میں مسلمانوں کے مقبول نعرے یہ تھے

- پاکستان زندہ باد
- ☆ بن کے رہے گا پاکستان		لے کے رہیں گے پاکستان
- ☆ پاکستان کا مطلب کیا۔۔۔۔۔۔۔۔لا الہ الا اللہ۔

س: کابینہ مشن پلان کے بنیادی مقاصد کونسے تھے؟

ج: کابینہ مشن پلان کے مقاصد

برطانیہمیں لیبر پارٹی برسر اقتدار آئی برطانوی حکومت برصغیر میں کابینہ مشن بھیجا اس کے درج ذیل مقاصد تھے۔

- ☆ ہندوستان کی دستوری حیثیت اور حکومت کی شکل واضح کردی جائے
- ☆ مسلمانوں اور ہندوؤں میں نفرت کی خلیج کو کم کر کے متحدہ ہندوستان میں بھی رکھنے کی کوشش کی جائے۔

سوال نمبر 10۔ کابینہ مشن پلان کو کابینہ مشن پلان کیوں کہتے ہیں؟

ج: کابینہ مشن پلان

کابینہ مشن پلان کے تینوں ممبران برطانوی کابینہ کے وزرا تھے اس لیے اس کابینہ مشن پلان کہتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

باب سوم

زمین اور ماحول
(Land and Environment)

فہرست سوالات

سوال نمبر 1۔ پاکستان کے محل وقوع کی اہمیت بیان کریں؟

سوال نمبر 2۔ پاکستان کے پہاڑی سلسلوں کا حال بیان کریں؟

سوال نمبر 3۔ درج ذیل پر نوٹ لکھیں۔ (الف) سطح مرتفع (ب) میدان

سوال نمبر 4۔ آب وہوا کے لحاظ سے پاکستان کو کتنے حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے ہر حصے کی تفصیل بیان کریں۔

سوال نمبر 5۔ آب وہوا انسانی زندگی پر کیسے اثر انداز ہوتی ہے۔وضاحت کریں۔

سوال نمبر 6۔ دریاؤں کے نظام سے کیا مراد ہے تفصیلاً نوٹ لکھیں۔

سوال نمبر 7۔ پاکستان کے میدانی خطے کی اہمیت بیان کریں۔

سوال نمبر 8۔ جنگلات کی اہمیت بیان کریں۔

سوال نمبر 9۔ پاکستان میں کون کون سی جنگلی حیات پائی جاتی ہیں انہیں کونسے خطرات پیش ہیں؟

سوال نمبر 10۔ ملک کو درپیش ماحولیاتی خطرات بیان کریں اور ماحولیاتی آلودگی کی اقسام پر نوٹ لکھیں۔

سوال نمبر 11۔ درجہ حرارت کے لحاظ سے پاکستان کو کتنے خطوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے؟وضاحت کریں۔

سوال نمبر 12۔ پانی ،زمین ،نباتات اور جنگلی حیات کو بچانے میں درپیش مشکلات کی نشاندہی کریں۔

باب سوم زمین اور ماحول

(Land and Environment)

سوال نمبر 1۔ پاکستان کے محل وقوع کی اہمیت بیان کریں؟

جواب

پاکستان کے محل وقوع کی اہمیت

پاکستان کے محل وقوع کی اہمیت سے قبل پاکستان کا مختصر تعارف اور پاکستان کا محل وقوع بیان کیا جاتا ہے۔

تعارف:

پاکستان کا پورا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے۔اس کا کل رقبہ 796096 مربع کلومیٹر ہے۔اکنامک سروے آف پاکستان 11-2010ء کے مطابق پاکستان کی آبادی قریباً 17 کروڑ 71 لاکھ (177.1 ملین) افراد پر مشتمل ہے۔ پاکستان براعظم ایشیا کے جنوب میں واقع ہے۔ جوز رخیز زمین، بلند پہاڑوں، دریاؤں اور خوبصورت وادیوں کا ملک ہے۔

پاکستان کا محل وقوع:

پاکستان $23^o\frac{1}{2}$ درجے سے 37^o درجے عرض بلد شمالی اور 61^o درجے سے 77^o درجے طول بلد مشرق کے درمیان پھیلا ہوا ہے۔
پاکستان کی مشرقی سرحد بھارت سے ملتی ہے۔
شمالی سرحد چین سے ملتی ہے۔
مغربی سرحد افغانستان اور ایران سے ملتی ہے۔
پاکستان کے جنوب میں بحیرہ عرب واقع ہے۔

پاکستان کے محل وقوع کی اہمیت:

پاکستان کو اپنے محل وقوع کے لحاظ سے نہ صرف جنوبی ایشیا بلکہ پوری دنیا میں اہمیت حاصل ہے۔ درج ذیل نکات پاکستان کے محل وقوع کی اہمیت کو واضح کرتے ہیں۔

مشرق میں بھارت:

پاکستان کے مشرق میں بھارت کا ملک ہے جو آبادی میں چین کے بعد دنیا میں دوسرے نمبر پر ہے۔ بھارت ایک زرعی اور صنعتی ملک ہونے کے علاوہ ایک ایٹمی طاقت بھی ہے۔ آزادی کے بعد سے ہمارے تعلقات اس سے اچھے نہیں رہے۔ ان دونوں ممالک کے درمیان اب تک تین جنگیں 1948,1965,1971 ہو چکی ہیں جس کی وجہ سے اس خطے میں امن نہ ہونے کے باعث ترقی نہیں ہو سکی۔ پاکستان اور بھارت اپنے دفاع کے لیے اپنی آمدن کا زیادہ حصہ جنگی ہتھیاروں پر خرچ کر رہے ہیں۔ دونوں ممالک ایٹمی ہتھیاروں اور میزائل کی دوڑ میں بہت آگے نکل چکے ہیں اور اگر اب جنگ ہوتی ہے تو پھر مکمل تباہی ہوگی اور کسی کے ہاتھ کچھ نہ آئے گا۔

کشیدگی کی وجہ:

پاکستان اور بھارت کے درمیان خراب تعلقات کی سب سے بڑی وجہ مسئلہ کشمیر ہے۔ اگر بھارت ہٹ دھرمی چھوڑ دے اور دونوں ممالک کشمیر کا مسئلہ باہمی گفت وشنید سے حل کرلیں تو یہ پورے جنوبی ایشیا کے خطے کے لیے امن وخوشحالی کا باعث ہوگا۔

شمال مغرب میں افغانستان:

پاکستان کے شمال مغرب کی جانب افغانستان واقع ہے۔ افغانستان کے ساتھ ملحقہ سرحد کو ڈیورنڈ لائن کہتے ہیں۔ ڈیورنڈ لائن کے لیے افغانستان کے بادشاہ امیر عبدالرحمن اور سیکرٹری وزارت خارجہ ہند **ڈیورنڈ** کے درمیان مذاکرات ہوئے۔ اس کا تعین 1893ء میں کیا گیا۔ ابتداء میں پاک افغان تعلقات بہتر نہ تھے قیام پاکستان کے وقت افغانستان نے پاکستان کو تسلیم نہ کیا وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پاک افغان تعلقات میں بہتری آنا شروع ہوگئی۔ 1979 میں روس نے افغانستان پر حملہ کیا اور پاکستان نے روسی حملے کی مخالفت کی اور افغانستان کا ساتھ دیا۔ 9/11 کے واقعہ کے بعد امریکہ نے افغانستان پہ حملہ کیا۔ حالیہ جنگ میں بھی پاکستانی کردار بڑا اہم ہے۔

شمال مغربی وسط ایشیائی ریاستیں:

ان ریاستوں سے پاکستان کی براہ راست سرحد نہیں ملتی بلکہ درمیان میں افغانستان کا علاقہ واخان ہے شمال مغرب میں وسطی ایشیائی ممالک قازقستان، ازبکستان، تاجکستان، ترکمانستان اور کرغیزستان بھی ہیں۔ یہ سب ممالک سمندر سے بہت دور ہیں اور ان کا اپنا کوئی ساحل نہیں ہے لہذا ان کو سمندر تک پہنچنے کے لیے پاکستان کی سرزمین سے گزرنا پڑتا ہے۔ وسطی ایشیائی ممالک تیل اور گیس کی پیداوار کے اعتبار سے دنیا بھر میں مشہور ہیں۔ زرعی لحاظ سے بھی ان کا شمار زیادہ پیداوار کے علاقوں میں ہوتا ہے۔ ان کی کل آبادی پاکستان سے بھی کم ہے مگر رقبے کے لحاظ سے ہم سے چھ گنا بڑے ہیں۔ پاکستان کے ان اسلامی ریاستوں سے مذہبی اور ثقافتی تعلقات قائم ہیں۔ اگر ان ممالک کو موٹروے کے ذریعے پاکستان سے ملا دیا جائے تو پاکستان کو بڑا فائدہ ہوگا اور تعلقات میں مزید اضافہ ہوگا۔

شمال میں چین:

پاکستان کے شمال میں چین واقع ہے جو دنیا کے نقشے پر ایک اہم معاشی طاقت بن کر ابھر رہا ہے۔ شاہراہ ریشم جس کی لمبائی 900 کلومیٹر ہے پاکستان اور چین کو ملاتی ہے۔ یہ سڑک پاکستان اور چین نے مل کر بنائی ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان بہت اچھے تعلقات ہیں۔ چین نے ہر مشکل وقت میں پاکستان کا ساتھ دیا ہے اور پاکستان بھی چین کی دوستی پر فخر کرتا ہے۔ پاکستان میں کئی ترقیاتی منصوبے چین کی مدد سے چل رہے ہیں۔ دفاعی طور پر بھی چین نے پاکستان کی ہمیشہ حمایت کی ہے۔ پاک چین دوستی بے مثال ہے۔

جنوب میں بحیرہ عرب:

پاکستان کے جنوب میں بحیرہ عرب واقع ہے جو بحر ہند کا حصہ ہے۔ پاکستان کے ساحلی علاقہ کی لمبائی 800 کلومیٹر ہے۔ مغرب اور مشرق کے درمیان زیادہ تر تجارت بحر ہند کے راستے ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے ایک اہم تجارتی شاہراہ پر ہونے کی وجہ سے پاکستان کو بہت اہمیت حاصل ہے۔

پاکستان بحیرہ عرب کے راستے مسلم ممالک ایران، کویت، عراق، سعودی عرب، قطر، بحرین، اومان اور عرب امارات سے ملا ہوا ہے۔

اہم بندرگاہیں:

کراچی، پورٹ قاسم، اور گوادر پاکستان کی اہم بندرگاہیں ہیں۔ پاکستان کی زیادہ تر تجارت انہی بندرگاہوں کے ذریعے ہوتی ہے۔

مغرب میں ایران:

پاکستان کے مغرب میں ایران واقع ہے۔ پاک ایران مشترکہ سرحد کی لمبائی 900 کلومیٹر ہے۔ قیام پاکستان کے وقت سب سے پہلے ایران نے تسلیم کیا۔ 1985 میں دونوں ممالک ECO کے رکن بنے۔ دونوں ممالک کے درمیان شروع سے اب تک انتہائی اچھے اور برادرانہ تعلقات قائم ہیں۔ مسئلہ کشمیر اور پاک بھارت جنگوں میں ایران نے پاکستان کی حمایت کی۔

جنوب مشرقی ایشیائی ممالک:

پاکستان کے جنوب مشرق میں جنوب مشرقی ایشیائی مسلم ممالک (انڈونیشیا، ملائیشیا، برونائی دارالسلام) جنوبی ایشیائی مسلم ممالک (بنگلہ دیش، مالدیپ) اور سری لنکا شامل ہیں ان ممالک کے پاکستان کے ساتھ بہتر تعلقات قائم ہیں۔

قدرتی دفاع:

پاکستان کے شمال میں بلند و بالا پہاڑی سلسلے ہمالیہ، قراقرم واقع ہیں جو پاکستان کے لیے قدرتی دفاع کا کام کر رہے ہیں۔

اسلامی دنیا کا مرکز:

پاکستان کے چاروں طرف مسلم ممالک کا وسیع سلسلہ پھیلا ہوا ہے یوں پاکستان اسلامی دنیا کے مرکز میں موجود ہے۔

حاصل کلام:

پاکستان دنیا کی عظیم طاقتوں چین، روس، اور بھارت کی ہمسائیگی میں واقع ہے۔ امن یا جنگ عالمی سیاست میں پاکستان کو ان بڑی طاقتوں کا ہمسائیہ ہونے کے ناطے بڑی اہمیت حاصل ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال نمبر 2۔ پاکستان کے پہاڑی سلسلوں کا حال بیان کریں؟

ج:

پاکستان کے پہاڑی سلسلے

پاکستان ایک وسیع و عریض ملک ہے جو جنوب میں بحیرہ عرب کے ساحل سے شمال کے بلند و بالا پہاڑی سلسلوں تک پھیلا ہوا ہے۔ مشرقی و جنوبی حصہ دریائی میدانوں سے گھرا ہوا ہے جبکہ مغربی اور شمالی حصہ کئی پہاڑی سلسلوں پر مشتمل ہے۔

طبعی خدوخال کے لحاظ سے پاکستان کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(الف) پہاڑی سلسلے　　(ب) سطح مرتفع　　(ج) میدان

پہاڑ کی تعریف:

خشکی کے اس بلند قطعے کو پہاڑ کہتے ہیں جس کی سطح پتھریلی، ناہموار، ڈھلوان دار اور سطح سمندر سے بلند ہو۔ یا

زمین کا وہ حصہ جو سطح سمندر سے 900 میٹر بلند ہو اطراف میں ڈھلوان زیادہ ہو سطح پتھریلی اور ناہموار ہو پہاڑ کہلاتا ہے۔

پاکستان کے پہاڑی سلسلے:

پاکستان کے پہاڑی سلسلے مندرجہ ذیل ہیں۔

شمالی پہاڑی سلسلے　　وسطی پہاڑی سلسلے　　مغربی پہاڑی سلسلے

شمالی پہاڑی سلسلے

ذیلی ہمالیہ یا شوالک کی پہاڑیاں

☆ محل وقوع:

یہ پہاڑی سلسلہ دریائے سندھ کے مشرق میں ہے اور کوہ ہمالیہ کی جنوبی شاخ ہے جو شرقاً غرباً پھیلی ہوئی ہے۔ اس کو شوالک کا پہاڑی سلسلہ بھی کہتے ہیں۔

☆ مشہور پہاڑیاں:

اس کی مشہور پہاڑیاں پبی کی پہاڑیاں ہیں جو ہزارہ اور مری کے جنوب میں واقع ہیں۔

ہمالیہ صغیر کا پہاڑی سلسلہ

☆ محل وقوع:

ہمالیہ برصغیر کا پہاڑی سلسلہ شوالک کی پہاڑیوں کے شمال اور ان کے متوازی مشرق سے مغرب تک پھیلا ہوا ہے۔

☆ پہاڑی سلسلہ:

پیر پنجال یہاں کا سب سے بلند پہاڑی سلسلہ ہے۔

☆ صحت افزا مقامات:

اس سلسلے کے مشہور صحت افزا مقامات مری، ایوبیہ اور نتھیا گلی وغیرہ ہیں۔

ہمالیہ کبیر کا پہاڑی سلسلہ

☆ کشمیر کی وادی:

یہ دنیا کے بلندترین پہاڑی سلسلوں میں سے ایک ہے اور یہ سارا سال برف سے ڈھکا رہتا ہے۔ کشمیر کی خوبصورت وادی سلسلہ پیر پنجال اور ہمالیہ کبیر کے درمیان واقع ہے۔ اس سلسلے میں بہت گلیشیر پائے جاتے ہیں جن کے پگھلنے سے دریا وجود میں آتے ہیں۔

☆ بلندترین چوٹی:

ہمالیہ کبیر کی مشہور ترین چوٹی نانگا پربت ہے۔ جس کی بلندی 8126 میٹر ہے۔

کوہ قراقرم کا پہاڑی سلسلہ

☆ محل وقوع:

سلسلہ کوہ قراقرم کوہستان ہمالیہ کے شمال میں کشمیر اور گلگت میں چین کی سرحد کے ساتھ ساتھ مغرب سے مشرق کی طرف پھیلا ہوا ہے۔

☆ بلندترین چوٹی:

دنیا کی دوسری بلندترین چوٹی جس کو گوڈون آسٹین یا کے۔ ٹو کہتے ہیں اسی پہاڑی سلسلہ میں واقع ہے جس کی بلندی قریباً 8611 میٹر ہے۔

☆ شاہراہ ریشم:

پاکستان کی شاہراہ ریشم جسے شاہراہ قراقرم بھی کہتے ہیں، اسی سلسلہ میں سے گزر کر درہ خنجراب کے راستے چین تک جاتی ہے۔

کوہ ہندوکش

☆ محل وقوع:

پاکستان کے مغرب میں کوہستان ہندوکش واقع ہے۔ان پہاڑوں کا بیشتر حصہ افغانستان میں پایا جاتا ہے۔

☆ بلندترین چوٹی:

کوہ ہندوکش کی بلندترین چوٹی ترچ میر ہے۔جس کی بلندی 7690 میٹر ہے۔

سوات چترال کے پہاڑ

محل وقوع:

کوہستان ہندوکش کے جنوب میں چھوٹے چھوٹے پہاڑی سلسلے پھیلے ہوئے ہیں۔

☆ درے:

ان پہاڑوں کے درمیان درہ لواری ہے جو چترال اور پشاور کو ملاتا ہے اور سردیوں میں برفباری کے باعث بند رہتا ہے۔یہاں بنائے جانے والی سرنگ ''لواری ٹنل'' کے توسط سے چترال اور ملک کے دوسرے حصوں کے درمیان پشاور کے ذریعے آمدورفت کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

☆ دریا:

ان پہاڑی سلسلوں کے درمیان دریائے سوات، دریائے پنج کوڑا (دریائے کنڑ) اور دریائے چترال بہتے ہیں۔

وسطی پہاڑی سلسلے

وسطی پہاڑی سلسلوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

کوہ نمک

☆ محل وقوع:

یہ پہاڑی سلسلہ سطح مرتفع پوٹھوار کے جنوب میں دریائے جہلم اور دریائے سندھ کے درمیان واقع ہیں۔

☆ سکیسر:

سکیسر اس سلسلے کا خوبصورت مقام ہے۔جس کی بلندی 1500 میٹر ہے۔

☆ معدنیات:

اس پہاڑی سلسلے میں نمک، جپسم اور کوئلے کے ذخائر پائے جاتے ہیں۔

کوہ سلیمان:

یہ پہاڑی سلسلہ دریائے گومل کے جنوب سے شمالاً جنوباً شروع ہوکر پاکستان کے وسط تک پہنچا ہے۔اس سلسلے کی سب سے بلند چوٹی تخت سلیمان ہے۔جس کی بلندی 3443 میٹر ہے۔

کوہ کیرتھر:

☆ محل وقوع:

کوہ سلیمان کے جنوب اور دریائے سندھ کے مغرب میں کوہ کیرتھر کا پہاڑی سلسلہ پھیلا ہوا ہے۔اس کی بلندی 2150 میٹر تک ہے۔اس کے اہم دریا حب اور لیاری ہیں۔

مغربی پہاڑی سلسلے

☆ **کوہ سفید:**

کوہ سفید دریائے کابل کے جنوب میں شرقاً غرباً پھیلا ہوا ہے۔ درہ خیبر کوہ سفید کے شمال میں واقع ہے جو پاکستان اور افغانستان کے درمیان ایک تاریخی گزرگاہ ہے۔ درہ خیبر کی لمبائی 53 کلومیٹر ہے۔ کوہ سفید کے جنوب میں دریائے کرم بہتا ہے۔

☆ **وزیرستان کی پہاڑیاں:**

یہ پہاڑی سلسلہ دریائے کرم کے جنوب میں پاکستانی سرحد کے ساتھ ساتھ شمالاً جنوباً پھیلا ہوا ہے۔ ان پہاڑیوں میں درہ ٹوچی اور درہ گومل واقع ہیں۔

☆ **ٹوبا کاکڑ کی پہاڑیاں:**

وزیرستان کی پہاڑیوں کے جنوب میں افغانستان سرحد کے ساتھ ٹوبا کاکڑ کا پہاڑی سلسلہ واقع ہے جو شمال مشرق سے جنوب مغرب کی طرف جاتا ہوا کوئٹہ کے شمال پر آ کر ختم ہو جاتا ہے۔

☆ **چاغی راس کوہ:**

پاکستان کے مغربی حصے میں افغانستان سرحد کے ساتھ چاغی کی پہاڑیاں واقع ہیں، راس کوہ کی پہاڑیاں چاغی کی پہاڑیوں کے جنوب میں واقع ہیں۔

☆ **سیہان:**

سیہان کی پہاڑیاں صوبہ بلوچستان میں راس کوہ کے جنوب میں واقع ہیں۔

☆ **وسطی مکران:**

یہ پہاڑیاں صوبہ بلوچستان میں واقع ہیں۔ یہاں موسم سرما سرد ترین ہوتا ہے جبکہ موسم گرما معتدل ہوتا ہے۔

☆ **ساحلی مکران:**

یہ پہاڑیاں سیہان کی پہاڑیوں کے مغرب میں واقع ہیں۔ کم بلند پہاڑیاں ہیں۔

☆☆☆☆☆

سوال نمبر 3۔ درج ذیل پر نوٹ لکھیں۔

(الف) سطح مرتفع　　(ب) میدان

ج:

(الف) سطح مرتفع

سطح مرتفع کی تعریف

سطح مرتفع سے مراد وہ سطح زمین جس کے خدوخال میں نشیب و فراز ہوں، پہاڑی سلسلے ہوں، کہیں میدان ہوں تو کہیں دریائی وادیاں۔

پاکستان میں سطح مرتفع کی اقسام

پاکستان میں درج ذیل دو سطح مرتفع ہیں۔

سطح مرتفع پوٹھوار　　سطح مرتفع بلوچستان

سطح مرتفع پوٹھوار۔

☆ کوہستان نمک کے شمال میں دریائے جہلم اور دریائے سندھ کے درمیان سطح مرتفع پوٹھوار واقع ہے۔

☆ اس میں چونا، کوئلہ اور معدنی تیل کے وسیع ذخائر پائے جاتے ہیں۔ پاکستان اپنی معدنی تیل کی ضرورت کا کچھ حصہ یہاں سے پورا کرتا ہے۔

☆ یہاں کا اہم دریا دریائے سواں ہے جو یہاں اپنی وادی بناتا ہے جسے وادی سواں کہتے ہیں۔ سطح مرتفع پوٹھوار کی سطح بے حد کٹی پھٹی ہے۔

سطح مرتفع بلوچستان:

☆ سطح مرتفع بلوچستان کوہ سلیمان اور کیر تھر کے پہاڑی سلسلوں کے مغرب میں واقع ہیں۔ جس کی بلندی 900 میٹر ہے۔ یہ سطح مرتفع ناہموار اور بنجر ہے۔

☆ یہاں بارش بہت کم ہوتی ہے لہذا یہ علاقہ صحرائی خصوصیات رکھتا ہے۔

☆ اس سطح مرتفع کے شمال میں کوہ چاغی اور ٹوبا کاکڑ کے پہاڑی سلسلے ہیں۔

☆ صوبہ بلوچستان کے مغربی حصے میں نمکین پانی کی جھیلیں ہیں جن میں سب سے مشہور بڑی جھیل ہامون مشخیل ہے۔

(ب) میدان

میدان کی تعریف

میدان سے مراد زمین کا وہ حصہ جو سطح سمندر سے تقریباً 300 میٹر بلند ہو اس کی ڈھلوان بتدریج سمندر کی طرف کم ہو رہی ہو۔

4۔ پاکستان کے میدانی علاقے:

پاکستان کے میدان کو ہم دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

☆ دریائے سندھ کا بالائی میدان　　　☆ دریائے سندھ کا زیریں میدان

دریائے سندھ کا بالائی میدان

☆ محل وقوع:

دریائے سندھ کا بالائی میدان صوبہ پنجاب میں سطح مرتفع پوٹھوار کے جنوب سے شروع ہو کر مٹھن کوٹ تک پھیلا ہوا ہے۔ اگر ہم مٹھن کوٹ کو بنیاد بنائیں جہاں پنجاب کے تمام دریا پنجند کے مقام پر دریائے سندھ سے ملتے ہیں تو مٹھن کوٹ سے اوپر پنجاب کی طرف کے سارے علاقہ کو دریائے سندھ کا بالائی میدان کہیں گے۔

☆ خصوصیات:

☆ بالائی میدان شمال کی طرف اونچا ہے اور جنوب کی طرف ڈھلوان دار ہے اسی لیے ہمارے سارے بڑے دریا شمال سے جنوب کی سمت بہتے ہیں۔ اس میدان کے مغرب میں تھل کا ریگستان ہے۔

☆ یہ میدان جسے پانچ دریاؤں کے سیراب کرنے کی وجہ سے پنجاب یعنی ''پنج آب'' کی سرزمین کہا جاتا ہے، زرعی نقطہ نظر سے بہت زرخیز ہے۔

☆ فصلیں:

قیام پاکستان سے قبل بھی متحدہ پنجاب گندم کی پیداوار کے حوالے سے بہت مشہور تھا اور دنیا اسے اناج گھر کے نام سے یاد کیا کرتی تھی۔ آج بھی پاکستان کے حصے میں آنے والا پنجاب ملک کی غذائی ضروریات پوری کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

دریائے سندھ کا زیریں میدان

☆ محل وقوع:

مٹھن کوٹ سے نیچے دریائے سندھ ایک بڑے دریا کی شکل میں اکیلا بہتا ہوا ٹھٹھہ تک جا پہنچتا ہے اور وہاں سے ڈیلٹا میں تقسیم ہو کر بحیرہ عرب میں جا گرتا ہے۔ اس سارے علاقے کو دریائے سندھ کا زیریں میدان کہا جاتا ہے۔

☆ **ریگستان:**

اس میدان کے جنوب مغرب کی طرف کوہ کیرتھر کا سلسلہ واقع ہے جبکہ مشرق کی طرف تھر کا ریگستان واقع ہے۔

☆ **فصلیں:**

بالائی میدان کی طرح سندھ کا زیریں میدان بھی بہت زرخیز ہے۔ یہ سبزیوں اور پھلوں کی پیداوار کے حوالے سے بڑی شہرت رکھتا ہے۔

☆ **نہریں:**

آبپاشی زیادہ تر انہار سے کی جاتی ہے لیکن نہری پانی کی کمی ہے جسے پورا کرنے کے لیے ٹیوب ویل بھی نصب کیے گئے ہیں۔ زیر زمین پانی کھاری ہونے کی وجہ سے بالائی میدان کے مقابلے میں کافی کم ہے۔ پانی کی کمی اور سیم تھور اس میدان کے اہم زرعی مسائل ہیں۔

☆ **ڈیلٹا:**

دریائے سندھ کا ڈیلٹائی علاقہ ٹھٹھہ سے لے کر بحیرہ عرب تک پھیلا ہوا ہے۔ یہاں دریا کی رفتار سست ہو جاتی ہے اور سمندر میں گرنے سے پہلے دریا کئی شاخوں میں تقسیم ہو کے ڈیلٹا کی شکل Δ بناتا ہے جس کے باعث یہ ڈیلٹائی علاقہ کہلاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال نمبر 4۔ آب وہوا کے لحاظ سے پاکستان کو کتنے حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے ہر حصے کی تفصیل بیان کریں۔

جواب

آب وہوا کی تعریف

کسی ملک یا علاقے کی لمبے عرصے کی موسمی کیفیات کی اوسط کو آب وہوا کہتے ہیں۔ موسمی کیفیات میں درجہ حرارت، بارش، ہوا میں نمی اور ہوا کا دباؤ شامل ہیں۔

آب وہوا کے لحاظ سے پاکستان کے خطے

پاکستان کو آب وہوا کے لحاظ سے درج ذیل حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

☆ بلندی والا بری آب وہوا کا خطہ

☆ سطح مرتفع والا بری آب وہوا کا خطہ

☆ میدانی بری آب وہوا کا خطہ

☆ ساحلی آب وہوا کا خطہ

بلندی والا بری آب وہوا کا خطہ

آب وہوا کے اس خطے میں پاکستان کے شمالی بلند پہاڑی علاقے (بیرونی، وسطی کوہ ہمالیہ) شمال مغربی پہاڑی سلسلے (چترال، سوات وغیرہ) مغربی پہاڑی سلسلے (وزیرستان، ژوب اور لورالائی) اور بلوچستان کے پہاڑی سلسلے (کوئٹہ، ساراوان، وسطی مکران اور جھالاوان) شامل ہیں۔ یہاں کی آب وہوا کی خصوصیات میں موسم سرما سرد ترین ہوتا ہے۔ عموماً برف باری ہوتی ہے۔ موسم گرما معتدل ہوتا ہے جبکہ موسم سرما کے آخر اور بہار کے شروع میں بارشیں ہوتی ہیں۔ اس خطے کے کچھ علاقے مثلاً بیرونی ہمالیہ، مری اور ہزارہ میں قریباً سارا سال بارشیں ہوتی ہیں۔ زیادہ تر بارشیں موسم گرما کے آخر میں ہوتی ہیں۔

سطح مرتفع والا آب وہوا کا خطہ:

آب وہوا کے اس خطے میں بلوچستان کا مغربی علاقہ آتا ہے، مئی سے وسط ستمبر تک مسلسل گرم اور گرد آلود ہوائیں چلتی رہتی ہیں۔ جنوری اور فروری کے مہینوں میں کچھ بارشیں ہوتی ہیں۔ اس خطے کی آب وہوا میں موسم گرما شدید گرم اور خشک ہوتا ہے۔ اس موسم میں گرد آلود ہوائیں چلتی ہیں جو اس خطے کی اہم خصوصیات ہیں۔ سبی اور جیکب آباد اس خطے میں واقع ہیں۔

میدانی بری آب وہوا کا خطہ:

آب وہوا کے اس خطے میں دریائے سندھ کا بالائی (صوبہ پنجاب) اور زیریں میدان (صوبہ سندھ) شامل ہیں۔ اس خطے کی آب وہوا میں موسم گرما شدید گرم رہتا ہے۔ اور موسم گرما کے آخر میں مون سون ہواؤں سے شمالی پنجاب میں زیادہ بارشیں ہوتی ہیں۔ جبکہ بقیہ میدانی علاقوں میں بارشیں کم ہوتی ہیں۔ موسم سرما میں بھی بارش کی یہی صورت حال رہتی ہے۔ تھل اور جنوب مشرقی صحرا خشک ترین علاقے ہیں یعنی بارش بہت کم ہوتی ہے۔ پشاور کے میدانی علاقوں میں آندھی، طوفان اور بادوباراں آتے ہیں۔

ساحلی آب وہوا کا خطہ:

آب وہوا کے اس خطے میں صوبہ سندھ اور بلوچستان کے ساحلی علاقے شامل ہیں۔ سالانہ اور روزانہ کے درجہ حرارت میں بہت کم فرق ہوتا ہے۔ موسم گرما کے دوران سمندر سے ہوائیں چلتی ہیں۔ ہوا میں نمی زیادہ ہوتی ہے۔ سالانہ اوسط درجہ حرارت قریباً 32 درجے سینٹی گریڈ ہوتا ہے۔ مئی اور جون گرم ترین مہینے ہیں۔ لسبیلہ کے مشرق میں زیادہ بارش موسم گرما میں جبکہ مغرب میں موسم سرما میں ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال نمبر 5۔ آب وہوا انسانی زندگی پر کیسے اثر انداز ہوتی ہے۔ وضاحت کریں۔

جواب

آب وہوا کی تعریف:

کسی ملک یا علاقے کی لمبے عرصے کی موسمی کیفیات کی اوسط کو آب وہوا کہتے ہیں۔ موسمی کیفیات میں درجہ حرارت، بارش، ہوا میں نمی اور ہوا کا دباؤ شامل ہیں۔

انسانی زندگی پر آب وہوا کے اثرات:

آب وہوا کا انسانی زندگی پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ آب وہوا کسی مقام یا علاقے کی تمام انسانی سرگرمیوں پر اپنا اثر رکھتی ہے۔ کسی ملک کے رہنے والوں کی معاشی، معاشرتی، سماجی، سیاسی، تجارتی غرضیکہ تمام سرگرمیوں کا انحصار کافی حد تک آب وہوا پر ہے۔

میدانی علاقے:

☆ پاکستان کے میدانی علاقوں کی **آب وہوا میں شدت** پائی جاتی ہے۔ یعنی موسم گرما گرم اور سرما سرد ہوتا ہے۔

☆ آب وہوا مختلف اقسام کی **فصلوں، سبزیوں اور پھلوں** کے لیے بہت موزوں ہے۔ میدانی علاقے دریاؤں کی لائی ہوئی مٹی سے بنے ہیں لہٰذا بہت زرخیز ہیں۔

☆ یہ گنجان آباد علاقے ہیں۔ ان علاقوں کے رہنے والوں کی آمدنی کا زیادہ تر دارومدار زراعت اور اس سے متعلقہ صنعتوں پر ہے۔ یہاں کے مکینوں کی **معاشی حالت** نسبتاً بہتر ہے۔

☆ میدانی علاقوں میں بارش کی کمی کو دریاؤں اور زیرزمین پانی سے **آبپاشی کے نظام** کے ذریعے پورا کیا جاتا ہے۔

☆ پاکستان میں سب سے زیادہ آبادی اسی علاقے میں ہے۔ **ذرائع آمدورفت** اور نقل و حمل بہتر ہیں اور لوگوں کو بہتر سہولتیں میسر ہیں۔

شمال اور شمال مغربی علاقے:

☆ پاکستان کے شمال و شمال مغربی علاقے پہاڑی سلسلوں میں گھرے ہوئے ہیں۔ یہ علاقے سطح سمندر سے **کئی ہزار میٹر بلند** ہیں۔ جیسے جیسے ہم سطح سمندر سے بلندی کی طرف جاتے ہیں، **درجہ حرارت میں کمی** واقع ہوتی جاتی ہے۔

☆ پہاڑی علاقوں کا درجہ حرارت موسم سرما میں سرد ترین یعنی نقطہ انجماد (0 درجے) سے گر جاتا ہے۔ اکثر **برف باری** ہوتی ہے۔ یہاں کے رہنے والوں کی تمام سرگرمیاں موسم سرما میں قریباً محدود ہو جاتی ہیں۔ لوگ موسم سرما کے شروع ہونے سے پہلے خوراک اور دیگر ضروری اشیا ذخیرہ کر لیتے ہیں۔

☆ لوگوں کی سرگرمیوں میں **گھریلو دستکاری** بہت اہم ہے۔

☆ بعض لوگ اپنے مویشیوں کو پہاڑی علاقوں سے میدانی علاقوں کی طرف منتقل کر لیتے ہیں کیونکہ برف باری کی وجہ سے **چراگاہیں** استعمال نہیں ہو سکتیں

☆ موسم گرما میں یہ علاقے **سرسبز شاداب** ہو جاتے ہیں۔ برف پگھلنے سے ندی نالے رواں دواں ہو جاتے ہیں۔ یہاں کے رہنے والے لوگ اپنے مویشیوں کو لے کر دوبارہ ان علاقوں کا رخ کرتے ہیں۔

☆ موسم گرما میں **کاشت کاری** لوگوں کا اہم پیشہ ہے۔

☆ یہاں مختلف اقسام کے پھل پیدا ہوتے ہیں جن سے **معاشی و تجارتی سرگرمیاں** شروع ہو جاتی ہیں۔ پہاڑی علاقے نسبتاً کم گنجان آباد ہیں۔

☆ ان علاقوں میں **معدنیات** کے ذخائر بھی ملتے ہیں۔ یہاں کے لوگ محنتی اور جفاکش ہوتے ہیں۔ ان علاقوں کی اچھی آب و ہوا اور **خوبصورت مناظر** کی وجہ سے سیاحت کو بہت فروغ حاصل ہوتا ہے۔

صحرائی علاقے

☆ پاکستان میں صحرائی علاقوں کی آب و ہوا بہت گرم اور خشک ہے۔ دن اور رات کے **درجہ حرارت میں بہت فرق** ہوتا ہے۔

☆ موسم گرما میں دن کے وقت **لُو چلتی** ہے۔ گردآلود آندھیاں چلتی ہیں۔

☆ پنجاب کا جنوبی اور صوبہ سندھ کا شمالی و جنوبی علاقہ خاص طور پر **ریگستانی خصوصیات** رکھتا ہے۔ ان علاقوں کے لوگوں کی زندگی انتہائی سخت ہے

☆ **بارش کم** ہوتی ہے اس لیے پینے کے لیے پانی دور دور سے لانا پڑتا ہے۔ جن علاقوں میں نہریں پانی کی فراہمی کا ذریعہ ہیں وہاں زندگی قدرے بہتر گزرتی ہے۔

☆ **بھیڑ بکریاں** پالنا ان علاقوں کے لوگوں کا سب سے اہم ذریعہ معاش ہے۔

ساحلی علاقے

☆ پاکستان کے جنوب میں بحیرہ عرب کا **ساحلی علاقہ** ہے۔

☆ اس کی **آب و ہوا معتدل** ہے۔ دن اور رات کے درجہ حرارت کا فرق کم ہے۔

☆ لوگوں کا اہم پیشہ ماہی گیری ہے۔

سطح مرتفع بلوچستان

☆ پاکستان میں سطح مرتفع بلوچستان کی آب و ہوا موسم سرما میں سرد ترین ہوتی ہے۔ موسم سرما میں بعض بلند مقامات پر برف باری ہوتی ہے۔ یہ پاکستان کا **خشک ترین علاقہ** ہے۔

☆ یہ گنجان آباد علاقے ہیں۔ ان علاقوں کے رہنے والوں کی آمدنی کا زیادہ تر دارومدار زراعت اور اس سے متعلقہ صنعتوں پر ہے۔ یہاں کے مکینوں کی **معاشی حالت** نسبتاً بہتر ہے۔

☆ میدانی علاقوں میں بارش کی کمی کو دریاؤں اور زیرِ زمین پانی سے **آبپاشی کے نظام** کے ذریعے پورا کیا جاتا ہے۔

☆ پاکستان میں سب سے زیادہ آبادی اسی علاقے میں ہے۔ **ذرائع آمدورفت** اور نقل و حمل بہتر ہیں اور لوگوں کو بہتر سہولتیں میسر ہیں۔

شمال اور شمال مغربی علاقے:

☆ پاکستان کے شمال و شمال مغربی علاقے پہاڑی سلسلوں میں گھرے ہوئے ہیں۔ یہ علاقے سطح سمندر سے **کئی ہزار میٹر بلند** ہیں۔ جیسے جیسے ہم سطح سمندر سے بلندی کی طرف جاتے ہیں، **درجہ حرارت میں کمی** واقع ہوتی جاتی ہے۔

☆ پہاڑی علاقوں کا درجہ حرارت موسم سرما میں سردترین یعنی نقطہ انجماد (0 درجے) سے گر جاتا ہے۔ اکثر **برف باری** ہوتی ہے۔ یہاں کے رہنے والوں کی تمام سرگرمیاں موسم سرما میں قریباً محدود ہو جاتی ہیں۔ لوگ موسم سرما کے شروع ہونے سے پہلے خوراک اور دیگر ضروری اشیا ذخیرہ کر لیتے ہیں۔

☆ لوگوں کی سرگرمیوں میں **گھریلو دستکاری** بہت اہم ہے۔

☆ بعض لوگ اپنے مویشیوں کو پہاڑی علاقوں سے میدانی علاقوں کی طرف منتقل کر لیتے ہیں کیونکہ برف باری کی وجہ سے **چراگاہیں** استعمال نہیں ہو سکتیں

☆ موسم گرما میں یہ علاقے **سرسبز شاداب** ہو جاتے ہیں۔ برف پگھلنے سے ندی نالے رواں دواں ہو جاتے ہیں۔ یہاں کے رہنے والے لوگ اپنے مویشیوں کو لے کر دوبارہ ان علاقوں کا رخ کرتے ہیں۔

☆ موسم گرما میں **کاشت کاری** لوگوں کا اہم پیشہ ہے۔

☆ یہاں مختلف اقسام کے پھل پیدا ہوتے ہیں جس سے **معاشی و تجارتی سرگرمیاں** شروع ہو جاتی ہیں۔ پہاڑی علاقے نسبتاً کم گنجان آباد ہیں۔

☆ ان علاقوں میں **معدنیات** کے ذخائر بھی ملتے ہیں۔ یہاں کے لوگ محنتی اور جفاکش ہوتے ہیں۔ ان علاقوں کی اچھی آب و ہوا اور خوبصورت مناظر کی وجہ سے سیاحت کو بہت فروغ حاصل ہوتا ہے۔

صحرائی علاقے

☆ پاکستان میں صحرائی علاقوں کی آب و ہوا بہت گرم اور خشک ہے۔ دن اور رات کے **درجہ حرارت میں بہت فرق** ہوتا ہے۔

☆ موسم گرما میں دن کے وقت **لُو چلتی** ہے۔ گرد آلود آندھیاں چلتی ہیں۔

☆ پنجاب کا جنوبی اور صوبہ سندھ کا شمالی و جنوبی علاقہ خاص طور پر **ریگستانی خصوصیات** رکھتا ہے۔ ان علاقوں کے لوگوں کی زندگی انتہائی سخت ہے

☆ **بارش کم** ہوتی ہے اس لیے پینے کے لیے پانی دور دور سے لانا پڑتا ہے۔ جن علاقوں میں نہریں پانی کی فراہمی کا ذریعہ ہیں وہاں زندگی قدرے بہتر گزرتی ہے۔

☆ **بھیڑ بکریاں** پالنا ان علاقوں کے لوگوں کا سب سے اہم ذریعہ معاش ہے۔

ساحلی علاقے

☆ پاکستان کے جنوب میں بحیرہ عرب کا **ساحلی علاقہ** ہے۔

☆ اس کی **آب و ہوا معتدل** ہے۔ دن اور رات کے درجہ حرارت کا فرق کم ہے۔

☆ لوگوں کا اہم پیشہ ماہی گیری ہے۔

سطح مرتفع بلوچستان

☆ پاکستان میں سطح مرتفع بلوچستان کی آب و ہوا موسم سرما میں سردترین ہوتی ہے۔ موسم سرما میں بعض بلند مقامات پر برف باری ہوتی ہے۔ یہ پاکستان کا **خشک ترین علاقہ** ہے۔

☆ **دریائی کٹاؤ کے اوزار:**

دریائی پانی میں موجود چٹانی مواد، جو کٹاؤ میں رگڑنے اور کھرچنے سے چٹانوں کی توڑ پھوڑ میں معاونت کرتا ہے اسے دریائی کٹاؤ کے اوزار کہتے ہیں۔

☆ **چادری شیٹ فلو:**

کرۂ ارض پر ہونے والی بارش اور گلیشیر کا پگھلا ہوا پانی جو زمین کے اندر جذب نہیں ہوتا سطح کے اوپر ایک چادر کی شکل میں بہہ نکلتا ہے اسے شیٹ فلو کہتے ہیں۔ جو زرخیزی میں اضافہ کرتا ہے۔

☆ پانی کے بہاؤ کی چھوٹی چھوٹی چادریں باہم مل کر بہنے لگتی ہیں تو انہیں نالہ (Rill) کہتے ہیں۔

☆ چند بڑے نالے اور اُن کی معاون نالیاں جب ایک خاص گزرگاہ بنا کر چلتی ہیں تو ندی کہلاتی ہے۔ انہیں معاون ندیاں یا بڑا ہونے کی صورت میں معاون دریا بھی کہتے ہیں۔

وادی:

وہ علاقہ یا نشیبی سطح جس کے اندر ایک ندی یا دریا کا پانی بہتا ہے اس کے تین حصے ہیں۔

☆ **ابتدائی حصہ** پہاڑی منزل سے اپنا سفر شروع کرتا ہے۔

☆ **ثانوی منزل** میں دریا معاون دریا کے پانی کو لے کر ظاہر ہوتا ہے۔

☆ **ڈیلٹائی** یا اختتامی منزل جہاں دریا کا اختتام ہوتا ہے۔

دوآب:

دو دریاؤں کے درمیانی زمین کے ٹکڑے کو دوآب کہتے ہیں۔

پاکستان کا دریائی نظام:

ایک دریا یا دریائی نظام بہت سے معاون دریاؤں کا پانی لے کر چلتا ہے۔ اس کی بہترین مثال دریائے سندھ کا نظام ہے جو مشرقی اور مغربی معاون دریاؤں کے ساتھ مل کر چلتا ہے۔ پاکستان میں پائے جانے والے گلیشیرز موسم گرما میں درجہ حرارت بڑھنے کی وجہ سے پگھلنا شروع ہو جاتے ہیں۔ ان سے نکلنے والا تازہ پانی چشموں اور نالوں کی صورت میں دریاؤں میں آ کر گرتا ہے۔ گلیشیر کے عمل تخریب کی وجہ سے پاکستان کے پہاڑی علاقوں میں کئی تازہ پانی کی جھیلیں بھی بن گئی ہیں جو کہ مقامی لوگوں کی ضرورت کو پورا کرتی ہیں۔ پاکستان کو دریائے سندھ اور اس کے معاون دریا سیراب کرتے ہیں۔

☆ **دریائے سندھ**

''دریائے سندھ چین کی سرحد کے قریب شمالی پہاڑوں سے نکلتا ہے اور مقبوضہ کشمیر سے ہوتا ہوا سکردو کے مقام پر پاکستان میں داخل ہوتا ہے۔''

☆ **مشرقی معاون دریا:**

مشرقی دریا، راوی، ستلج بیاس، چناب اور جہلم

☆ **مغربی معاون دریا:**

گلگت، سوات، کابل، کنہار، ٹوچی گومل اور ژوب شامل ہیں۔

☆☆☆☆☆

سوال نمبر 7۔ پاکستان کے میدانی خطے کی اہمیت بیان کریں۔

جواب

پاکستان کا میدانی خطہ

''میدان سے مراد زمین کا وہ حصہ جو سطح سمندر سے تقریباً 300 میٹر بلند ہو اس کی ڈھلوان بتدریج سمندر کی طرف کم ہو رہی ہو۔''

پاکستان کے میدانی خطے کا زیادہ حصہ صوبہ پنجاب اور صوبہ سندھ میں آتا ہے جسے دریائے سندھ کا بالائی اور زیریں میدان کہتے ہیں۔ البتہ کچھ میدانی خطہ صوبہ بلوچستان اور صوبہ خیبر پختونخواہ میں بھی آتا ہے۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

پنجاب کا میدانی خطہ

☆ **علاقہ:**

یہ خطہ جسے دریائے سندھ کا بالائی میدان بھی کہا جاتا ہے بڑا زرخیز ہے۔ جو دریاؤں کی سال ہا سال سے لائی ہوئی نرم مٹی سے بنا ہے۔ یہ خطہ پوٹھوار اور کوہستان نمک سے شروع ہو کر مٹھن کوٹ تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ سب سے بڑا قابل کاشت رقبہ ہے۔

☆ **دوآبہ:**

دو دریاؤں کے درمیان کی زمین کو دوآبہ کہتے ہیں۔ پنجاب کی زمین کئی دوآبوں کے درمیان ہے۔ جیسے ساگر دوآب، چج دوآب، رچنا دوآب اور باری دوآب۔

☆ **ذریعہ آبپاشی:**

فصلوں کی آبپاشی کا بڑا ذریعہ نہریں ہیں۔ آبادی کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے نہروں کے علاوہ ٹیوب ویلوں سے بھی آبپاشی کی جاتی ہے۔ دریاؤں پر بیراج بنا کر نہریں نکالی گئی ہیں۔ ان نہروں میں آبپاشی نہریں بھی ہیں اور رابطہ نہریں بھی۔ ملک کی آبپاشی نہریں زیادہ تر پنجاب کے میدانی خطے میں ہیں۔

☆ **فصلیں اور پھل:**

گندم، کپاس، چاول، گنا، اور مکئی اہم فصلیں ہیں۔ کینو، آم اور امرود کے باغات بھی وافر مقدار میں ملتے ہیں۔ زرعی نقطہ نظر سے اس خطے کی بڑی اہمیت ہے۔ جو نہ صرف ملک کی غذائی ضروریات پوری کرتا ہے بلکہ پھلوں کے علاوہ کپاس اور چاول کی برآمد سے کثیر زرمبادلہ بھی کماتا ہے۔

☆ **گنجان آباد:**

پنجاب کے میدانی خطے کا زیادہ تر حصہ گنجان آباد ہے اور یہاں بڑے بڑے شہر آباد ہیں مثلاً لاہور، فیصل آباد اور ملتان وغیرہ۔

سندھی کا میدانی خطہ:

☆ **علاقہ:**

اس خطے کو دریائے سندھ کا زیریں میدان بھی کہتے ہیں۔ بالائی میدان کی طرح یہ خطہ بھی بہت زرخیز ہے۔

☆ **صحرا:**

اس کے مشرق میں صحرائے تھر ہے۔

☆ **ذرائع آب پاشی:**

زیادہ تر آبپاشی نہروں سے کی جاتی ہے لیکن فصلوں کے لیے پانی کی کمی کو ٹیوب ویلوں سے بھی پورا کیا جاتا ہے۔ سکھر بیراج یہاں کا سب سے بڑا بیراج ہے۔ دوسرے دو بیراجوں گدو اور کوٹری سے بھی نہریں نکالی گئی ہیں۔

☆ **اہم فصلیں اور پھل:**

گندم، گنا، چاول، اور کپاس اس خطے کی اہم فصلیں ہیں۔ اس خطے کا کیلا، امرود اور کھجور بہت مشہور ہیں۔

☆ **علاقے:**

کراچی اور حیدر آباد یہاں کے دو بڑے شہر ہیں۔ یہ دونوں شہر صنعتوں کے لیے مشہور ہیں۔

خیبر پختونخوا کا میدانی خطہ:

☆ **علاقے:**

صوبہ خیبر پختونخوا کا میدانی خطہ زیادہ تر پشاور، بنوں، لکی مروت، ڈی آئی خاں اور مردان کے علاقوں پر مشتمل ہے۔

☆ **ذرائع آب پاشی:**

پشاور کے میدانی خطے کو وارسک ڈیم سے نہریں نکال کر سیراب کیا گیا ہے۔ مردان کے خطے کو دریائے سندھ سے نکلنے والی پہور ہائی لیول کینال اور بنوں ولکی مروت کے علاقے کو دریائے کرم سے نکالی جانے والی نہر سیراب کرتی ہے جبکہ ڈی آئی خاں کو چشمہ رائیٹ بینک کینال سیراب کرتی ہے۔

صوبہ بلوچستان کا میدانی علاقہ:

☆ **ذرائع آب پاشی:**

صوبہ بلوچستان ایک خشک خطہ ہے جس کا زیادہ تر میدانی علاقہ گدو بیراج سے نکالی جانے والی انہار ڈیزرٹ اور پٹ فیڈر سے سیراب ہوتا ہے۔ نہری پانی کی کمی ہے جسے ٹیوب ویلوں یا دوسرے ذرائع آب پورا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

☆ **فصلیں:**

صوبہ خیبر پختونخوا کے مقابلے میں بلوچستان میں بارش کم ہوتی ہے۔ گندم، تمباکو، گنا، مکئی اور چاول یہاں کی اہم فصلیں ہیں۔

حاصل کلام:

تمام میدانی خطے پاکستان کی معیشت اور ترقی میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

سوال نمبر 8۔ جنگلات کی اہمیت بیان کریں۔

جواب

جنگلات کی اہمیت

کسی بھی ملک کی معاشی ترقی کے لیے اس کے 20 سے 25 فی صد رقبے پر جنگلات کا ہونا ضروری ہے لیکن پاکستان میں جنگلات کا تناسب 5 فیصد ہے جو انتہائی کم ہے۔ جنگلات کی اہمیت درج ذیل نکات سے واضح کی جاسکتی ہے۔

☆ **مٹی کا کٹاؤ:**

شمالی پہاڑی علاقوں میں زیادہ بارش ہوتی ہے جس سے پہاڑی ڈھلوانوں سے پانی بہتا ہوا دریاؤں میں گرتا ہے۔ جنگلات کا ڈھلوانوں پر ہونا پانی کے تیز بہاؤ میں آڑے آتا ہے جس سے نہ صرف مٹی کا کٹاؤ رک جاتا ہے بلکہ پانی کی رفتار بھی کم ہو جاتی ہے۔

☆ **توانائی کا حصول:**

پاکستان میں توانائی کے وسائل کم ہیں لہذا جنگلات کی لکڑی کوئلہ کی کمی کو دور کرتی ہے۔ اور جلانے یا توانائی کا حصول کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔

☆ **فرنیچر میں استعمال:**

جنگلات سے حاصل کردہ لکڑی عمارات میں استعمال ہونے کے علاوہ فرنیچر اور دوسری اشیا بنانے کے کام آتی ہیں۔

☆ **کھیلوں کا سامان:**

جنگلات کی لکڑی سے کھیلوں کا سامان بنتا ہے جسے پاکستان برآمد کر کے زرمبادلہ کماتا ہے۔

☆ **خوشگوار آب وہوا:**

جنگلات کسی بھی علاقے کی آب وہوا کو خوشگوار بناتے ہیں اور درجہ حرارت کی شدت کو کم کردیتے ہیں۔

☆ **بارش برسانے کا باعث:**

جنگلات کافی حد تک بارش برسانے کا باعث بنتے ہیں کیونکہ ان کی موجودگی سے ہوا میں آبی بخارات میں اضافہ ہو جاتا ہے جو بارش برسانے کا باعث بنتے ہیں۔

☆ **زمین کی زرخیزی:**

درختوں کی جڑیں مٹی کو آپس میں جکڑے رکھتی ہیں جس کے فائدے یہ ہیں کہ پانی کے بہاؤ سے مٹی کی زرخیز تہ بہہ نہیں سکتی ،جس سے زمین کی زرخیزی قائم رہتی ہیں۔

☆ **ڈیم اور جھیلیں:**

جنگلات کے نہ ہونے سے دریا اپنے ساتھ ریت اور مٹی کی بڑی مقدار بہالے جاتے ہیں جس سے ہمارے ڈیم اور مصنوعی جھیلیں بھر جاتی اور زراعت وصنعت کے لیے کم پانی ذخیرہ ہوتا ہے۔

☆ **سیم وتھور کا خاتمہ:**

درخت سیم وتھور زدہ علاقوں میں بہت کار آمد ہیں کیونکہ یہ زمین سے پانی جذب کر لیتے ہیں جس سے زیرزمین پانی کی مقدار کم ہو جاتی ہے اور اس کی سطح نیچے چلی جاتی ہے۔

☆ **ادویات میں استعمال:**

جنگلات سے حاصل شدہ جڑی بوٹیاں ادویات میں استعمال ہوتی ہیں۔

☆ **سیاحت کو فروغ:**

جنگلات سیاحت کو فروغ دیتے ہیں۔ پاکستان کے بہت سے شمالی اور شمال مغربی پہاڑی مقامات ایسے ہیں جو جنگلات کی وجہ سے صحت افزا اور قابل دید مقامات ہیں۔

☆ **جنگلی حیات:**

جنگلات جنگلی حیات (پرندے اور چرند) کے لیے بہت ضروری ہیں۔

☆ **پھل:**

جنگلات ہمیں مختلف اقسام کے پھل، بیج اور جانوروں کو چارہ مہیا کرتے ہیں۔

☆ **معیشت میں کردار:**

جنگلات پاکستان کی معیشت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

☆ **صنعت میں کردار:**

جنگلات لاخ اور ریشم سازی کی صنعت کا ذریعہ ہیں نیز کھمبیاں، شہد اور گوند بھی مہیا کرتے ہیں۔

☆ **کاغذ کا حصول:**

درخت کاغذ اور گتہ سازی کے لیے بھی استعمال ہوتے ہیں۔

حکومتی اقدامات:

حکومت پاکستان نے جنگلات میں اضافے کے لیے بہت اقدامات کیے ہیں۔ شعبہ جنگلات اس سلسلہ میں سرگرم عمل رہتا ہے۔

☆ **نرسریاں:**

درخت لگانے کے لیے تمام بڑے بڑے شہروں میں نرسریاں قائم ہیں جہاں مناسب قیمت پر پودے دستیاب ہیں۔

☆ **میڈیا کا کردار:**

حکومت اس وقت میڈیا کو استعمال کرتے ہوئے عوام میں درختوں کی اہمیت اجاگر کررہی ہے اور سال میں دو مرتبہ ہفتہ شجر کاری منایا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال نمبر 9۔ پاکستان میں کون کون سی جنگلی حیات پائی جاتی ہیں انہیں کونسے خطرات پیش ہیں؟

جواب

پاکستان کی جنگلی حیات

"جنگلی حیات سے مراد وہ پرندے اور جانور ہیں جو جنگلات میں پائے جاتے ہیں وہیں ان کی افزائش نسل ہوتی ہے۔"

پاکستان کی جنگلی حیات درج ذیل علاقوں میں پائی جاتی ہیں۔

شمالی پہاڑی علاقے

☆ **علاقے:**

پاکستان کا شمالی حصہ تین اطراف سے پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے۔ ان پہاڑوں میں قراقرم، ہمالیہ اور ہندوکش کے پہاڑی سلسلے شامل ہیں۔

☆ **جانور اور پرندے:**

ان پہاڑوں کی بلندیوں پر برفانی چیتا، سیاہ ریچھ، بھورا ریچھ، بھیڑیا، سیاہ خرگوش، مارخور، پہاڑی بکری، ہرن اور تیتر دیکھنے کو ملتے ہیں۔ برفانی چیتا، مارکوپولو بھیڑ اور بھورے ریچھ کی تعداد تیزی سے کم ہورہی ہے۔ اس لیے عالمی ادارے نے ان جانوروں کو خطرے کی زد میں قرار دیا ہے۔

پہاڑی ڈھلوانیں:

☆ **علاقی:**

سطح مرتفع پوٹھوار، کوہ نمک اور کالا چٹا پہاڑ پر جنگلات کثرت سے ملتے ہیں۔

☆ **جانور اور پرندے:**

کم بلند پہاڑی ڈھلوانوں پر بندر، سرخ لومڑی، کالا ہرن، چیتا، تیتر اور چکور وغیرہ دیکھنے کو ملتے ہیں۔ ان جنگلات میں کئی جنگلی جانور پائے جاتے ہیں جن میں چنکارا ہرن، تیتر، مور، چکور، اور علاقائی پرندے شامل ہیں۔

میدانی علاقے:

پاکستان کے میدانی علاقے زرعی مقاصد کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں، اس سبب میدانی علاقوں میں پائے جانے والے جنگل اور جنگلی حیات تیزی سے سکڑتے جارہے ہیں۔ ان علاقوں میں گیدڑ، لگڑ بھگڑ، نیولا اور بھیڑیا جیسے جانور ملتے ہیں۔

ریگستانی علاقے:

چنکارا ہرن اور موسی ریگستانی علاقوں میں پائی جانے والی جنگلی حیات میں سے ہیں۔

بلوچستان کے علاقے:

بلوچستان کے سنگلاخ اور خشک پہاڑ مارخور جنگلی بھیڑ، تیتر، چکور اور کئی اقسام کی جنگلی بلیوں کے مسکن ہیں۔

☆ **شکاری پرندے:**

شکاری پرندوں میں پاکستان میں باز، عقاب اور شکرا عام ملتے ہیں۔ان پرندوں کے علاوہ کئی موسمیاتی پرندے ہر سال سردیوں کے آغاز میں سائبیریا اور دوسرے سرد علاقوں سے ہجرت کر کے پاکستان کی جھیلوں کا رخ کرتے ہیں اور موسم سرما گزرنے کے بعد واپس اپنے دیس کی راہ لیتے ہیں۔

☆ **قومی جانور:**

مارخور پاکستان کا قومی جانور ہے۔

☆ **قومی پرندہ:**

چکور پاکستان کا قومی پرندہ ہے۔

جنگلی حیات کو درپیش خطرات

☆ **غیر قانونی شکار:**

ہمارے ملک میں مسلسل اور تیزی کے ساتھ جنگلی جانوروں کا شکار کیا گیا جس سے تیتر، مور، بھیڑیا اور ریچھ کی نسل ختم ہوتی جا رہی ہے۔

☆ **ناقص منصوبہ بندی:**

ہمارے ملک میں مختلف جگہوں پر پارکس تعمیر کیے گئے ہیں لیکن ناقص منصوبہ بندی کی وجہ سے جنگلی حیات کو خطرہ ہے۔

☆ **انسانی آبادی میں اضافہ:**

انسانی آبادی میں تیزی سے اضافہ جاری ہے انسانی ضروریات کے پیش نظر لکڑی کے استعمال میں اضافہ ہوا ہے۔

☆ **جنگلات کا کٹاؤ:**

وقت کے ساتھ ساتھ جنگلات کے کٹاؤ کا عمل جاری ہے جس سے جنگلی حیات کے لیے جنگلات کی کمی میں اضافہ ہوا ہے۔

☆ **پانی کی کمی:**

بارش کی کمی پاکستان میں پانی کی کمی کا باعث بنی ہے جس سے جنگلات اور جنگلی حیات کو نقصان ہوا ہے۔

☆ **پالتو جانور:**

پالتو جانوروں کی تعداد میں اضافہ سے جنگلی حیات کی خوارک میں کمی واقع ہوئی ہے۔

☆ **جنگلی پناہ گاہیں:**

جنگلات کے کٹاؤ سے جنگلی پناہ گاہیں ختم ہو گئی ہیں جس سے جنگلی حیات غیر[illegible]ط ہو گئے ہیں۔

حاصل کلام:

حکومت کو چاہئے کہ عوام میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے شعور پیدا کرے جنگلات کے کٹاؤ پر پابندی کی جائے تا کہ زمین کا حسن قائم رہے اور جنگلی حیات کا تحفظ بھی ممکن ہو سکے۔

☆☆☆☆☆

سوال نمبر 10۔ ملک کو درپیش ماحولیاتی خطرات بیان کریں اور ماحولیاتی آلودگی کی اقسام پر نوٹ لکھیں۔

جواب

انسانی ماحول کو درپیش خطرات:

''ماحول سے مراد وہ گردونواح جو انسانی یا ہر طرح کی زندگی کو متاثر کرے۔''

اس وقت ہمارے ماحول کو درج ذیل بڑے خطرات کا سامنا ہے۔

سیم وتھور:

☆ **تعارف:**

سیم زیرزمین پانی کی زیادتی اور تھور پانی کی کمی کی وجہ سے جنم لیتا ہے۔ اس وقت پاکستان کا قریباً 2 کروڑ ایکڑ رقبہ سیم وتھور کا شکار ہے۔ اس سے نہ صرف زمین کی زرخیزی متاثر ہورہی ہے اور فصلوں سے مطلوبہ پیداوار حاصل نہیں ہورہی بلکہ ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ ہورہا ہے۔

☆ **وجوہات:**

سیم وتھور کی بڑی وجوہات درج ذیل ہیں۔

1۔ نہروں سے پانی کا رساؤ
2۔ ناہموار کھیت
3۔ آبپاشی کے قدیم اور روایتی طریقے
4۔ ایک جیسی فصلوں کی مستقل کاشت

☆ **اقدامات:**

حکومت پاکستان نے سیم وتھور کے مسائل پر قابو پانے کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات کیے ہیں۔

1۔ ٹیوب ویلوں کی تنصیب جس سے زیرزمین پانی کی سطح کم ہوجاتی ہے اور حاصل شدہ پانی کے استعمال سے تھور میں کمی واقع ہوجاتی ہے۔
2۔ نہروں اور کھالوں کی پختگی تاکہ پانی کا زیرزمین رساؤ نہ ہوسکے۔
3۔ کھیتوں میں مناسب نکاسِ آب کا انتظام۔
4۔ پانی اور مٹی کے تجزیے کے لیے لیبارٹریوں کا قیام۔
5۔ کاشتکاروں کی تربیت ومشاورت۔

جنگلات کا ختم ہونا:

☆ **تعارف:**

کسی بھی ملک میں معتدل آب وہوا کے لیے اس کے کل رقبے کا 20 سے 25 فیصد حصہ جنگلات پر مشتمل ہونا ضروری ہے لیکن ہمارے ملک میں صرف 5 فیصد رقبے پر جنگلات ہیں اور ایک عرصے سے جنگلات کی شرح میں اضافہ نہ ہونے کے برابر ہے۔

☆ **وجوہات:**

جنگلات کی کمی کی بہت سی وجوہات میں سے چند اہم درج ذیل ہیں۔

1۔ درختوں کا ضرورت سے زیادہ کٹاؤ
2۔ آبادی میں اضافے کی وجہ سے لکڑی کی ضرویات میں اضافہ
3۔ سیم وتھور میں اضافہ
4۔ درختوں کی بیماریاں
5۔ بارشوں میں کمی
6۔ جنگلات میں لگنے والی آگ
7۔ ماحولیاتی آلودگی
8۔ دریائی پانی کی کمی

☆ **مسائل:**

جنگلات کی کمی درج ذیل مسائل کو جنم دیتی ہے۔

1۔ حکومت کی آمدنی میں کمی
2۔ زمین کے کٹاؤ میں اضافہ
3۔ موسمیاتی تبدیلیاں
4۔ ڈیموں میں ریت اور گارا بھر جانے سے ان کا پانی جمع کرنے کے صلاحیت میں کمی
5۔ جنگلی حیات میں کمی
6۔ ماحولیاتی حُسن میں کمی
7۔ ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ

☆ **حکومتی اقدامات:**

حکومت پاکستان جنگلات کے رقبے میں اضافے کے لیے بڑی کوشاں ہے اور ہر سال بہت سے اقدامات کرتی ہے۔ جس میں سے چند ایک یہ ہیں۔

1۔ سال میں دو بار سرکاری سطح پر شجر کاری مہم چلائی جاتی ہے۔

2۔ حکومت مختلف اقسام کے بیج درآمد کرتی ہے اور نرسری اگا کے عوام کو فراہم کرتی ہے تاکہ لوگوں میں درخت اگانے کا رجحان پیدا کیا جا سکے۔

3۔ ذرائع ابلاغ پر اشتہاری مہم کے ذریعے عوام میں جنگلات کی شرح میں اضافے کا شعور پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

حکومت کے ان اقدامات سے جنگلات کے زیر کاشت رقبے میں بہترین کی توقع کی جا سکتی ہے لیکن شجر کاری مہم کو زیادہ موثر بنانے کے لیے اس کا دائرہ کار سکولوں اور کالجوں کے سطح تک بڑھانا چاہیے نیز درختوں کی چوری روکنے کے لیے سخت قانون سازی بھی کافی مددگار ثابت ہوسکتی ہے۔

زمین کا صحرا میں تبدیل ہوجانا:

اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو زرخیز زمین کی دولت سے نوازا ہے لیکن یہ سونا اگلنے والی زمین صحرا میں تبدیل ہو رہی ہے۔

☆ **وجوہات:**

اس کی چند اہم وجوہات درج ذیل ہیں۔

1۔ زمین کے کسی ایک ٹکرے پر بار بار فصلوں کو اُگانے سے اس کی زرخیزی کم ہوجاتی ہے جس سے زمین بنجر ہو کر صحرا میں تبدیل ہوجاتی ہے۔

2۔ کھیتوں میں مویشیوں کے زیادہ چرنے سے نباتات جڑوں سے اکھڑ جاتے ہیں۔ جس سے زمین صحرا میں تبدیل ہوجاتی ہے۔

3۔ کاشت کے ناقص طریقوں کا استعمال، جنگلات کاٹنا اور تیزی سے بڑھتا ہوا زمینی کٹاؤ بھی زمین کو صحرا میں تبدیل کرنے کا باعث ہیں۔

4۔ سیم و تھور اور تیزی سے بڑھتی ہوئی انسانی آبادی بھی قدرتی زمین کو صحرا میں تبدیل کرنے کا باعث ہیں۔

5۔ جنگلات کو کاٹ کر عمارتیں، کارخانے اور سڑکیں بنانے سے قدرتی زمین ختم ہوجاتی ہیں۔

6۔ قدرتی زمین کی مناسب دیکھ بھال نہ ہونے سے بھی زمین صحرا میں تبدیل ہوجاتی ہے۔

ماحولیاتی آلودگی کی اقسام:

☆ **آلودگی کی تعریف:**

صاف ستھرے ماحول میں ایسے اجزائے کا شامل ہوجانا جو اس کی قدرتی حالت کو تبدیل کر دیں آلودگی کہلاتی ہے۔

☆ **ماحولیاتی آلودگی کی اقسام:**

(i) فضائی آلودگی (ii) آبی آلودگی (iii) زمینی آلودگی (iv) شورکی آلودگی

فضائی آلودگی:

صاف ہوا کرۂ ارض پر بسنے والی جملہ مخلوق کے علاوہ نباتات کے لیے بھی اشد ضروری ہے۔ لیکن موجودہ دور میں صاف ہوا کا حصول دن بدن مشکل تر ہوتا جا رہا ہے۔ فضائی آلودگی کی چند اہم وجوہات درج ذیل ہیں۔

(الف) دھواں (ب) خطرناک گیسیں (ج) گرد

دھواں:

اس میں فیکٹریوں، گھروں، ٹرانسپورٹ، اینٹوں کے بھٹوں، آگ اور سگریٹ وغیرہ کا دھواں شامل ہیں۔

خطرناک گیسیں:

اس میں فصلوں کی کھادوں اور کیڑے مار ادویات سے لے کر گھروں میں کی جانے والی سپرے، فیکٹریوں سے نکلنے والی گیسیں اور گاڑیوں سے نکلنے والی مضرِ صحت گیسیں شامل ہیں۔

گرد:

اس میں آندھی اور گرد و باد کے علاوہ اڑتی ہوئی مٹی کے ذرات وغیرہ شامل ہیں۔

☆ **فضائی آلودگی کے اثرات:**

زمین کا درجہ حرارت بڑھتا جا رہا ہے۔ اور ایسی موسمیاتی تبدیلیوں کے رونما ہونے کا ڈر ہے جس سے انسانوں، جانوروں اور فصلوں پر انتہائی مضر اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

آبی آلودگی:

ہوا کی طرح پانی بھی زندگی کے لیے لازم ہے۔ اگرچہ کرۂ ارض کا تین چوتھائی حصہ پانی سے ڈھکا ہوا ہے لیکن ایک اندازے کے مطابق اس میں سے صرف تین فیصد پانی انسانی استعمال کے لیے دستیاب ہے۔ یہ پانی بھی دن بہ دن خراب ہوتا جا رہا ہے۔

☆ **آبی آلودگی کی وجوہات:** آبی آلودگی کی چند اہم وجوہات درج ذیل ہیں۔

☆ **وجوہات:**

1۔ گھروں اور انڈسٹری کا استعمال شدہ آلودہ پانی دریاؤں اور نہروں میں ڈالا جاتا ہے جو کہ فصلوں کے علاوہ آبی حیات کے لیے بھی تباہ کن ہے۔
2۔ سیورج سسٹم کے ذریعے گھروں کا آلودہ پانی زیرِ زمین جذب ہو کر صاف پانی خراب کر رہا ہے۔
3۔ نالیوں کا پانی دریاؤں اور نہروں میں شامل ہو کر اسے خراب کر رہا ہے۔
4۔ فصلوں پر سپرے کی جانے والی زہریلی دوائیاں زمین میں جذب ہو کر زیرِ زمین پانی کو آلودہ کر رہی ہیں۔
5۔ زراعت کے لیے استعمال کی جانے والی مختلف قسم کی کھادیں زیرِ زمین پانی میں شامل ہو کر اسے خراب کر رہی ہیں۔

- **آبی آلودگی کے اثرات:**

آبی آلودگی کے باعث بیماریوں میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ ہیضہ، ہیپاٹائٹس، ٹائیفائیڈ، جلد اور آشوبِ چشم کے علاوہ ایسی ہی بہت سی دوسری بیماریوں کی وجہ سے مریضوں کی تعداد روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ آبی آلودگی انسانوں کے ساتھ ساتھ آبی مخلوق کے لیے بھی خطرناک ہے۔ جس سے ماہی گیری کے شعبے سے وابستہ افراد کی آمدنی متاثر ہونے کا ڈر ہے۔

زمینی آلودگی:

اس آلودگی کی بڑی بڑی وجوہات درج ذیل ہیں۔

- **وجوہات:**

1۔ گھریلو اور فیکٹریوں کے استعمال شدہ پانی کا پھیل جانا۔
2۔ فصلوں پر سپرے اور کھاد کا استعمال۔
3۔ قدرتی آفات جیسے زلزلے، سیلاب وغیرہ۔
4۔ سیم و تھور۔
5۔ گھریلو اور صنعتی کوڑا کرکٹ کا جمع ہو جانا۔

زمینی آلودگی کے اثرات:

زمینی آلودگی سے خوراک کی قلت کا شدید خطرہ ہو سکتا ہے۔ تیزی سے بڑھتی ہوئی زمینی آلودگی فصلوں، جنگلات اور جنگلی مخلوق کے لیے بڑی نقصان دہ ہے۔

شور کی آلودگی:

غیر ضروری اور ناخوشگوار آواز شور کہلاتی ہے۔ بسوں، ویگنوں، کاروں، رکشاؤں، جہازوں، ریل گاڑیوں، ڈھول ڈرموں، پھیری والوں، لاؤڈ سپیکروں، مختلف قسم کے ہارنوں، مشینوں اور دیگر مختلف اقسام کا ایسا ہی شور روز بروز ماحول کی آلودگی میں اضافہ کر رہا ہے۔ یہ آلودگی دیہاتوں کی نسبت شہروں میں زیادہ پائی جاتی ہے۔

شور کی آلودگی کے اثرات:

شور ہماری سننے، سوچنے اور آرام کرنے کی صلاحیت کو متاثر کرتا ہے۔ شور کی آلودگی سے انسانی صحت پر بہت برے اثرات مرتب ہو سکتے ہیں مثلاً ہائی بلڈ پریشر، بے چینی، چڑچڑاپن اور سر دردی وغیرہ۔

☆☆☆☆☆

سوال نمبر 11۔ درجہ حرارت کے لحاظ سے پاکستان کو کتنے خطوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے؟ وضاحت کریں۔

ج:

درجہ حرارت کے لحاظ سے پاکستان کے علاقے

”کسی ملک یا علاقے کی لمبے عرصے کی موسمی کیفیات کا مطالعہ آب و ہوا کہلاتا ہے۔ موسمی کیفیات میں درجہ حرارت، بارش، ہوا میں نمی اور ہوا کا دباؤ شامل ہیں۔“

پاکستان کو درجہ حرارت کے اعتبار سے چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1۔ شمالی اور شمال مغربی پہاڑی علاقہ
2۔ دریائے سندھ کا بالائی میدان
3۔ زیریں وادی سندھ کا ساحلی علاقہ
4۔ سطح مرتفع بلوچستان

شمالی اور شمال مغربی پہاڑی علاقہ:

پاکستان کے شمال اور شمال مغربی پہاڑی علاقوں میں سردیوں کا موسم شدید قسم کا ہوتا ہے۔ درجہ حرارت نقطہ انجماد سے گر جاتا ہے مثلاً سکردو میں جنوری کا اوسط درجہ حرارت نقطہ انجماد سے کم ہوتا ہے۔ اکثر علاقوں میں شدید برف باری ہوتی ہے اور خوب سردی پڑتی ہے۔ البتہ موسم گرما خوشگوار رہتا ہے۔

دریائے سندھ کا بالائی میدان:

دریائے سندھ کا بالائی میدان میں مخصوص بڑی آب و ہوا پائی جاتی ہے۔ موسم گرما میں میدانی علاقے خوب گرم ہو جاتے ہیں۔ مئی، جون اور جولائی کے مہینوں میں دن کے وقت لُو چلتی ہے۔ کبھی کبھی ان مہینوں میں آندھیوں کے ساتھ بارش بھی ہو جاتی ہے۔ جون گرم ترین مہینا ہے۔ بعض اوقات درجہ حرارت 50 سینٹی گریڈ سے بھی بڑھ جاتا ہے۔ البتہ موسم سرما میں درجہ حرارت میں کمی ہو جاتی ہے اور موسم خوشگوار ہو جاتا ہے۔

زیریں وادی سندھ کا ساحلی علاقہ:

پاکستان کے ساحلی علاقوں میں نسیم بری اور نسیم بحری ہوائیں گرمی شدت میں کمی کرتی ہیں جس کی وجہ سے یہاں موسم گرما شدید قسم کا نہیں ہوتا۔ اوسط درجہ حرارت 32 سینٹی گریڈ کے قریب رہتا ہے۔ ان علاقوں میں سردی نہیں ہوتی۔

سطح مرتفع بلوچستان

اس علاقے میں موسم سرما میں خاصی سردی پڑتی ہے تاہم گرمیوں کا درجہ حرارت شمالی پہاڑی علاقوں کی نسبت بہت زیادہ ہوجاتا ہے۔ سطح مرتفع بلوچستان میں سبی جیسے علاقے بھی پائے جاتے ہیں جہاں گرمیوں میں درجہ حرارت ناقابل برداشت حد تک ہوجاتا ہے۔ سردیوں کے موسم میں بعض اوقات شمال سے آنے والی ہوائیں بلوچستان میں آپہنچتی ہیں تو شدید سردی ہوجاتی ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال نمبر 12۔ پانی، زمین، نباتات اور جنگلی حیات کو بچانے میں درپیش مشکلات کی نشاندہی کریں۔

جواب:

پانی:

کرۂ ارض کے 70 فیصد حصے پر پانی موجود ہے پانی زندگی کی پہلی اور بنیادی ضرورت ہے، پانی کے بغیر زندگی کا وجود ناممکن ہے۔

پانی کی کمی کی وجوہات

پانی کا بے دریغ استعمال:

پانی کے بے دریغ استعمال سے زیر زمین پانی کے ذخائر میں کمی ہورہی ہے جس سے مستقبل میں پانی کی عدم دستیابی جیسے مسائل پیدا ہورہے ہیں۔

پرانا طریقہ کاشت:

آب پاشی اور فصلوں کی کاشت کے روایتی اور پرانے طریقوں سے پانی ضائع ہورہا ہے۔ اس سلسلے میں کاشتکاری کی تربیت ضروری ہے۔

آبی ذخائر کی کمی:

نئے آبی ذخائر (ڈیم وغیرہ) کی عدم تعمیر سے پانی کی شدید کمی ہورہی ہے۔

نہروں کا پختہ نہ ہونا:

نہریں اور کھالیں پختہ نہ ہونے کے باعث دوران آب پاشی کافی مقدار میں پانی ضائع ہوجاتا ہے۔

ذخیرہ کا ناقص انتظام:

کافی مقدار میں پانی سمندر کی نذر ہوکر ضائع ہورہا ہے کیونکہ ہمارے پاس پانی کو ذخیرہ کرنے کا مناسب انتظام نہیں ہے۔

زمین:

اللہ تعالیٰ کی اس کائنات میں زمین (خشکی کا ٹکڑا) 30 فیصد ہے۔

زمین کو درپیش مشکلات

آبادی میں اضافہ:

ہمارے ملک کی آبادی میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے جبکہ زیر کاشت رقبے میں کمی واقع ہو رہی ہے۔

سیم و تھور:

سیم و تھور کی وجہ سے ہماری زمین کی زرخیزی بری طرح سے متاثر ہو رہی ہے۔

پرانا طریقہ کاشت:

زمین کو پرانے اور روائتی طریقوں سے کاشت کیا جا رہا ہے جس سے فصل کی اوسط میں اضافہ ممکن نہیں۔

روائتی فصلیں:

زمین میں بار بار ایک جیسی فصلیں اگانے سے زمین کی زرخیزی کم ہو رہی ہے۔

فاسد مادے:

صنعتی اور گھریلو استعمال شدہ مواد ہماری زمین کی صلاحیتوں کو متاثر کر رہا ہے۔

کیڑے مار ادویات:

کیڑے مار ادویات کے استعمال سے زمین کی زرخیزی کم ہو رہی ہے۔

نباتات

تعریف

وہ جاندار جو وقت کے ساتھ ساتھ نشوونما پاتے ہیں لیکن ایک جگہ سے دوسری جگہ حرکت نہیں کرتے۔

کمی کی وجوہات:

درختوں کا کٹاؤ:

درختوں کے غیر ضروری کٹاؤ سے جنگلات میں کمی ہو رہی ہے۔

سیم و تھور:

سیم و تھور کے اضافے سے جنگلات ختم ہو رہے ہیں۔

درختوں کی بیماریاں:

درختوں کی بیماریاں بھی جنگلات میں کمی کا سبب ہیں۔

آلودگی:

ماحولیاتی آلودگی سے جنگلات پر برے اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

جنگلی حیات:

جنگلی حیات سے مراد وہ پرندے اور جانور ہیں جو جنگلات میں پائے جاتے ہیں یہیں ان کی افزائش نسل ہوتی ہے۔

درپیش مشکلات:

غیر قانونی شکار:

غیر قانونی طور پر جنگلی جانوروں اور پرندوں کا شکار جنگلی حیات میں کمی کا باعث بن سکتا ہے۔

پانی کی کمی:

پانی کی کمی جنگلی حیات کو متاثر کر رہی ہے۔

جنگلات کا کٹاؤ:

جنگلات کے کٹاؤ سے بھی جنگلی حیات متاثر ہو رہی ہے۔

آبادی میں اضافہ:

انسانی آبادی میں تیزی سے اضافے سے جنگلی حیات پر برے اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

پالتو جانور:

پالتو جانوروں کی تعداد میں اضافے سے چراگاہیں کم ہو رہی ہیں جس سے جنگلی حیات متاثر ہو رہی ہے۔

اہم معلومات

پاکستان کا کل رقبہ	796096 مربع کلومیٹر
پاکستان کی کل آبادی	17 کروڑ 71 لاکھ
بھارت	پاکستان کے مشرق میں
چین	پاکستان کے شمال میں
ایران	پاکستان کے مغرب میں
افغانستان	پاکستان کے مغرب میں
بحیرہ عرب	پاکستان کے جنوب میں
شوالک کا سلسلہ	پبی کی پہاڑی
ہمالیہ صغیر	پیر پنجال کی پہاڑی
ہمالیہ کبیر	بلند چوٹی نانگا پربت
K-2 کی بلندی	8611 میٹر
کوہ ہندوکش کی چوٹی	ترچ میر
درہ لواری	سوات، چترال
سکیسر	کوہ نمک میں
تخت سلیمان	کوہ سلیمان کی چوٹی
کوکیرتھر	دریائے لیاری
کوہ سفید	دریائے کابل
درہ خیبر	کوہ سفید
ہامون مشخیل	نمکین پانی کی جھیل
تھل کا ریگستان	دریائے سندھ کا بالائی میدان
تھر کا ریگستان	دریائے سندھ کا زیریں میدان
قومی جانور	مارخور
قومی پرندہ	چکور
صحرا	10 انچ بارش سالانہ
2 کروڑ ایکڑ رقبہ	سیم وتھور کا شکار
پاکستان کے جنگلات	5 فیصد رقبہ پر

کثیر الانتخابی سوالات (مشقی سوالات)

1۔ کوہ ہندوکش کی بلند ترین چوٹی ہے۔

(الف) ملکہ پربت　(ب) ترچ میر　(ج) نانگا پربت　(د) ایورسٹ

2۔ پاکستان کے جنوبی علاقے میں کونسا پہاڑی سلسلہ ہے۔

(الف) ہمالیہ　(ب) قراقرم　(ج) کوہ کیرتھر　(د) کوہ سفید

3۔ پاکستان کا کل رقبہ (مربع کلومیٹر)

(الف) 696095　(ب) 795095　(ج) 796096　(د) 896096

4۔ پاکستان کے جنوب میں کونسا سمندر ہے۔

(الف) خلیج بنگال　(ب) بحیرہ عرب　(ج) خلیج فارس　(د) بحیرہ قلزم

5۔ پاکستان کے کتنے فیصد رقبے پر جنگلات ہیں۔

(الف) 0.5%　(ب) 5%　(ج) 15%　(د) 25%

6۔ پاکستان اور چین کی سرحد کے ساتھ کونسا پہاڑی سلسلہ ہے۔

(الف) کوہ ہمالیہ　(ب) شوالک　(ج) کوہ قراقرم　(د) کوہ ہندوکش

7۔ شاہراہ ریشم کس درے سے پاکستان کو چین سے ملاتی ہے۔

(الف) درہ خنجراب　(ب) درہ خیبر　(ج) درہ ٹوچی　(د) درہ گومل

8۔ پاکستان کا قومی جانور ہے۔

(الف) چکور　(ب) مارخور　(ج) ہرن　(د) گھوڑا

9۔ کس سرحد کا نام "ڈیورنڈ لائن" ہے۔

(الف) پاک چین　(ب) پاک بھارت　(ج) پاک افغان　(د) پاک ایران

10۔ بلوچستان کے پہاڑی علاقے میں زمین دوز نالیوں کو کہتے ہیں۔

(الف) کاریز　(ب) ماحول　(ج) سیورج سسٹم　(د) دوآب

11۔ بیافو نام ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کا

(الف) گلیشیر　(ب) دریا　(ج) درہ　(د) بیراج

12۔ کوٹری بیراج کس صوبہ میں واقع ہے۔

(الف) پنجاب　(ب) سندھ　(ج) خیبر پختونخوا　(د) بلوچستان

13۔ درہ ٹوچی واقع ہے۔

(الف) پوٹھوہار　(ب) بلوچستان　(ج) کوہ سفید　(د) وزیرستان کی پہاڑی

14۔ پاکستان کے جنوب میں واقع ہے۔

(الف) بھارت　(ب) بحیرہ عرب　(ج) افغانستان　(د) چین

15۔ پاکستان کے شمالی پہاڑی سلسلوں کی وجہ سے پاکستان کی شمالی ---------------[illegible]ط ہے۔

(الف) لکیر　(ب) سرحد　(ج) حصہ　(د) جگہ

16۔ دریائے سندھ کس مقام پر پاکستان میں داخل ہوتا ہے۔

(الف) گومل　(ب) ایبٹ آباد　(ج) سکردو　(د) کاغان

17۔ آب وہوا کے لحاظ سے پاکستان کے خطے ہیں۔

(الف) 2　(ب) 3　(ج) 4　(د) 5

18۔ پنجاب کا میدانی علاقہ پوٹھوار کے علاقے سے شروع ہو کر کہاں تک پھیلا ہے۔

(الف) چولستان　(ب) مٹھنکوٹ　(ج) تھل　(د) کوہ ہندوکش

19۔ ایسا علاقہ جہاں سالانہ بارش---------------انچ سے کم ہو صحرا کہلاتا ہے۔

(الف) 10　(ب) 12　(ج) 14　(د) 16

20۔ شور کی آلودگی پائی جاتی ہے۔

(الف) دیہات میں　(ب) شہروں میں　(ج) صحرا میں　(د) سطح مرتفع میں

21۔ شاہراہ ریشم---------------کے پہاڑی سلسلے میں واقع ہے۔

(الف) ہندوکش　(ب) قراقرم　(ج) ہمالیہ　(د) کیرتھر

22۔ خاران کا ریگستان کس صوبہ میں ہے۔

(الف) پنجاب　(ب) بلوچستان　(ج) سندھ　(د) خیبر پختونخوا

{جوابات}

1	ب	4	ب	7	الف	10	الف	13	د	16	ج	19	الف	22	ب
2	ج	5	ب	8	ب	11	الف	14	ب	17	ج	20	ب		
3	ج	6	ج	9	ج	12	ب	15	ب	18	ب	21	ب		

{مشقی سوالات کے مختصر جوابات}

س: جنگلات کی کمی کی پانچ وجوہات لکھیں۔

ج: جنگلات کی کمی کی وجوہات

جنگلات کی کمی کی پانچ وجوہات درج ذیل ہیں۔

☆ درختوں کا کٹاؤ ☆ درختوں کی بیماریاں ☆ بارش کی کمی ☆ ماحولیاتی آلودگی ☆ سیم وتھور میں اضافہ

س: پاکستان کا محل وقوع بیان کریں۔

ج: پاکستان کا محل وقوع

پاکستان $23^o\frac{1}{2}$ درجے سے 37^o درجے عرض بلد شمالی اور 61^o درجے سے 77^o درجے طول بلد مشرق کے درمیان پھیلا ہوا ہے۔ مشرق میں بھارت شمال میں چین اور مغرب میں افغانستان اور ایران اور جنوب میں بحیرۂ عرب واقع ہے۔

س: زمین کی آلودگی کی پانچ وجوہات لکھیں۔

ج: آلودگی کی وجوہات

زمین کی آلودگی کی پانچ وجوہات درج ذیل ہیں۔

☆ گھریلو اور فیکٹری کے استعمال شدہ پانی کا پھیل جانا

☆ سپرے اور کھادوں کا استعمال

☆ قدرتی آفات

☆ کوڑا کرکٹ کا جمع ہونا

☆ سیم وتھور

س: درہ ٹوچی اور گومل کن پہاڑوں پر واقع ہیں؟

ج: درہ ٹوچی اور گومل مغربی پہاڑی سلسلوں میں وزیرستان کی پہاڑیوں میں واقع ہیں۔

س: ماحولیاتی آلودگی کی اقسام بیان کریں۔

ج: ماحولیاتی آلودگی کی اقسام

ماحولیاتی آلودگی کی اقسام درج ذیل ہیں۔

☆ فضائی آلودگی ☆ آبی آلودگی ☆ زمینی آلودگی ☆ شور کی آلودگی

س: پاکستان میں پانچ بڑے گلیشیرز کے نام لکھیں۔

ج: پاکستان کے گلیشیرز

پاکستان میں پانچ بڑے گلیشیر درج ذیل ہیں۔

☆ سیاچن ☆ بیافو ☆ ہسپر ☆ ریمو ☆ بتورا

س: **اس وقت ہمارے ماحول کو کون سے خطرات درپیش ہیں۔**

ج: **ماحول کو خطرات**

اس وقت ہمارے ماحول کو درج ذیل خطرات کا سامنا ہے۔

سیم وتھور　جنگلات کا خاتمہ　زمین کا صحرا میں تبدیل ہونا　ماحولیاتی آلودگی کا بڑھنا

س: **ہمالیہ کبیر کے پہاڑی سلسلے کی مشہور چوٹی کون سی ہے؟**

ج: **ہمالیہ کبیر کی مشہور چوٹی**

ہمالیہ کبیر کے پہاڑی سلسلے کی مشہور چوٹی کا نام "نانگا پربت" ہے

س: **پاکستان کے پانچ اہم قدرتی خطوں کے نام بتائیں۔**

ج: **پاکستان کیا اہم قدرتی خطے**

پاکستان کے پانچ اہم قدرتی خطوں کے نام درج ذیل ہیں۔

میدانی خطہ　صحرائی خطہ　ساحلی خطہ　مرطوب نیم مرطوب پہاڑی خطہ　خشک اور نیم خشک پہاڑی خطہ

س: **پاکستان کے لیے افغانستان اور وسط ایشیائی ممالک کیا اہمیت بیان کریں۔**

ج: **افغانستان اور وسط ایشیائی ممالک کیا اہمیت**

افغانستان پاکستان کے مغرب میں ہے۔ افغانستان کے ساتھ ملحقہ سرحد کو ڈیورنڈ لائن کہتے ہیں۔ پاکستان کے شمال مغرب میں وسط ایشیائی ممالک کا سلسلہ ہے یہ ممالک پاکستان کا ساحل استعمال کرتے ہیں۔ یہ ممالک گیس اور تیل کی دولت سے مالا مال ہیں۔

س: **جنگلات کی بہتری کے لیے حکومت کون سے اقدامات کر رہی ہے؟**

ج: **حکومتی اقدامات**

جنگلات کی بہتری کے لیے حکومت نے درج ذیل اقدامات کیے ہیں۔

☆ سال میں دو بار سرکاری سطح پر شجر کاری مہم چلائی جاتی ہے۔

☆ حکومت مختلف اقسام کے بیج درآمد کرتی ہے۔

☆ اشتہاری مہم کے ذریعے عوام میں جنگلات کی شرح میں اضافی کا شعور پیدا کیا جاتا ہے۔

س: **ٹوبہ کاکڑ کا پہاڑی سلسلہ کہاں واقع ہے؟**

ج: **ٹوبہ کاکڑ کا پہاڑی سلسلہ**

وزیرستان کی پہاڑیوں کے جنوب میں افغانستان کی سرحد کے ساتھ ٹوبہ کاکڑ کا پہاڑی سلسلہ ہے۔

{اضافی سوالات}

1۔ پاکستان کی پہلی آئین ساز اسمبلی نے کسے اپنا صدر منتخب کیا؟

(الف) محمد علی جناح (ب) لیاقت علی خان (ج) مولوی تمیز الدین (د) رحمت علی

2۔ پاکستان کی پہلی آئین ساز اسمبلی کی تشکیل کب ہوئی۔؟

(الف) 11 اگست 1947 (ب) 12 اگست 1947 (ج) 13 اگست 1947 (د) 14 اگست 1947

3۔ پاکستان کے پہلے چیف جسٹس کا نام کیا ہے۔؟

(الف) سر عبدالغنی (ب) سر عبدالرحمن (ج) سر عبدالرشید (د) سر آغا خاں

4۔ پاکستان کی پہلی آئین ساز اسمبلی کے ارکان کی تعداد کیا ہے۔؟

(الف) 59 (ب) 69 (ج) 99 (د) 89

5۔ ابتدا میں کس آئین میں ترامیم کر کے عبوری آئین بنا کر پاکستان کا انتظام چلایا گیا؟

(الف) 1890 (ب) 1895 (ج) 1913 (د) 1935

6۔ متحدہ ہندوستان میں ریزور بنک آف انڈیا میں کتنی رقم جمع تھی؟

(الف) 2 بلین روپے (ب) 3 بلین روپے (ج) 4 بلین روپے (د) 5 بلین روپے

7۔ متحدہ ہندوستان کے اثاثوں میں پاکستان کا حصہ تھا۔

(الف) 450 ملین روپے (ب) 550 ملین روپے (ج) 650 ملین روپے (د) 750 ملین روپے

8۔ متنازعہ رقم کے حوالے سے پاک بھارت نمائندہ کانفرنس نومبر 1947 میں کہاں ہوئی؟

(الف) دہلی (ب) کراچی (ج) لاہور (د) آگرہ

9۔ پاکستان بھارت کے درمیان فوجی اثاثے کس تناسب سے تقسیم ہوئے؟

(الف) 40:60 (ب) 50:50 (ج) 30:70 (د) 36:64

10۔ آرڈیننس فیکٹری کے حوالے سے پاکستان کو کتنے روپے ملے؟

(الف) 60 ملین (ب) 70 ملین (ج) 80 ملین (د) 90 ملین

11۔ انڈیا نے پاکستان کا پانی روک لیا۔

(الف) مارچ 1950 (ب) اپریل 1950 (ج) مارچ 1948 (د) اپریل 1948

12۔ محمد علی جناح نے گورنر جنرل کی حیثیت سے کتنے ماہ قیام کیا؟

(الف) 12 ماہ (ب) 13 ماہ (ج) 20 ماہ (د) 24 ماہ

13۔ قائداعظم محمد علی جناح کی وفات ہوگئی۔

(الف) 21 اپریل 1938 (ب) 14 اگست 1947 (ج) 11 ستمبر 1948 (د) 23 مارچ 1940

14۔ قائداعظم نے پہلی تعلیمی کانفرنس منعقد کی۔

(الف) 1946 (ب) 1947 (ج) 1948 (د) 1949

15۔ لیاقت علی خان کا سن پیدائش ہے۔

(الف) 1896 (ب) 1897 (ج) 1898 (د) 1899

16۔ لیاقت علی خان کا مشرقی پنجاب کے کس قصبے سے تعلق تھا۔

(الف) امرتسر (ب) کرنال (ج) جونا گڑھ (د) چندی گڑھ

17۔ لیاقت علی خان نے امریکہ کا دورہ کب کیا۔

(الف) 1949 (ب) 1950 (ج) 1951 (د) 1952

18۔ مغربی پاکستان کا صوبہ کتنے ڈویژن پر مشتمل تھا۔

(الف) 10 (ب) 11 (ج) 12 (د) 13

19۔ پاکستان کے پہلے گورنر جنرل مقرر ہوئے۔

(الف) قائداعظم (ب) لارڈ ماؤنٹ بیٹن (ج) لیاقت علی خان (د) غلام محمد

20۔ متحدہ برصغیر کا آخری وائسرائے تھا۔

(الف) کرپس (ب) لارڈ ویول (ج) لارڈ ماؤنٹ بیٹن (د) ریڈ کلف

21۔ حکومت برطانیہ نے کب انڈیا اور انڈین ریاستوں سے کنٹرول اٹھانے کا اعلان کیا۔

(الف) 20 فروری 1947 (ب) 21 فروری 1947 (ج) 22 فروری 1947 (د) 23 فروری 1947

22۔ قائداعظم نے پاکستان کا دارالخلافہ بنایا۔

(الف) کراچی (ب) اسلام آباد (ج) لاہور (د) ملتان

23۔ قائداعظم نے انتظامی ڈھانچے کی بہتری کیلئے کس کی سرکردگی میں کمیٹی بنائی؟

(الف) لیاقت علی خان (ب) چودھری محمد علی (ج) چودھری رحمت علی (د) سکندر مرزا

24۔ قائداعظم کونسے موذی مرض میں مبتلا تھے۔

(الف) یرقان (ب) کینسر (ج) ٹی بی (د) تپ دق

25۔ پاکستان کے پہلے وزیراعظم تھے۔

(الف) خواجہ ناظم الدین (ب) محمد علی بوگرہ (ج) لیاقت علی خان (د) قائداعظم

26۔ لیاقت علی خان پاکستان کے پہلے وزیراعظم بنے

(الف) 11 اگست 1947 (ب) 13 اگست 1947 (ج) 14 اگست 1947 (د) 15 اگست 1947

27۔ پاکستان کے پہلے وزیراعظم شہید ہوئے۔

(الف) 16 اکتوبر 1950 (ب) 16 اکتوبر 1951 (ج) 16 اکتوبر 1952 (د) 16 اکتوبر 1953

28۔ مغربی پاکستان کے پہلے گورنر مقرر ہوئے۔

(الف) نواب مشتاق احمد گورمانی (ب) لیاقت علی خان (ج) ذوالفقار علی بھٹو (د) بے نظیر بھٹو

29۔ پاکستان کے پہلے آئین کا مسودہ منظوری کے لیے اسمبلی میں پیش ہوا۔

(الف) 9 جنوری 1949 (ب) 9 جنوری 1951 (ج) 9 جنوری 1956 (د) 9 جنوری 1962

30۔ 1956 کا آئین نافذ ہوا۔

(الف) 23 مارچ 1956 (ب) 2 مارچ 1956 (ج) 8 جون 1956 (د) 6 جون 1956

31۔ 1956 کے آئین میں کتنے ابواب تھے۔

(الف) 5 (ب) 7 (ج) 10 (د) 13

32۔ 1956 کا آئین کتنے گوشواروں پر مشتمل تھا؟

(الف) 5 (ب) 6 (ج) 10 (د) 11

33۔ 1956 میں قومی اسمبلی کتنے اراکین پر مشتمل تھی۔

(الف) 100 (ب) 200 (ج) 300 (د) 400

34۔ مغربی پاکستان کے پہلے وزیر اعلیٰ تھے۔

(الف) ڈاکٹر خان صاحب (ب) لیاقت علی خان (ج) ذوالفقار علی بھٹو (د) مجیب الرحمٰن

{جوابات}

1	الف	7	د	13	ج	19	الف	25	ج	31	د
2	الف	8	الف	14	ب	20	ج	26	د	32	ب
3	ج	9	د	15	الف	21	الف	27	ب	33	ج
4	ب	10	الف	16	ب	22	الف	28	الف	34	الف
5	د	11	د	17	ب	23	ب	29	ج		
6	ج	12	ب	18	ج	24	ج	30	الف		

اضافی سوالات

س۔ **بھارت اور پاکستان میں فوجی اثاثے کس تناسب سے تقسیم کئے گئے۔**

ج۔ **فوجی اثاثے**

بھارت اور پاکستان میں تمام فوجی اثاثے 64 اور 36 کے تناسب سے تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

س۔ **قیام پاکستان کے بعد انتظامی مشکلات کا ذکر کریں؟**

ج۔ **انتظامی مشکلات**

پاکستان کو اپنے قیام کے فوراً بعد درج ذیل مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

☆ ہندو سرکاری ملازمین ہجرت کر کے بھارت روانہ ہوئے

☆ دفاتر میں فرنیچر اور سٹیشنری کی کمی تھی۔

☆ اگر دفاتر موجود تھے تو وہاں عملہ موجود نہ تھا۔

☆ ہندو دفتری ریکارڈ ضائع کر کے بھارت روانہ ہوئے

س۔ **لیاقت علی خان کب اور کہاں پیدا ہوئے؟**

ج۔ **لیاقت علی خان:**

پاکستان کے پہلے وزیراعظم لیاقت علی خان 1896 میں مشرقی پنجاب کے علاقے کرنال میں پیدا ہوئے۔

س۔ **لیاقت علی خان کی سیاسی زندگی کا ذکر کریں۔**

ج۔ **سیاسی زندگی:**

لیاقت علی خان نے 1923 میں مسلم لیگ میں شامل ہوئے 1936 میں مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے اور آخری دم تک سیاسی معاملات میں قائداعظم کے ساتھ رہے 15 اگست 1947 کو پاکستان کے پہلے وزیراعظم بنے۔

س۔ **مغربی پاکستان پہلے گورنر اور وزیراعلیٰ کون بنے؟**

ج۔ **گورنر اور وزیراعظم:**

مغربی پاکستان کے پہلے گورنر نواب مشتاق احمد گورمانی اور پہلے وزیراعلیٰ ڈاکٹر خان صاحب مقرر ہوئے۔

س۔ **قرارداد مقاصد کی اہمیت بیان کریں۔**

ج۔ **قرارداد مقاصد کی اہمیت:**

☆ قرارداد مقاصد کی منظوری سے دستور سازی کا آغاز ہوگیا۔

☆ برصغیر کے مسلمانوں کو ان کی طویل قربانیوں کا صلہ مل گیا۔

☆ قرارداد مقاصد کی منظوری سے دستور سازی کی راہ میں حائل رکاوٹیں دور ہوگئیں۔

☆ 1985 میں قرارداد مقاصد کو آئین کا مستقل حصہ بنا دیا گیا۔

س۔ ون یونٹ کسے کہتے ہیں؟ یا وحدت مغربی پاکستان سے کیا مراد ہے؟

ج۔ ون یونٹ یا وحدت مغربی پاکستان:

آئین سازی میں بڑی رکاوٹ یہ تھی کہ مغربی پاکستان چار حصوں پر مشتمل تھا مگر مشرقی پاکستان ایک حصہ پر مشتمل تھا۔ 1955 میں مغربی پاکستان کے چاروں صوبوں کو ملا کر ایک صوبہ بنادیا گیا اسے ون یونٹ کہتے ہیں۔ مغربی پاکستان کا صوبہ 14 اکتوبر 1955 کو وجود میں آیا جو چار صوبوں اور بارہ ڈویژن پر مشتمل تھا۔

س۔ آئین سے کیا مراد ہے؟

ج۔ آئین:

وہ بنیادی اصولوں کا مجموعہ جس کے مطابق ریاست کا نظم نسق چلایا جاتا ہے آئین یا دستور کہلاتا ہے۔ آئین ریاست کا بنیادی اور اعلیٰ قانون ہوتا ہے۔ اس کے بغیر ریاست کا تصور ممکن نہیں ہے۔

س۔ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت سے کیا مراد ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت:

اللہ تعالیٰ کی حاکمیت سے مراد یہ ہے کہ تمام اختیارات اور طاقت کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اقتدار مسلمانوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہے۔ عوام کے منتخب نمائندے اسے استعمال کریں گے۔

س۔ پہلا مارشل لاء کب اور کس نے نافذ کیا۔

ج۔ پہلا مارشل لائ:

پاکستان میں پہلا مارشل لاء 1958ء جنرل ایوب خان نے نافذ کیا۔

س۔ بنیادی جمہوریت کے نظام کے مراحل کے نام لکھیں۔

ج۔ بنیادی جمہوریت:

بنیادی جمہوریت کے نظام کے مراحل درج ذیل ہیں۔

1 یونین کونسل اور یونین کمیٹی 2 تحصیل کونسل اور تھانہ کونسل

3 ڈسٹرکٹ کونسل 4 ڈویژنل کونسل

5 صوبائی مشاورتی کونسل

س۔ متحدہ برصغیر کے ریزروبینک میں تقسیم ہند کے وقت کتنے روپے جمع تھے؟

ج۔ ریزروبینک:

متحدہ برصغیر کے ریزروبینک میں تقسیم ہند کے وقت چار بلین روپے جمع تھے۔

س۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان سندھ طاس معاہدہ کس کی مدد سے ہوا؟

ج۔ سندھ طاس معاہدہ:

پاکستان اور بھارت کے درمیان عالمی بنک کی مدد سے 1960 میں سندھ طاس معاہدہ ہوا۔

س۔ **قائداعظم نے انتظامی ڈھانچہ کی بہتری کیلئے کیا اقدامات اٹھائے؟**

ج۔ **انتظامی ڈھانچہ:**

قائداعظم نے انتظامی ڈھانچہ کی بہتری کیلئے

☆ چوہدری محمد علی کی سرکردگی میں کمیٹی بنائی ☆ سول سروسز اکیڈمی کا آغاز کیا

☆ فارن اور اکاؤنٹ آفس کا آغاز کیا گیا۔

س۔ **لیاقت علی خان کو کب اور کہاں شہید کیا گیا۔**

ج۔ **شہادت لیاقت علی خان:**

لیاقت علی خان کو 16 اکتوبر 1951 کو راولپنڈی میں جلسہ عام کے دوران شہید کیا گیا۔

س۔ **ڈسٹرکٹ کونسل کے فرائض کیا ہیں؟**

ج۔ **ڈسٹرکٹ کونسل:**

ڈسٹرکٹ کونسل کے فرائض درج ذیل ہیں۔

☆ سڑکیں بنانا ☆ سکول کا قیام ☆ صحت وصفائی کا انتظام

☆ ہسپتالوں کا قیام ☆ آب رسانی کا بندوبست ☆ امداد باہمی کا فروغ

س۔ **صدارتی الیکشن 1965 میں کون صدر منتخب ہوا؟**

ج۔ **صدراتی الیکشن:**

صدارتی الیکشن 1965 میں فاطمہ جناح کے مقابلے میں جنرل ایوب خان منتخب ہوئے۔ انھیں بنیادی جمہوریت کے 80 ہزار ممبران کے ووٹوں کے ذریعے فاطمہ جناح کا مقابلہ کرنا پڑا۔

س۔ **1962 کے آئین کی اسلامی دفعات تحریر کریں۔**

ج۔ **1962 کے آئین کی اسلامی دفعات:**

1962 کے آئین کی درج ذیل اسلامی دفعات ہیں۔

☆ ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا۔

☆ صدر مملکت کا مسلمان ہونا ضروری ہے۔

☆ پاکستان کے عوام کو اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیاں اسلام کے اصولوں کے مطابق بسر کرنے کے قابل بنایا جائے گا۔

☆ اسلامی تعلیمات کے خلاف کوئی قانون سازی نہیں کی جائے گی۔

س۔ **لاہور کے محاذ پر کس نے بھارتی پیش قدمی روکے رکھی؟**

ج۔ لاہور کے محاذ پر میجر عزیز بھٹی نے کئی روز تک بھارتی پیش قدمی کو روکے رکھا۔

س۔ **پاکستان فضائیہ نے دشمن کے کن ہوائی اڈوں پر نشانہ لگا کر طیارے تباہ کر دیے؟**

ج۔ **پاکستانی فضائیہ کا کردار**

پاکستانی فضائیہ نے بھارت کے درج ذیل ہوائی اڈوں کو نشانہ بنا کر درجنوں طیارے تباہ کر دیئے۔

جودھ پور آدم پور پلواڑہ جام نگر جموں اور سری نگر

س۔ 1965 کی جنگ کے کیا اثرات مرتب ہوئے؟

ج۔ **1965 کی جنگ کے اثرات**

1965 کی جنگ کے درج ذیل اثرات مرتب ہوئے

☆ پاکستان کے وقار میں اضافہ ہوا۔

☆ مسلہ کشمیر کی اہمیت اجاگر ہوئی

☆ پاکستان کو امریکہ اور یورپ کے دو غلے پن سے آگاہی حاصل ہوئی۔

☆ چین نے پاکستان دوستی کا عملی ثبوت دیا۔

☆ اسلامی ممالک نے پاکستان کا ساتھ دیا۔

س۔ **ایوب خان نے زرعی اصلاحات کے لیے کب اور کس کی سربراہی میں کمشن بنایا؟**

ج۔ **زرعی اصلاحات اور سربراہی کمیشن**

زرعی اصلاحات 1959 میں ایوب خان نے متعارف کرائیں۔ ایوب خان نے 1959 میں مغربی پاکستان کے گورنر اختر حسین کی سربراہی میں کمیشن بنایا۔

س۔ **اشتمال اراضی سے کیا مراد ہے؟**

ج۔ **اشتمال اراضی**

چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بٹی ہوئی زمین کو یکجا کرنے کا نام اشتمال اراضی ہے۔ پاکستان میں زرعی کمشن کی سفارش پر اشتمال اراضی کا کام کئی سال بعد تک جاری رہا۔

س۔ **1971 پاکستان کے خلاف بھارت اور روس کے علاوہ امریکہ کا ہاتھ بھی تھا ثبوت کیسے ملا؟**

ج۔ **پاکستان کے خلاف امریکی سازش**

1971 میں پاک بھارت جنگ کے دوران جب اسرائیل نے امریکی ساخت کا اسلحہ بھارت کو دیا تو امریکہ نے اعتراض نہ کیا لیکن جونہی سعودی عرب نے پاکستان کو اسلحہ دینے کی پیشکش کی تو امریکہ نے اعتراض کر دیا۔

باب نمبر 4 تاریخ پاکستان (حصہ اول)

(History of Pakistan Prat - I)

فہرست سوالات

سوال نمبر 1: پاکستان کی ابتدائی مشکلات کا جائزہ لیں۔

سوال نمبر 2: پاکستان کے پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے قائداعظم کا کردار واضح کریں۔

سوال نمبر 3: 1965ء کی پاک بھارت جنگ کے واقعات بیان کریں۔

سوال نمبر 4: قرارداد مقاصد کے اہم نکات بیان کریں

سوال نمبر 5: 1956 کے آئین کے نمایاں خدوخال بیان کیجئے؟

سوال نمبر 6: ایوب خان کے مارشل لا کے کیا اسباب تھے؟

سوال نمبر 7: بنیادی جمہوریتوں کا نظام کے مختلف مراحل کا جائزہ لیجیے

سوال نمبر 8: پاکستان کے پہلے وزیر اعظم کی حیثیت سے لیاقت علی خان کا کردار واضح کریں۔

سوال نمبر 9: 1962ء کے آئین کے نمایاں خدوخال تحریر کریں

سوال نمبر 10: لیگل فریم ورک آرڈر کے نمایاں خدوخال کی وضاحت کریں؟

سوال نمبر 11: مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے اسباب تحریر کریں۔

باب نمبر 4 تاریخ پاکستان (حصہ اول)

(History of Pakistan Prat - I)

سوال نمبر 1: پاکستان کی ابتدائی مشکلات کا جائزہ لیں۔

جواب:

پاکستان کی ابتدائی مشکلات

برصغیر کے مسلمانوں کیطویل جدو جہد کے بعد 14 اگست 1947ء کو پاکستان معرض وجود میں آیا۔اس نئی ریاست کوابتداہی میں بے پناہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑا جودرج ذیل ہیں۔

ریڈ کلف کی غیر منصفانہ تقسیم:

☆ **تین جون کا منصوبہ**

3 جون، 1947ء کے منصوبے کے تحت طے پایا تھا کہ پنجاب اور بنگال کے صوبوں کو مسلم اور غیر مسلم اکثریتی علاقوں میں تقسیم کیا جائے گا۔مسلم اکثریتی علاقے پاکستان اور ہندو اکثریتی علاقے بھارت کا حصہ بنیں گے۔

☆ **حد بندی کمیشن:**

علاقوں کی حد بندی کے لیے ایک کمیشن بنانے اور اس کی ثالثی کوقبول کرنے پر اتفاق رائے ہوا۔ایک برطانوی ماہر قانون سر ریڈ کلف کو یہ ذمہ داری سونپی گئی۔

☆ **ناانصافی:**

سر ریڈ کلف نے لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے دباؤ میں آکر غیر منصفانہ تقسیم کی۔مسلم اکثریت کے بعض تسلیم شدہ علاقوں کوایک سازش کے تحت بھارت میں شامل کردیا گیا۔آبادی کے مطابق طے پانے والے نقشے اوراس پر کھینچی گئی لکیر کو بدل دیا گیا۔ریڈ کلف نے ناانصافی کرتے ہوئے پاکستان کو بعض اہم علاقوں سے محروم کردیا۔ضلع گورداسپور کی تین تحصیلیں گورداسپور، پٹھانکوٹ، اور بٹالہ کے علاوہ ضلع فیروزپور کی تحصیل زیرہ اور بعض دوسرے مسلم اکثریت والے علاقے بھارت کے حوالے کردیئے گئے۔گورداسپور کے علاقے کو بھارت میں شامل کرنے سے بھارت کوریاست جموں کشمیر تک رسائی مل گئی۔سر ریڈ کلف کے ایوارڈ نے نہ صرف مسلمانوں کوان کے علاقوں اور حقوق سے محروم کردیا بلکہ دونوں اقوام کے درمیان مسئلہ کشمیر کی صورت میں مخالفت کا ایسا بیج بویا جوآج بھی موجود ہے۔

مہاجرین کی آبادکاری:

☆ **عارضی کیمپ**

قیام پاکستان کے بعد بھارت میں رہنے والے مسلمانوں نے اپنے نئے وطن میں آنے کا فیصلہ کیا۔لاکھوں خاندان اپنا سب کچھ چھوڑ کر پاکستان کی طرف روانہ ہوئے۔یہ بے گھر، لٹے پٹے پریشان حال مسلمان پاکستان آئے توانہیں عارضی کیمپوں میں رکھا گیا۔

☆ بنیادی ضروریاتِ زندگی کی فراہمی

مہاجرین کو خوراک، رہائش، ادویات اور دیگر ضروریات کی فراہمی کے لیے حکومت پاکستان نے تیزی سے منصوبہ بندی کی۔ مقامی عوام نے اپنے مسلمان بھائیوں کو خوش آمدید کہا۔ حکومت اور عوام کی مشترکہ کوششوں سے مہاجرین کی تمام ضروریات زندگی پوری کی گئیں۔

☆ تعداد

مہاجرین کی تعداد ایک کروڑ 25 لاکھ تھی۔ یہ اتنی زیادہ تھی کہ کیمپوں میں گنجائش نہ رہی۔ لوگوں کو جہاں سر چھپانے کی جگہ ملتی، ڈیرے ڈال دیتے۔ مہاجرین کی بحالی ایک بہت بڑا چیلنج تھا۔ دنیا میں ہجرت کی اتنی بڑی تعداد کا واقعہ کہیں رونما نہیں ہوا تھا۔

☆ قائداعظم ریلیف فنڈ

مہاجرین کی آبادکاری کیلئے قائداعظم ریلیف فنڈ قائم کیا گیا جس میں لوگوں نے بڑھ چڑھ کے حصہ لیا اور عطیات جمع کرائے۔

انتظامی مشکلات

پاکستان کے علاقوں میں سرکاری ملازمتوں پر فائز غیر مسلم بڑی تعداد میں بھارت چلے گئے۔ دفاتر خالی ہو گئے۔ دفاتر میں فرنیچر، سٹیشنری اور ٹائپ رائٹرز وغیرہ کی کمی تھی۔ اکثر دفاتر نے کھلے آسمان تلے کام کا آغاز کیا گیا۔ ہندو ملازمین بھارت جاتے ہوئے دفتری ریکارڈ غائب کر گئے جس کی وجہ سے دفاتر میں کام کرنے میں بڑی دشواریاں پیش آئیں۔

اثاثوں کی تقسیم

☆ کل اثاثے

متحدہ برصغیر کے "ریزرو بینک" میں تقسیم کے وقت چار بلین روپے جمع تھے۔ یہ رقم دونوں ممالک میں بانٹی جانی تھی۔

ناانصافی

بھارتی حکمرانوں نے پاکستان اور بھارت میں اثاثوں کی متناسب تقسیم میں بھی ناانصافی سے کام لیا۔ وہ حیلوں، بہانوں سے پاکستان کو اس کا حصہ دینے سے گریز کرتے رہے۔ انھوں نے پاکستان کی معیشت کو تباہ کرنے کے لیے ہر ممکن حربہ استعمال کیا انھوں نے پاکستان کے حصے کے اثاثے روک لیے۔

☆ پاکستان کا حصہ

تناسب کے لحاظ سے پاکستان کا حصہ 750 ملین روپے تھا، بھارت یہ حصہ دینے پر آمادہ نہیں تھا۔ پاکستان کی طرف سے مسلسل مطالبے اور بین الاقوامی سطح پر اپنی ساکھ قائم رکھنے کی مجبوری کی وجہ سے بھارت نے 700 ملین روپے پاکستان کو دیے۔ بقایا 50 ملین روپے ابھی تک بھارت کے ذمے واجب الادا ہیں۔ اس حوالے سے نومبر 1947ء میں دہلی میں دونوں ممالک کے نمائندوں کی میٹنگ بھی ہوئی جس میں معاہدہ ہوا اور دونوں ممالک نے معاہدے کی توثیق بھی کر دی لیکن معاہدے پر عمل درآمد ابھی تک نہیں ہو سکا۔

فوج کی تقسیم

☆ متحدہ ہندوستان کا کمانڈر

برصغیر کی تقسیم کے بعد فوجی اثاثوں کو دونوں نئے ممالک میں تناسب کے مطابق تقسیم کرنا بھی ضروری تھا لیکن اس معاملے میں بھی انصاف سے کام نہ لیا گیا۔ بھارت پاکستان کو کمزور رکھنا چاہتا تھا تاکہ وہ بھارت کا حصہ بننے پر مجبور ہو جائے۔ تقسیم سے پہلے متحدہ ہندوستان کا کمانڈر چاہتا تھا کہ افواج کو بانٹا نہ جائے اور انھیں ایک ہی کمانڈ کے ماتحت رکھا جائے۔

☆ **مسلم لیگ کا موقف**

مسلم لیگ نے اس کے موقف کو تسلیم نہ کیا اور اصرار کیا کہ فوجی وسائل اور اثاثوں کی تقسیم دونوں ممالک میں بانٹ دیے جائیں۔

☆ **فوجی اثاثے کی تقسیم**

متحدہ بھارت میں جو 16 آرڈیننس فیکٹریاں کام کررہی تھیں، ان میں سے ایک بھی ایسی نہیں تھی جسے پاکستان کو ملنے والے علاقوں میں بنایا گیا ہو۔ بھارت آرڈیننس فیکٹری تو کیا اس کی مشینری کا کوئی پرزہ بھی پاکستان منتقل کرنے پر آمادہ نہیں تھا۔ کافی تکرار کے بعد طے پایا کہ آرڈیننس فیکٹریوں کے حوالے سے پاکستان کو 60 ملین روپے دیے جائیں گے تاکہ وہ اپنی آرڈیننس فیکٹری قائم کرسکے۔

☆ **حکومت ہند کا ردعمل**

عام فوجی اثاثوں کی تقسیم کا جو فارمولا بنایا گیا حکومت ہند نے اسے مسترد کردیا جس سے حالات مزید پیچیدہ ہوگئے۔ یوں پاکستان کو اپنا جائز حصہ لینے سے محروم کردیا گیا۔

دریاؤں کی تقسیم

☆ **بین الاقوامی قانون**

تقسیم برصغیر نے دریاؤں کے قدرتی بہاؤ پر اثر ڈالا۔ بین الاقوامی قانون کے مطابق دریا کا قدرتی راستہ برقرار رکھا جاتا ہے اور جن دو یا زیادہ ممالک سے دریا گزرتا ہو اور اس کے پانی سے وہ ممالک مستفید ہوتے ہوں۔ تو کوئی ایک ملک دریا کا رخ بدل کر کسی دوسرے ملک کو آبی وسیلہ سے محروم نہیں کرسکتا۔

☆ **پانی کا بحران**

برصغیر میں پانی کے حوالے سے بھی بحران پیدا ہوا۔ پنجاب اور سندھ کو دریائے سندھ اور اس کے معاون دریا جہلم، چناب، راوی، ستلج، اور بیاس سیراب کرتے آرہے تھے۔ پنجاب دو حصوں میں منقسم ہوا تو دریاؤں کی بھی تقسیم عمل میں آگئی۔ راوی، ستلج، اور بیاس بھارت کی سرزمین سے گزر کر پاکستان میں داخل ہوتے ہوئے بھارت نے اپریل 1948ء میں مغربی پنجاب کو آنے والے دریائی پانی کا راستہ روک لیا۔

☆ **معیشت کی تباہی**

یہ قدم پنجاب اور سندھ کی معیشت کو تباہ کرنے کے مترادف تھا کیونکہ ان علاقوں میں فصلوں کی آبیاری کا یقینی ذریعہ دریا ہی ہیں۔

☆ **غلط حد بندی**

ریڈکلف کی سربراہی میں بننے والے حد بندی کمیشن نے ناانصافی کی۔ اس نے سرحد کا تعین کرتے وقت اکثر ہیڈورکس مسلم اکثریتی علاقوں میں ہونے کے باوجود بھارت کے حوالے کردیے۔ یہ سازش پاکستانی زراعت اور معیشت کی تباہی کا سبب بن سکتی تھی۔

☆ **پاکستان کا احتجاج**

بھارت نے دریائے ستلج پر ڈیم بنانے کا فیصلہ کیا تو پاکستان نے سخت احتجاج کیا اور عالمی برادری کو اپنے مسئلے سے آگاہ کیا۔

☆ **سندھ طاس معاہدہ**

عالمی بینک کی مدد سے دونوں ممالک کے مابین 1960ء میں ایک معاہدہ ''سندھ طاس'' طے پایا۔ تین دریاؤں (راوی، ستلج اور بیاس) پر بھارت کا حق مان لیا گیا اور دوسرے تین دریا (سندھ، جہلم اور چناب) پاکستان کو سونپ دیے گئے۔

ریاستوں کا تنازعہ

انگریزوں کے دور حکومت میں برصغیر میں 635 دیسی ریاستیں تھیں۔ آزادی کی منزل قریب آئی تو ریاستوں کے مستقبل کے بارے میں بھی سوچا جانے لگا، کابینہ مشن پلان کے حوالے سے ریاستوں کے حکمرانوں کو کہا گیا کہ وہ مستقبل میں اپنی حیثیت اور مفادات کے تحفظ کے لیے دستور سازی کے عمل میں شریک ہوں۔ حکمرانوں کو کابینہ مشن نے یہ بھی تلقین کی کہ وہ فیصلہ کرتے وقت اپنی عوام کی پسند اور مذہبی رشتوں کا دھیان رکھیں۔ حکومت برطانیہ نے 20 فروری 1947 کو انڈیا اور انڈین ریاستوں پر اپنا کنٹرول اٹھا لینے کا اعلان کیا۔ اسی اعلان کے تحت ریاستوں نے بھارت یا پاکستان سے وابستہ ہونے کا فیصلہ کرلیا۔ ریاست حیدرآباد دکن، جونا گڑھ، مناوادر اور ریاست جموں کشمیر کی طرف سے کوئی قدم فوری طور پر نہ اٹھایا گیا۔ ان ریاستوں پر بھارتی افواج نے فوج کشی کر کے قبضہ کرلیا جس سے پاکستان کی مشکلات میں اضافہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

سوال نمبر 2: پاکستان کے پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے قائداعظم کا کردار واضح کریں۔

جواب:

قائداعظم بحیثیت گورنر جنرل

برصغیر کے مسلمان قائداعظم محمد علی جناح کی قیادت میں 14 اگست 1947 کو آزاد وطن حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ قائداعظم محمد علی جناح نے پاکستان کے پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے 13 ماہ کام کیا۔

بطور گورنر جنرل قائداعظم کے کردار کی وضاحت درج ذیل ہے۔

ابتدائی مشکلات

قائداعظم کی قد آور شخصیت نے آزادی کے بعد پیدا ہونے والی مشکلات کو احسن طریقے سے سلجھایا۔ کانگرس نے پاکستان کے لیے ہر طرح سے مشکلات پیدا کرنے کی کوشش کی جن میں اثاثہ جات کی غیر مساوی تقسیم، مہاجرین کی آبادکاری کا مسئلہ اور ان کے ساتھ ناروا سلوک کے علاوہ انتظامی ریکارڈز کی بروقت نقل وحمل نہ ہونا تھی۔

کراچی دارالخلافہ

قائداعظم نے حالات کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے فوری طور پر کراچی کو پاکستان کا دارالخلافہ بنایا۔

ملازمین کو تلقین

آپؒ نے سرکاری ملازمین کو مکمل دیانتداری اور ایمانداری سے کام کرنے کی تلقین کی۔

افسران کی منتقلی

آپؒ نے ہندوستان سے افسران کی منتقلی کے لیے خاص گاڑیاں چلوائیں۔

ہوائی کمپنی سے معاہدہ

قائداعظم نے ہوائی کمپنی سے معاہدہ کیا جس سے سرکاری ملازمین کی نقل و حمل شروع ہوئی

انتظامی ڈھانچے کی بہتری

قائداعظم نے انتظامی ڈھانچے کی بہتری کے لیے چوہدری محمد علی کی سرکردگی میں کمیٹی بنائی۔

سول سروس

آپؒ نے سول سروسز کا اجرا کیا اور پاکستان سول سروسز اکیڈمی بنائی

اکاؤنٹس اور فارن سروس

آپؒ نے اکاؤنٹس اور فارن سروس کا آغاز بھی کیا۔

افواج کی بہتری

بحری و بری افواج کو بہتر حالت میں لانے کے لیے ہیڈ کوارٹر بنائے گئے۔

اسلحہ فیکٹری

اسلحہ فیکٹری کا قیام بھی آپؒ کے دور میں ہوا۔

خارجہ پالیسی

جہاں دوسرے مسائل کی طرف قائداعظم نے توجہ دی وہاں خارجہ پالیسی میں بھی کوئی کسر نہ چھوڑی۔ ہمسائیہ ممالک اور دیگر بڑے ممالک کے ساتھ تعلقات کو استوار کیا جو کہ ہماری خارجہ پالیسی کے بنیادی مقاصد میں شامل تھا۔

اقوام متحدہ کی رکنیت

اقوام متحدہ میں رکنیت کا حاصل ہونا بھی قائداعظم کی مدبرانہ شخصیت کا مرہون منت تھا۔ پاکستان 30 ستمبر 1947 کو اقوام متحدہ کا رکن بنا۔

تعلیمی کانفرس

قیام پاکستان کے وقت جہاں بے شمار مسائل تھے وہاں تعلیم کے میدان میں بھی کامیابی حاصل کرنا ضروری تھا۔ قائداعظم نے اس مسئلے کی طرف خاص توجہ دی۔ آپؒ نے 1947ء میں پہلی تعلیمی کانفرس منعقد کروائی۔ آپؒ کی نظر میں تعلیم کا مقصد اخلاقیات کی تشکیل تھا۔ آپؒ کی خواہش تھی کہ پاکستان کا ہر شہری قوم کی بے لوث خدمت کرے۔ آپؒ نے نوجوانوں کے لیے سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم کو لازمی قرار دیا۔

خرابی صحت

قائداعظم کے جسم میں جب تک جان رہی انھوں نے پاکستان کی ہر ممکن خدمت کی۔ آپؒ خرابی صحت کے باوجود بھی اہم فائلوں کا مطالعہ کرتے تھے۔

بلند حوصلے

اگرچہ قائداعظم کو موذی مرض ٹی۔ بی نے بہت کمزور کر دیا تھا۔ اس کے باوجود آپؒ کے حوصلے پست نہ ہوئے تھے۔

وفات

قائداعظم 11 ستمبر 1948ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ کا مزار کراچی میں ہے۔

حاصل کلام

اگر ہم یہ کہیں کہ قائداعظم نے اپنے خون سے پاکستان کی آبیاری کی تو یہ بے جا نہ ہوگا۔

☆☆☆☆☆

سوال نمبر 3: 1965ء کی پاک بھارت جنگ کے واقعات بیان کریں۔

جواب

پاک بھارت جنگ 1965

1965 میں پاکستان اور بھارت کے درمیان ہونے والی جنگ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

بھارت کا حملہ

ستمبر 1965ء میں بھارت نے اپنے توسیع پسندانہ عزائم کی تکمیل کے لیے پاکستان کے خلاف کھلی جارحیت کا مظاہرہ کیا اور 6 ستمبر کی رات پاکستان پر حملہ کر دیا۔ اگرچہ پاکستان کی فوجی اور اقتصادی وسائل بھارت کے مقابلے میں بہت کم تھے لیکن پاکستان مسلح افواج نے جذبہ جہاد سے سرشار ہو کر اپنے سے کئی گنا بھاری دشمن کو ذلت آمیز شکست سے دوچار کیا۔

پاک بھارت جنگ کی وجوہات

بھارت کے جارحانہ اقدامات

پاکستان کا قیام ہندوؤں کی مرضی کے خلاف عمل میں آیا تھا اس لیے انھوں نے پاکستان کو کبھی دل سے قبول نہ کیا۔ پاکستان کی حیران کن ترقی اور استحکام ان کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح کھٹکنے لگا چنانچہ انھوں نے پاکستان کو تباہ کرنے کے لیے جارحانہ اقدامات شروع کر دیے۔

مسئلہ کشمیر

ستمبر 1965ء کی جنگ کی اصل وجہ مسئلہ کشمیر ہے۔ بھارت نے کشمیری عوام کی مرضی کے خلاف کشمیر پر قبضہ کر رکھا ہے۔ کشمیر کے عوام شروع دن سے پاکستان کے ساتھ الحاق کے حامی ہیں مگر بھارت سلامتی کونسل کی قرارداد کے مطابق رائے شماری کرانے کے وعدے سے ٹال مٹول کرتا رہا۔ کشمیری عوام کی اخلاقی مدد کرنے اور مسئلہ کشمیر کو پوری دنیا میں اٹھانے کی پاداش میں بھارت نے پاکستان پر ستمبر 1965ء کی جنگ مسلط کر دی۔

بھارت چین جنگ

بھارت نے اپنی طاقت کے نشے میں 1962 میں چین سے جنگ چھیڑ لی اور منہ کی کھائی پھر اس نے اس خفت کو مٹانے کے لیے مئی 1965ء میں رن کچھ کے متنازعہ علاقے پر قبضہ جمانے کی کوشش کی لیکن پاکستانی فوج کے ہاتھوں اسے ذلت آمیز شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ چنانچہ اپنا کھویا ہوا وقار بحال کرنے کے لیے بھارت نے پاکستان کے خلاف جنگ شروع کر دی۔

بھارت میں انتخابات

بھارت میں عام انتخابات ہونے والے تھے کانگرس پارٹی یہ انتخابات جیتنا چاہتی تھی۔ اس نے پاکستان کو فتح کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ ووٹروں سے ووٹ حاصل کیے جا سکیں۔

جنگ کے واقعات

جنگ کے واقعات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

زمینی جنگ

☆ لاہور

بھارت نے 6 ستمبر 1965ء کو لاہور شہر پر تین اطراف واہگہ برکی اور قصور سے حملہ کر دیا۔ پاکستان کی بہادر افواج نے نہ صرف بھارتی یلغار کو روکا بلکہ دشمن کو بی آر بی نہر بھی نہ پار کرنے دی۔ اس محاذ پر میجر عزیز بھٹی شہید نے ایک فوجی کمپنی کے ساتھ کئی روز تک دشمن کی پیش قدمی کو روکے رکھا اور آخر کار شہادت پائی۔ حکومت پاکستان نے اس عظیم کارنامے پر انہیں ''نشان حیدر'' عطا کیا۔

☆ قصور

بھارت نے قصور کی طرف سے لاہور پر قبضہ کرنے کی کوشش کی لیکن پاکستان کے شیروں نے فوری طور پر حملہ پسپا کر دیا۔ اگلے روز پاکستان کی بہادر فوج نے جوابی حملہ کیا اور دشمن کے علاقے کھیم کرن پر قبضہ کر لیا۔ بعد ازاں بھارت نے ہیڈ سلیمانکی کی جانب نیا محاذ کھولا اور وہاں بھی اسے منہ کی کھانی پڑی۔

☆ سیالکوٹ

لاہور اور قصور میں ناکامی کے بعد بھارت نے ٹینکوں اور بکتر بند ڈویژن کے ساتھ سیالکوٹ کے علاقے چونڈہ پر حملہ کر دیا دوسری جنگ عظیم کے بعد یہ دنیا میں سب سے بڑا زمینی حملہ تھا۔ بھارت کا ارادہ تھا کہ سیالکوٹ سے جی ٹی روڈ پر قبضہ کر کے لاہور کا دوسرے شہروں سے رابطہ کاٹ دیا جائے لیکن پاکستان کی بہادر فوج نے اپنے سے کئی گنا بڑے دشمن کا مقابلہ کرتے ہوئے وہ بڑے کارنامے سرانجام دیے کہ دنیا کے دفاعی ماہرین حیران رہ گئے اور چونڈہ کا محاذ بھارتی ٹینکوں کا قبرستان بن گیا۔

☆ راجستھان

ہر محاذ پر شکست سے بوکھلا کر بھارت نے جنگ کا دائرہ کار راجستھان تک پھیلا دیا اور حیدرآباد پر قبضہ کرنے کی غرض سے پیش قدمی کی مگر یہاں پاکستانی فوج نے حر مجاہدین کے ساتھ مل کر دشمن کے چھکے چھڑا دیے اور اس کو پے در پے شکست دے کر اس کی کئی چوکیوں پر قبضہ کر لیا

فضائی جنگ

7 ستمبر 1965ء پاکستان کے شاہین صفت ہوابازوں نے جنگ کے ابتدائی دنوں میں بھارتی ہوابازوں پر برتری حاصل کر لی تھی۔ پاکستانی فضائیہ نے دشمن پر کاری ضرب لگاتے ہوئے پٹھانکوٹ، جودھ پور، آدم پور، ہلواڑہ، جام نگر، جموں اور سری نگر کے اہم بھارتی ہوائی اڈوں پر ٹھیک ٹھیک نشانے لگا کر درجنوں بھارتی طیارے تباہ کر کے بھارتی فضائیہ کی کمر توڑ کر رکھ دی۔ بھارت نے سرگودھا میں پاک فضائیہ کے اڈے کو نشانہ بنانے کے لیے کئی حملے کیے لیکن ہر بار ناکامی سے دوچار ہوا۔ لاہور کے مقام پر سکواڈرن لیڈر محمد محمود عالم (ایم۔ایم عالم) نے بھارت کے پانچ لڑاکا طیارے گرا کر نیا عالمی ریکارڈ قائم کیا۔

بحری جنگ

جنگ کے دوران پاکستانی بحریہ بھی پوری طرح چوکس رہی۔ اس نے کاٹھیاوار کے ساحل پر واقع مشہور بھارتی بحری اڈے کو تباہ کر کے ایک عظیم کارنامہ سرانجام دیا۔ جب بھارت نے پاک بحریہ کا مقابلہ کرنے کے لیے اس کے ایک یونٹ پر اچانک حملہ کیا تو پاک بحریہ نے بھارت کا ایک جنگی بحری جہاز ڈبو دیا اور باقی بھارتی بحری جہاز دم دبا کر بھاگ گئے۔

جنگ بندی

اقوام متحدہ کی کوششوں سے یہ جنگ 23 ستمبر 1965ء کو سحری کے وقت بند ہوئی۔

جنگ کے اثرات

☆ **بین الاقوامی شہرت**

جنگ میں فتح کی بدولت پاکستان بین الاقوامی شہرت اختیار کر گیا اور اس کے وقار میں اضافہ ہوا۔

☆ **مسئلہ کشمیر**

مسئلہ کشمیر کی اہمیت ایک بار پھر اجاگر ہوئی۔

☆ **امریکی منافقت**

پاکستان کو امریکہ اور یورپ والوں کے دوغلے پن سے آگاہی حاصل ہوئی۔

☆ **چین کی حمایت**

چین نے اس نازک وقت میں جس طرح پاکستان کا ساتھ دیا اس سے پاکستانیوں کو دوست اور دشمن کی تمیز ہو گئی۔

☆ **برادر اسلامی ممالک**

اس جنگ میں برادر اسلامی ممالک نے پاکستان کا بہت ساتھ دیا جس سے پاکستانیوں کے سر فخر سے بلند ہو گئے۔

پاکستانی عوام میں اتحاد

اس جنگ نے حزب مخالف کے لیڈروں کو بھی اپنا طرز عمل بدلنے پر مجبور کر دیا۔ انھوں نے صدر ایوب خاں کو مکمل تعاون کی پیشکش کی۔

☆ **اختلافات کا خاتمہ**

اس جنگ کی بدولت پاکستان کے عوام میں اتحاد اور قومی یکجہتی کی روح بیدار ہوئی۔ ساری قوم نے نظم وضبط اور اتحاد کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے داخلی اختلافات ختم کر دیے اور دشمن کے مقابلے میں ڈٹ گئی۔

☆ **عوامی حمایت**

ایک ادنیٰ ملازم سے افسر تک اور ایک مزدور سے تاجر تک سبھی نے قومی جذبے سے سرشار ہو کر دشمن کے مقابلے کے لیے حکومت سے مکمل تعاون کیا اور دل کھول کر دفاعی چندہ دیا۔

☆ **خون کا عطیہ**

عوام نے ہسپتالوں میں پہنچ کر اپنے مجاہدین بھائیوں کے لیے خون کا عطیہ دیا اور محاذ پر پہنچ کر فوج کو اپنی خدمات پیش کیں۔

☆ **پاکستانی فنکاروں کا کردار**

پاکستانی فنکاروں نے اپنے فن کے ذریعے غازی بھائیوں کے حوصلوں کو بلند رکھا حتیٰ کہ پوری قوم نے دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اپنے سے کئی گنا بڑے دشمن کو شکست دے کر فتح و نصرت کا علم بلند کیا۔

☆☆☆☆☆

سوال نمبر 4: قرارداد مقاصد کے اہم نکات بیان کریں

جواب:

قرداد مقاصد کے اہم نکات

12 مارچ 1949ء کو پاکستان کے پہلے وزیراعظم لیاقت علی خاں کی تحریک پر آئین ساز اسمبلی نے قرارداد مقاصد منظور کی۔ قرارداد مقاصد نے پاکستان کی آئین سازی میں نہایت اہم مقام حاصل کیا۔ قرارداد مقاصد کے اہم نکات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

☆ **اقتدار اعلیٰ یا حاکمیت**

اس قرارداد میں اس بات کی وضاحت کردی گئی کہ ساری کائنات کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور سارا اقتدار اسی کو حاصل ہے۔ اقتدار مسلمانوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہے اور اس اقتدار کو اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کے اندر رہ کر عوام کے منتخب نمائندے استعمال کریں گے۔

☆ **اسلامی قانون سازی**

پاکستان کا آئین قرآن وسنت کی روشنی میں ترتیب دیا جائے گا اور یہاں اسلامی اصولوں سے متصادم کوئی قانون سازی نہیں کی جائے گی۔

☆ **اسلامی اقدار**

پاکستان میں اسلامی اقدار جمہوریت، آزادی، مساوات، رواداری اور معاشرتی انصاف کو فروغ دیا جائے گا اور اسلامی اصولوں پر عمل کیا جائے گا۔

☆ **اسلامی طرز زندگی**

مسلمانوں کو انفرادی واجتماعی شعبوں میں اپنی زندگیاں قرآن وسنت کی روشنی میں بسر کرنے کے قابل بنایا جائے گا۔

☆ **وفاقی طرز حکومت**

پاکستان ایک وفاق ہوگا جس میں صوبوں کو آئین کی حدود کے اندر رہتے ہوئے خودمختاری حاصل ہوگی۔

☆ **بنیادی حقوق**

تمام شہریوں کو بلا امتیاز معاشرتی، معاشی، سیاسی اور مذہبی حقوق حاصل ہوں گے انھیں فکر واظہار، تنظیم سازی اور آزادی اجتماع میسر ہوگا تاکہ وہ اپنی شخصیتوں کی بہتر نشوونما کرسکیں۔

☆ **پسماندہ علاقوں کی ترقی**

پسماندہ علاقوں کی سیاسی، معاشرتی شعبوں میں شرکت اور ترقی کے مساوی مواقع میسر آئیں گے اور ان حقوق کو قانونی تحفظ دیا جائے گا۔

☆ **اقلیتوں کا تحفظ**

پاکستان کے تمام غیر مسلم شہریوں کو مکمل آزادی وتحفظ ملے گا۔ انھیں اپنے مذہبی فرائض ادا کرنے اور عبادت گاہیں تعمیر کرنے کی آزادی ہوگی۔

☆ **عدلیہ کی آزادی**

عدلیہ آزاد اور خودمختار ہوگی۔ اس پر کسی قسم کا دباؤ نہیں ہوگا اور وہ انصاف کے تقاضے اپنے اختیارات کے مطابق پورے کرنے کی حامل ہوگی۔

قرارداد مقاصد کی اہمیت

پاکستان کی آئین سازی کی تاریخ میں قرارداد مقاصد بہت اہمیت کی حامل ہے۔قرارداد مقاصد کی اہمیت درج ذیل نکات سے واضح ہے۔

☆ قرارداد مقاصد سے دستور بنانے کا آغاز ہوا

☆ آئین بنانے کے لیے تمام رکاوٹیں دور ہوگئیں۔

☆ بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی نشاندہی کی گئی۔

☆ قرارداد مقاصد کو پاکستان کے تینوں دساتیر میں ابتدائیہ کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال نمبر 5: 1956 کے آئین کے نمایاں خدوخال بیان کیجئے؟

جواب:

1956 کے آئین کے نمایاں خدوخال

آئین کی تعریف

بنیادی اصولوں کا وہ مجموعہ جس سے کسی ملک کا نظم و نسق چلا جائے آئین یا دستور کہلاتے ہے۔آئین ریاست کا بنیادی اور اعلیٰ ترین قانون ہوتا ہے۔ جس کے بغیر ریاست کا تصور ممکن نہیں۔

1956 کا آئین

وزیر اعظم چودھری محمد علی کی نگرانی میں دوسری آئین ساز اسمبلی نے ایک ایسا فارمولا تشکیل دیا جس پر تمام سیاسی گروہوں اور صوبوں نے رضامندی کا اظہار کیا۔نئے آئین کا مسودہ 9 جنوری 1956 کو اسمبلی میں پیش کیا گیا۔ گورنر جنرل کی حتمی منظوری کے بعد پاکستان کے پہلے آئین کے طور پر 23 مارچ 1956 کو ملک میں نافذ کردیا گیا۔یوں قیام پاکستان کے 9 سال بعد پہلا آئین نافذ کیا گیا۔

1956ء کے آئین کے اہم خدوخال

اس آئین کے نمایاں خدوخال درج ذیل ہیں۔

☆ تحریری آئین

1956ء کا آئین مختصر اور تحریری نوعیت کا تھا۔یہ آئین 234 دفعات، 13 ابواب اور 6 گوشواروں پر مشتمل تھا۔آئین کے افتتاحیہ میں قرارداد مقاصد کو شامل کیا گیا۔

☆ لچکدار آئین

یہ آئین لچکدار نوعیت کا تھا۔اس میں بدلتے ہوئے حالات کے مطابق تبدیلیوں کی گنجائش تھی۔قومی اسمبلی کے حاضر ارکان کی دوتہائی اکثریت آئین میں ترمیم کی مجاز تھی جس کی توثیق صدر کرتا تھا۔

☆ **وفاقی آئین**

اس آئین کے تحت پاکستان کو وفاقی ریاست قرار دیا گیا۔وفاق دو صوبوں مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان پر مشتمل تھا۔اختیارات کو مرکز اور صوبائی سطح پر تقسیم کیا گیا۔

☆ **پارلیمانی نظامِ حکومت**

یہ آئین پارلیمانی نظام کا حامل تھا۔ملک کا سربراہ صدر تھا۔صدر کو برائے نام اختیارات حاصل تھے،اختیارات کا اصل سرچشمہ وزیراعظم تھا۔ وزیراعظم اپنی کابینہ چننے کا مجاز تھا لیکن وہ اس کی کابینہ قومی اسمبلی کے سامنے اپنے اعمال کے لیے جوابدہ تھی۔صدر کو قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیاں مل کر پانچ سال کے لیے منتخب کرتی تھیں۔صدر کا مواخذہ قومی اسمبلی کی دوتہائی اکثریت سے ہی ممکن تھا۔قومی اسمبلی کی اکثریت وزیراعظم کے خلاف عدم اعتماد کا اختیار رکھتی تھی۔

☆ **یک ایوانی مقننہ**

مقننہ سے مراد قانون ساز ادارہ ہے اس آئین کے تحت یک ایوانی مقننہ کا طریق رائج کیا گیا جس کا نام قومی اسمبلی تھا جو 300 اراکین پر مشتمل تھی۔150 مشرقی پاکستان اور 150 مغربی پاکستان سے تھے۔خواتین کے لیے 10 نشستیں مخصوص تھیں جن میں پانچ مشرقی پاکستان اور پانچ مغربی پاکستان سے منتخب ہونا تھیں۔اسمبلی کی مدت 5 سال تھی۔

☆ **عدلیہ کی آزادی**

اس آئین میں عدلیہ کی آزادی کی ضمانت فراہم کی گئی۔اعلیٰ ترین عدالت سپریم کورٹ ہوگی۔دونوں صوبوں میں دو ہائی کورٹس کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔چیف جسٹس اور ججوں کی تقرری صدر پاکستان کریں گے۔ججوں کو ملازمت کا تحفظ حاصل تھا۔ان کی برطرفی مواخذہ کے ذریعے قومی اسمبلی کی دوتہائی اکثریت سے ممکن تھی جس کی توثیق صدر پاکستان نے کرنا تھی۔

☆ **واحد شہریت**

پاکستان میں شہریوں کو صرف واحد شہریت حاصل ہوگی۔تمام شہری پاکستانی کہلائیں گے،امریکہ میں شہریوں کو دوہری شہریت حاصل ہے۔ایک مرکزی حکومت کی شہریت اور دوسری ریاستوں کی حکومت کی شہریت جبکہ پاکستان میں واحد شہریت کا اصول قائم ہے۔

☆ **بنیادی حقوق**

آئین کے مطابق شہریوں کو وہ تمام حقوق حاصل ہوں گے جس کی ضمانت اقوامِ متحدہ کے چارٹر میں فراہمی کی گئی ہے۔تمام شہری قانون کی نگاہ میں برابر ہوں گے اور ان کو معاشرتی،سیاسی اور معاشی حقوق عطا کیے جائیں گے۔کسی شہری کو بلاجواز گرفتار نہیں کیا جائے گا۔گرفتاری کی صورت میں اسے صفائی کا موقع فراہم کیا جائے گا۔

☆ **سرکاری زبانیں**

1956ء کے آئین تحت اردو اور بنگالی دونوں زبانوں کو سرکاری زبان کے طور پر تسلیم کیا گیا لیکن ساتھ یہ وضاحت کی گئی کہ آئندہ پچیس سال تک انگریزی دفتری زبان کی حیثیت سے رائج رہے گی۔

☆ **اسلامی دفعات**

1۔ آئین کی رو سے پاکستان کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا۔صدر لازمی طور پر مسلمان ہوگا۔

2۔ قراردادِ مقاصد کو آئین کے دیباچے میں شامل کیا گیا جس کی رو سے حاکمیت اللہ تعالیٰ کی ہوگی اور اختیارات کو عوامی نمائندے ایک مقدس امانت کے طور پر قرآن و سنت کے مطابق استعمال کریں گے۔

3۔ عوام اپنی انفرادی و اجتماعی زندگیوں کو اسلام کے مطابق گزاریں گے۔

4۔ کوئی قانون قرآن و سنت سے متصادم نہ بنایا جائے گا اور نہ ہی نافذ العمل ہوگا۔

5۔ ملک سے سود، عصمت فروشی، جوا اور شراب کی لعنت کا خاتمہ کیا جائے گا۔

6۔ پاکستان کو ایک اسلامی فلاحی مملکت بنایا جائے گا۔

☆ **آئینی ادارے**

اس آئین کے تحت مختلف ادارے قائم کئے گئے جن میں ادارہ تحقیقات اسلامی، پبلک سروس کمیشن، چیف الیکشن کمیشنر اور آڈیٹر جنرل قابلِ ذکر ہیں۔ یہ تمام ادارے اپنے دائرہ اختیارات میں عمل کرنے کے مجاز تھے۔

آئین کی منسوخی

1956ء کا آئین نو سال کی انتھک محنت اور کوششوں کے بعد منظور ہوا، مگر پاکستان کے مخصوص حالات اور سیاست دانوں کی باہمی چپقلش، جمہوری اداروں میں فوج اور بیوروکریسی کی بے جا مداخلت اعلیٰ قیادت کے فقدان اور گورنر جنرل کی حکومتی معاملات میں بے جا مداخلت نے آئین کو زیادہ دیر تک چلنے نہ دیا۔ 1956ء کا یہ آئین دو سال اور 7 ماہ تک نافذ رہا جس کے بعد اکتوبر 1958ء میں پاکستان آرمی کے کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب خاں نے ملک کی جمہوری حکومت کو برطرف کر کے فوجی حکومت قائم کر دی اور تمام اختیارات خود سنبھال لیے۔ جنرل محمد ایوب خاں نے 1956ء کا آئین منسوخ کر دیا۔ تمام وفاقی و صوبائی اسمبلیاں ختم کر دیں اور خود صدر پاکستان اور چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر کا عہدہ سنبھال لیا۔

☆☆☆☆☆

سوال نمبر 6: ایوب خان کے مارشل لا کے کیا اسباب تھے؟

جواب:

ایوب خان کے مارشل لا کے اسباب

پاکستان کے پہلے گورنر جنرل قائداعظم تھے۔ قائداعظم کی وفات کے بعد آہستہ آہستہ ملک کی باگ ڈور بیوروکریسی کے ہاتھ آ گئی بالآخر 1958ء میں پاک آرمی نے براہ راست ملک کا انتظام سنبھال لیا۔ جنرل محمد ایوب خان نے اکتوبر 1958ء میں سکندر مرزا کو ہٹا کر درج ذیل وجوہات کو جواز بنا کر مارشل لا لگا دیا۔ ایوب خان کے مارشل لاء کے اسباب درج ذیل ہیں۔

☆ **اقتدار کی کشمکش**

قیام پاکستان کے بعد اقتدار کی کشمکش سے مسلم لیگ میں دھڑے بندیاں پیدا ہو گئیں۔ اسی کشمکش سے فائدہ اٹھاتے ہوئے گورنر جنرل غلام محمد نے دو بارہ اسمبلی توڑی۔ چنانچہ سیاسی کشمکش نے ملک میں پہلے مارشل لا کی راہ ہموار کی۔

☆ **معاشی بدحالی**

سیاسی عدم استحکام کے ساتھ ساتھ پاکستان میں معاشی بدحالی کا دور دورہ تھا۔ ایک زرعی ملک ہونے کے باوجود پاکستان میں خوراک کی قلت پیدا ہو گئی۔ معاشی بدحالی اس انتہا تک پہنچ گئی کہ ملک کے بعض علاقوں میں قحط جیسے آثار پیدا ہو گئے۔

☆ **سیاسی قیادت کا فقدان**

قائداعظم لیاقت علی خان اور حسین شہید سہروردی کے بعد پاکستان اہل سیاسی قیادت سے محروم ہو گیا اور ملک کی باگ ڈور ایسے سیاسی قائدین کے ہاتھوں میں آ گئی جو نہ تو عوام میں قومی وحدت پیدا کر سکے اور نہ عوامی مسائل حل کر سکے۔

☆ سمگلنگ اور اقربا پروری

مارشل لا کی ایک وجہ سمگلنگ، چور بازاری، اقربا پروری اور ناجائز مراعات کا حصول بھی تھی۔ عوام کا کوئی پرسان حال نہ تھا۔ پورے ملک کا نظام درہم برہم ہو گیا تھا۔

☆ بیوروکریسی کا کردار

بیوروکریسی (افسر شاہی) نے انتہائی غیر ذمہ دارانہ رویے کا مظاہرہ کرتے ہوئے ملک میں جمہوریت کو ناکام کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ بااثر ہونے کے باعث ان کے دلوں میں اقتدار کی ہوس پیدا ہونے لگی جو مارشل لا کے نفاذ کا باعث بنی۔

☆ غیر یقینی حالات

سیاستدانوں کی باہمی چپقلش اور سیاسی عدم استحکام کے نتیجے میں گورنر جنرل غلام محمد نے جنرل ایوب خاں کو وزیر دفاع کی حیثیت سے کابینہ میں شامل کیا جس کی وجہ سے غیر یقینی حالات پیدا ہو گئے۔

☆ صوبائی تعصبات

مارشل لا کی آمد کا ایک سبب صوبائی تعصبات کا فروغ بھی تھا۔ سیاستدانوں نے اقتدار تک پہنچنے کے لیے ملکی سلامتی کی پرواہ کیے بغیر عوامی جذبات کو خوب بھڑکایا۔ ایک ہی ملک کی عوام ایک دوسرے سے بیزار ہوتے گئے جبکہ برسر اقتدار طبقے نے اس خطرناک رجحان کو روکنے کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔

☆ سیاسی بحران

1953ء سے 1958ء کے دوران دو گورنر جنرلز نے چھے وزارتوں کو تشکیل دیا۔ اس سیاسی عدم استحکام اور پارلیمانی نظام کی ناکامی کے نتیجے میں سیاسی بحران پیدا ہو گیا۔ عوام سیاستدانوں سے متنفر ہو گئے اور ان کا جمہوریت پر سے اعتماد اٹھ گیا جو مارشل لا کا سبب بنا۔

☆ انتخابات کا التوا

قیام پاکستان کے پہلے گیارہ سالوں میں کبھی عام انتخابات نہ کرائے گئے۔ صرف صوبوں میں باری باری انتخاب کرایا گیا۔ 1956ء کا آئین پاس ہونے کے بعد توقع کی جا رہی تھی کہ ایک سال کے اندر عام انتخابات منعقد ہو جائیں گے لیکن ایسا نہ ہو سکا۔

حاصل کلام

اعلیٰ سیاسی قیادت کے فقدان اور جمہوری اداروں میں فوج اور بیوروکریسی کی بے جا مداخلت نے پاکستان میں پہلے مارشل لا کی راہ ہموار کی۔

☆☆☆☆☆

سوال نمبر 7: بنیادی جمہوریتوں کے نظام کے مختلف مراحل کا جائزہ لیجیے

جواب:

بنیادی جمہوریت کا نظام 1959

1959ء میں صدر ایوب خان نے بنیادی جمہوریتوں کا ایک نظام متعارف کرایا جس کے تحت عوام کو بنیادی جمہوریت کے ممبران کا انتخاب کرنا تھا۔ بنیادی جمہوریتوں کے ممبران کی کل تعداد 80 ہزار تھی۔ 1962ء کے آئین کے تحت ان ممبران کو صدر، صوبائی اور مرکزی اسمبلیوں کے اراکین کے انتخاب کے لیے انتخابی ادارہ کی حیثیت بھی حاصل تھی۔

بنیادی جمہوریت کے نظام کے مراحل

بنیادی طور پر یہ نظام درج ذیل مراحل پر مشتمل تھا۔

یونین کونسل اور یونین کمیٹی

یونین کونسل بنیادی جمہوریتوں کا ابتدائی ادارہ تھا۔ اسے دیہی علاقوں کے لیے یونین کونسل اور شہری علاقوں میں یونین کمیٹی کہتے تھے۔ اس میں ایک ہزار سے پندرہ سو ووٹر براہ راست اپنے میں سے ایک نمائندہ منتخب کرتے تھے جس کو بی ڈی ممبر کہتے تھے۔

☆ فرائض

ان کے فرائض میں صحت وصفائی، روشنی کا انتظام، مسافر خانوں کا انتظام، پیدائش واموات کا ریکارڈ رکھنا وغیرہ شامل تھا۔

تحصیل کونسل اور تھانہ کونسل

مغربی پاکستان میں تحصیل کونسل اور مشرقی پاکستان میں تھانہ کونسل دوسرا مرحلہ تھا۔ اس کا چیئر مین ڈویژنل آفیسر کہلاتا تھا۔ اس میں سرکاری اہل کار، نامزد ارکان اور منتخب عوامی نمائندے شامل ہوتے تھے۔

☆ فرائض

ان کے فرائض میں اپنے علاقوں میں تعلیمی اور معاشی منصوبوں کی تیاری وغیرہ شامل تھے۔

ڈسٹرکٹ کونسل

ضلعی سطح پر ڈسٹرکٹ کونسل قائم تھی جس کا سربراہ ڈپٹی کمشنر تھا۔ اس کونسل میں آدھی تعداد سرکاری اور غیر سرکاری (نامزد) اراکین کی ہوتی تھی اور آدھی تعداد منتخب نمائندوں کی ہوتی تھی۔

☆ فرائض

ان کے فرائض میں سڑکیں بنانا، سکولوں کا قیام، صحت وصفائی کا انتظام، ہسپتالوں کا قیام، امراض کی روک تھام کے اقدامات کرنا، آب رسانی کا مناسب بندوبست کرنا اور امداد باہمی کا فروغ وغیرہ شامل تھے۔

ڈویژنل کونسل

ڈویژن کے سطح پر قائم اس ادارے کا سربراہ ڈپٹی کمشنر کہلاتا تھا۔ ضلع کی تمام یونین کونسلیں، یونین کمیٹیاں اور ٹاؤن کمیٹیاں اس میں نمائندگی رکھتی تھیں۔ اس کونسل میں بھی سرکاری اور نامزد ارکان شامل تھے۔

☆ فرائض

ڈویژن کے مختلف محکموں کی جانچ پڑتال اور مختلف اصلاحی سرگرمیوں کے لیے سفارشات تیار کرنا وغیرہ اس کونسل کے فرائض میں شامل تھا۔

صوبائی مشاورتی کونسل

تمام ڈویژنوں کے نمائندوں پر مشتمل صوبائی مشاورتی کونسل قائم کی گئی جو براہ راست گورنر کے ماتحت تھی۔

☆ فرائض

یہ کونسل پورے صوبے کے بنیادی جمہوریتوں کے اداروں کی کارگردگی پر نظر رکھنے اور ان کی سرگرمیوں کو مربوط کرنے کے فرائض سرانجام دیتی۔

☆☆☆☆☆

سوال نمبر 8: پاکستان کے پہلے وزیر اعظم کی حیثیت سے لیاقت علی خان کا کردار واضح کریں۔

جواب:

بطور وزیر اعظم لیاقت علی خان کا کردار

پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خاں 1896ء میں مشرقی پنجاب کے ایک قصبے کرنال میں پیدا ہوئے۔ علی گڑھ کالج سے بی اے اور آکسفورڈ یونیورسٹی سے قانون کی ڈگری حاصل کی۔ 15 اگست 1947ء کو پاکستان کے پہلے وزیر اعظم بنے۔ بطور وزیر اعظم لیاقت علی خان کے کردار کی تفصیل درج ذیل ہے۔

قتل عام کو رکوانے کی اپیل

پاکستان کے پہلے وزیر اعظم کی حیثیت سے لیاقت علی خان نے پنجاب میں مسلمانوں کا قتل عام رکوانے کے لیے پنڈت نہرو کے ساتھ سرحدی علاقوں کا دورہ کیا اور انسانی خون بہانے کی مکروہ حرکت سے باز رہنے کی اپیل کی۔

مہاجرین کی آبادکاری

پنجاب میں داخل ہونے والے مہاجرین کے سیلاب کو سنبھالنا بہت مشکل تھا۔ قائداعظم کی ہدایت پر آپ نے پنجاب مہاجر کونسل کے چیئرمین کی حیثیت سے مہاجرین کی آبادکاری میں ضروریات زندگی کی فراہمی کے کام کی نگرانی کی۔

قائداعظم کے دست راست

انتظامی ڈھانچے کی تشکیل، معاشی زندگی کی بحالی، بجٹ کی تیاری، کشمیر کی جنگ، داخلی انتشار پر کنٹرول اور بھارت کی سازشوں کے خلاف دفاع سمیت تمام درپیش مسائل میں قائداعظم قوم اور حکومت کی راہنمائی کرتے تھے لیکن ان کے فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے کی ذمہ داری وزیر اعظم لیاقت علی خاں پر ہی عائد ہوتی تھی۔

حقیقی ترجمان

قائداعظم کی وفات کے بعد جب قوم کے حوصلے پست ہو رہے تھے اور بھارتی قیادت پاکستان کے خلاف مسلسل سازشیں کر رہی تھی تو ایسے میں آپ ہی قوم کے ترجمان اور قائد تھے۔ آپ کی اعلیٰ قائدانہ صلاحیتوں کی بنا پر قوم نے آپ کو قائد ملت کا خطاب دیا۔

پاکستانی مصنوعات کا فروغ

لیاقت علی خان کے عہد حکومت میں معاشی ترقی کے لیے بھرپور جدوجہد شروع کی گئی۔ عوام کو پاکستانی مصنوعات کے فروغ کی ترغیب دی گئی۔ ٹیکسٹائل انڈسٹری کی ترقی کے لیے جاپان سے مشینری درآمد کی گئی اور پاکستان انڈسٹریل ڈویلپمنٹ کارپوریشن کا قیام عمل میں لایا گیا۔

قرارداد مقاصد

آپ نے 1949ء میں اسمبلی سے قرارداد مقاصد منظور کرائی اور نئے آئین کی تیاری کے سلسلے میں بنیادی اصولوں کی کمیٹی بنائی۔

پاک امریکہ تعلقات

آپ نے 1950ء میں امریکہ کا دورہ کیا اور اپنی تقاریر میں امریکہ کے عوام اور قائدین کو قیام پاکستان کے پس منظر سے آگاہ کیا۔ آپ نے امریکی قیادت کو پاکستان کی دفاعی ضروریات پوری کرنے پر آمادہ کرنے کی بھی بھرپور کوشش کی۔ اس طرح آپ پہلے پاکستانی وزیر اعظم تھے جنھوں نے امریکہ میں پاکستان کو روشناس کرانے میں اہم کردار ادا کیا۔

اسامی ممالک سے تعلقات

لیاقت علی خان کی خارجہ پالیسی میں اسلامی ممالک کے ساتھ خوشگوار تعلقات قائم کرنے کو بنیادی حیثیت حاصل تھی۔ آپ نے تیل کو قومیانے کے سلسلے میں ڈاکٹر مصدق وزیر اعظم ایران کے اقدامات کی حمایت کی۔ شاہ ایران نے پاکستان کا دورہ کیا تو دونوں راہنماؤں نے مشترکہ پالیسی اختیار کرنے کے لیے مذاکرات کیے۔ آپ نے مغربی ممالک کی مصر کے خلاف جارحیت کی مذمت اور انڈونیشیا کی آزادی کی تحریک کی حمایت کی۔

لیاقت نہرو معاہدہ

قیام پاکستان کے بعد بھارت میں ہندو قوم کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف شدید عناد کی وجہ سے ہندو مسلم فسادات معمول بن چکے تھے۔ لیاقت علی خان نے اس مسئلے کو حکومتی سطح پر حل کرنا ضروری سمجھا۔ چنانچہ اس سلسلے میں آپ نے 1950ء بھارت کا دورہ کیا اور لیاقت نہرو معاہدے پر دستخط کیے۔

دفاع وطن

1951ء کے وسط میں جب بھارتی فوجیں پاکستانی سرحد پر جمع ہوئیں تو ملک میں غیر یقینی صورت حال پیدا ہو گئی تھی۔ آپ نے قوم کا حوصلہ بلند کرنے اور اس خطرے سے آگاہ کرنے کے لیے ملک گیر دورہ کیا۔

حاصل کلام

لیاقت علی خان تحریک پاکستان کے اہم راہنما تھے پاکستان کے قیام کے بعد انھوں نے پہلے وزیر اعظم کی حیثیت سے نئی ریاست کے استحکام اور ترقی کے لیے بے پناہ خدمات سرانجام دیں۔

☆☆☆☆☆

سوال نمبر 9: 1962ء کے آئین کے نمایاں خدوخال تحریر کریں

جواب:

1962 کا آئین

آئین کی تعریف

وہ بنیادی اصولوں کا مجموعہ جس کے مطابق ریاست کا نظم ونسق چلایا جائے آئین یا دستور کہلاتا ہے۔ آئین سب سے برتر اور اعلیٰ قانون ہوتا ہے۔

1962 کے آئین کا تعارف

فروری 1960ء میں ایوب خان نے سابق چیف جسٹس شہاب الدین کی سرکردگی میں آئین سازی کے لیے ایک دس رکنی آئینی کمیشن تشکیل دیا گیا جس نے اپنی سفارشات مئی 1961ء میں صدر مملکت کو پیش کر دیں۔ صدر نے وزیر خارجہ منظور قادر کی قیادت میں کابینہ کے سات ارکان پر مشتمل ایک آئینی کمیٹی بنائی جس نے آئینی کمیشن کی سفارشات کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی مرضی سے آئینی سفارشات مرتب کیں جنھیں گورنروں کی کانفرنس میں منظور کرلیا گیا۔ اس طرح آئین مکمل کرلیا گیا۔ 8 جون 1962ء کو صدر محمد ایوب خان نے ایک صدارتی حکم کے ذریعے اس آئین کو ملک میں نافذ کردیا۔

1962ء کے آئین کے خدوخال

☆ تحریری آئین

1962ء کا آئین 250 دفعات 5 گوشواروں 8 ترامیم اور مارشل لا کے 31 ضوابط پر مشتمل ایک تحریری آئین تھا۔ اسے 12 حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔

☆ وفاقی آئین

1962ء کے آئین کے مطابق پاکستان دو صوبوں پر مشتمل وفاق تھا۔ قومی اسمبلی میں دونوں صوبوں یعنی مشرقی ومغربی پاکستان کو یکساں نمائندگی دی گئی۔ انتخابی ادارے میں بھی دونوں صوبوں کے نمائندوں کی تعداد یکساں یعنی چالیس ہزار تھی۔ آئین میں مرکزی حکومت کے اختیارات کی وضاحت کی گئی۔ باقی ماندہ اختیارات صوبوں کو عطا کیے گئے۔

☆ صدارتی آئین

اس آئین کے تحت صدارتی طرز حکومت کا تجربہ کیا گیا۔ صدر سربراہ مملکت اور سربراہ حکومت بھی تھا۔ جس کا انتخاب بنیادی جمہوریتوں کے 80 ہزار اراکین پر مشتمل انتخابی ادارہ 5 سال کے لیے کرتا تھا۔ تمام انتظامی اختیارات کا محور صدر تھا۔ اس کو قانون سازی کے وسیع اختیارات تفویض کیے گئے تھے۔ کابینہ کے ارکان قومی اسمبلی کی بجائے صدر کے سامنے جوابدہ تھے اہم عہدوں کی تمام تقرریاں صدر کے ہاتھ میں تھیں۔

☆ استوار آئین

اس آئین کے تحت قومی اسمبلی کی دوتہائی اکثریت آئین میں ترامیم کرسکتی تھی لیکن اس ترمیم کے موثر ہونے کے لیے صدر مملکت کی منظوری لازمی قرار دی گئی۔

☆ یک ایوانی مقننہ

1956ء کے آئین کی طرح 1962ء کے آئین میں بھی یک ایوانی مقننہ ترتیب دی گئی جسے قومی اسمبلی کا نام دیا گیا جس کو بالواسطہ انتخابی ادارہ 5 سال کے لیے منتخب کرتا تھا۔ اس میں دونوں صوبوں کو مساوی نمائندگی حاصل تھی۔

☆ **واحد شہریت**

1956ء کے آئین کی طرح 1962ء کے آئین میں بھی واحد شہریت کا اصول اپنایا گیا۔ پاکستان کے تمام شہری صرف پاکستان کے شہری تھے مشرقی یا مغربی پاکستان نہیں۔

☆ **بنیادی حقوق**

آئین میں بنیادی شہری حقوق شامل کیے گئے اور ان کے تحفظ کی ضمانت بھی فراہم کی گئی۔ ان حقوق کے منافی کوئی قانون سازی ممکن نہ تھی۔ حکومت کا کوئی شعبہ بنیادی حقوق کے خلاف اقدام نہیں کر سکتا تھا۔ اہم ترین بنیادی حقوق میں تحریر و تقریر کی آزادی، اجتماع و انجمن سازی، مذہبی آزادی اور جان و مال کا تحفظ شامل تھا۔

☆ **اسلامی دفعات**

1۔ آئین کی رو سے پاکستان کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا۔ صدر لازمی طور پر مسلمان ہوگا۔

2۔ قرارداد مقاصد کو آئین کے دیباچے میں شامل کیا گیا جس کی رو سے حاکمیت اللہ تعالیٰ کی ہوگی اور اختیارات کو عوامی نمائندے ایک مقدس امانت کے طور پر قرآن وسنت کے مطابق استعمال کریں گے۔

3۔ عوام اپنی انفرادی و اجتماعی زندگیوں کو اسلام کے مطابق گزاریں گے۔

4۔ کوئی قانون قرآن وسنت سے متصادم نہ بنایا جائے گا اور نہ ہی نافذ العمل ہوگا۔

5۔ ملک سے سود، عصمت فروشی، جوا اور شراب کی لعنت کا خاتمہ کیا جائے گا۔

6۔ پاکستان کو ایک فلاحی مملکت بنایا جائے گا۔

☆ **اسلامی مشاورتی کونسل**

صدر پاکستان، گورنروں، مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں کو قانونی معاملات میں مشورہ دینے کے لیے ایک اسلامی مشاورتی کونسل تشکیل دی جائے گی تاکہ قانون سازی اسلام کے مطابق ممکن ہو اور موجودہ قوانین کو اسلام کے مطابق ڈھالا جا سکے۔ اسلامی مشاورتی کونسل عملاً ایک بے اختیار ادارہ تھی، حکومت اس کو قبول کرنے کی پابند نہ تھی۔

☆ **قومی زبانیں**

اردو اور بنگالی دونوں کو قومی زبان کی حیثیت دی گئی لیکن انگریزی کو اس وقت تک سرکاری زبان کی حیثیت حاصل رہے گی جب تک قومی زبانیں دفتری حیثیت اختیار نہیں کر لیتیں۔

☆ **بالواسطہ جمہوریت**

براہ راست انتخاب کا طریقہ ختم کر کے بالواسطہ جمہوریت کا نیا نظام رائج کیا گیا۔ اس نظام کو بنیادی جمہوریتوں کا نام دیا گیا۔ صدر، قومی اسمبلی اور دونوں صوبائی اسمبلیوں کے انتخاب کے لیے ایک انتخابی ادارہ قائم کیا گیا۔ جس کے ارکان کی تعداد 80 ہزار تھی۔ ان کو عوام منتخب کرتے تھے۔ یہ ارکان دونوں صوبوں سے یکساں تعداد میں لیے جاتے تھے۔

آئین کی ناکامی

صدر جنرل ایوب خان نے تقریباً 10 سال حکومت کی ان کی حکومت کے خلاف عوام نے زبردست تحریک چلائی حالات ان کے کنٹرول سے باہر ہونے لگے ان حالات کے پیش نظر ایک دفعہ پھر مارشل لا نافذ کر دیا گیا۔ 25 مارچ 1969ء کو جنرل یحییٰ خان نے مارشل لا لگاتے ہوئے 1962 کا آئین ختم کر دیا۔

☆☆☆☆☆

سوال نمبر 10: لیگل فریم ورک آرڈر کے نمایاں خدوخال کی وضاحت کریں؟

جواب:

لیگل فریم ورک آرڈر

فوجی حکومتیں آئین کو معطل کر کے ملکی نظم ونسق کے لیے آئینی اصلاحات نافذ کرتی ہیں۔ اور عدالتوں سے ان کی منظوری حاصل کرتی ہیں انہیں لیگل فریم ورک آرڈر کہتے ہیں۔

لیگل فریم ورک آرڈر کے خدوخال

صدر پاکستان جنرل محمد یحییٰ خان نے 1970ء کے انتخاب کرانے کے لیے ایک آئینی ڈھانچے ''لیگل فریم ورک آرڈر'' کا اعلان کیا۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

☆ **اسمبلی کی مدت**

قومی اسمبلی کی مدت پانچ سال تھی۔

☆ **ارکان کی تعداد**

اس کی نشستوں کی کل تعداد 313 مقرر کی گئی۔

☆ **امیدوار اور ووٹر کی عمر**

اسمبلی کا رکن منتخب ہونے کے لیے امیدوار کی عمر کم از کم 25 سال اور ووٹر کی عمر 21 سال سے کم نہ ہو۔ کوئی شخص بیک وقت ایک سے زیادہ نشستوں پر انتخاب لڑنے کا حق رکھتا ہے۔

☆ **انتخابات کی تاریخ**

قومی اسمبلی کے لیے پولنگ کی تاریخ 5 اکتوبر اور صوبائی اسمبلی کے لیے 22 اکتوبر 1970ء مقرر کی گئی۔

☆ **وفاقی طرز حکومت**

ملک میں وفاقی طرز حکومت رائج کیا جائے گا۔

☆ **بنیادی حقوق**

ملک میں شہریوں کو تمام بنیادی حقوق فراہم کیے جائیں گے۔

☆ **صوبائی خودمختاری**

آئین کے تحت باقاعدہ اختیارات کی تقسیم کی جائے گی اور صوبائی خودمختاری کا مکمل تحفظ کیا جائے گا۔

☆ **عدلیہ کی آزادی**

عدلیہ کی آزادی کا مکمل احترام کیا جائے گا۔ عدلیہ عوام کے بنیادی حقوق کی حفاظت کرے گی اور اس کے فیصلوں کی پابندی مرکز اور صوبوں پر لاگو ہوگی۔

☆ **مسلم سربراہ مملکت**

اسلامی نظریہ (آئیڈیالوجی) پر عمل کیا جائے گا اور سربراہ مملکت (صدر) کے لیے مسلمان ہونا ضروری ہوگا۔

☆ **کثرت رائے سے فیصلہ**

قومی اسمبلی تمام فیصلے سادہ اکثریت کے ساتھ کرے گی اور کورم 100 ارکان اسمبلی پر مشتمل ہوگا۔

☆ **اظہار خیال کی آزادی**

اسمبلی کے اراکین کو خیالات کے اظہار کی مکمل آزادی ہوگی اور اسمبلیوں کے اندر کہی ہوئی کسی بات پر اراکین کے خلاف قانونی کاروائی نہیں کی جائے گی۔

☆ **ملک کا نام**

پاکستان ایک جمہوری ملک ہوگا اور ملک کا پورا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا جائے گا۔

☆ **قومی سلامتی کا تحفظ**

قومی سلامتی کا تحفظ کیا جائے گا اور ملکی سلامتی کو نقصان پہنچانے والے کسی اقدام کی اجازت نہیں دی جائے گی

☆ **آئندہ کی حکمت عملی**

آئندہ کی حکمت عملی کے لیے درج ذیل نکات طے کیے گئے۔

1۔ اسلامی طرز زندگی کا فروغ۔

2۔ اسلام کے اخلاقی اصولوں پر عمل کرنا۔

3۔ پاکستان میں اسلامی اصولوں کے فروغ کے لیے اقدامات کرنا۔

4۔ مسلمانوں کو قرآن اور اسلامیات کی تعلیم کی فراہمی کا بندوبست کرنا۔

☆☆☆☆☆

سوال نمبر 11: مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے اسباب تحریر کریں۔

جواب:

مشرقی پاکستان کی علیحدگی

1970ء کے قومی اسمبلی کے عام انتخابات میں مشرقی پاکستان سے شیخ مجیب الرحمن کی پارٹی عوامی لیگ نے اور مغربی پاکستان سے ذوالفقار علی بھٹو کی پاکستان پیپلز پارٹی نے کامیابی حاصل کی۔ انتخابات کے بعد اقتدار کی جنگ نے ایک نئی صورت حال اختیار کرلی۔ جنرل محمد یحییٰ خان کی اقتدار سے چمٹے رہنے کی خواہش نے حالات کو مزید خراب کر دیا۔ اسی دوران شیخ مجیب الرحمن نے ریاستی معاملات میں عدم تعاون کی تحریک کا اعلان کر دیا۔
23 مارچ 1971ء کو شیخ مجیب الرحمن نے اپنے گھر پر بنگلہ دیش کا پرچم لہرا دیا۔ ان حالات میں شیخ مجیب الرحمن کی گرفتاری نے حالات کو مزید خراب کر دیا۔ ہزاروں کی تعداد میں مشرقی پاکستانیوں نے بھارت کی طرف ہجرت شروع کر دی۔ ہندوستان کی حکومت نے مہاجرین کی مدد کا بہانہ بنا کر مشرقی پاکستان پر حملہ کر دیا۔ ہماری افواج نے ہتھیار ڈال دیے۔ اور مشرقی پاکستان 16 دسمبر 1971ء کو ایک الگ وطن بنگلہ دیش کے نام سے دنیا کے نقشے پر نمودار ہوا۔

مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے اسباب

مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے درج ذیل اسباب ہیں۔

ایوب خان کا آمرانہ دور

ایوب خان کا دس سالہ آمرانہ دور پاکستان پر مسلط رہا۔ مستقل طور پر نافذ ''ہنگامی حالت'' نے نوکر شاہی کو تحفظ دیے رکھا۔ انھوں نے عوام کو دبا کر رکھنے کی وہ پالیسیاں اختیار کیں جن کے خلاف اندرونی طور پر ردعمل پیدا ہوتا رہا۔ مشرقی پاکستان کے عوام بھی اس صورت حال کو برداشت نہ کر سکے اور علیحدگی پر مجبور ہو گئے۔

قومی قیادت کا فقدان

قائداعظم اور لیاقت علی خان کی وفات کے بعد پاکستان میں محب وطن لیڈر شپ کا فقدان ہو گیا۔ مسلم لیگی قائدین عوام پر حکومت کرنا صرف اپنا حق سمجھتے تھے جس کے پیش نظر مشرقی پاکستان کی مسلم لیگی وزارت قیام پاکستان کے بعد عوام کا اعتماد حاصل کرنے میں ناکام رہی۔ مسلم لیگی قائدین عوامی مسائل کو سمجھ نہ سکے جو مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا ایک سبب تھا۔

اقتصادی بدحالی

مشرقی پاکستان ہمیشہ سے اقتصادی طور پر بدحالی کا شکار رہا۔ تقسیم ہند سے پہلے بھی اس کی پسماندگی کا سبب مغربی بنگال کا ہندو صنعت کار اور ہندو زمیندار تھا۔ اب ہندو مشرقی پاکستان کی معیشت پر چھائے ہوئے تھے۔ پوری کوششوں کے باوجود بھی یہ پاکستان کے دوسرے صوبوں کے مقابلے میں معاشی طور پر پسماندہ رہا۔ اس سے مقامی آبادی میں احساس محرومی پیدا ہو گیا جو مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی صورت میں نمودار ہوا۔

ہندو اساتذہ کا منفی کردار

قیام پاکستان کے بعد حکومتیں پاکستانی قومیت کا جذبہ ابھارنے میں ناکام رہیں۔ اس کے برعکس پاکستان مخالف گروہ اپنی سرگرمیاں جاری رکھنے میں کامیاب رہے۔ بدقسمتی سے بنگالی مسلمان ہمیشہ تعلیمی میدان میں ہندو سے کم تر رہا اس لیے سکولوں اور کالجوں کے اساتذہ کی اکثریت ہندوؤں پر مشتمل تھی جنھوں نے نئی نسل کے ذہنوں کو بنگالی قومیت سے آلودہ کر دیا۔ اسے نظریہ پاکستان کے خلاف بغاوت پر آمادہ کیا جس نے مغربی پاکستان سے علیحدگی حاصل کرنے کی راہ ہموار کی۔

بنگالی زبان کا مسئلہ

بنگالی زبان کے مسئلے نے قومی اتحاد کو پارہ پارہ کرنے میں اہم کردار ادا کیا قیام پاکستان کے بعد اردو کو قومی زبان قرار دیا گیا۔ بنگالیوں نے بنگالی زبان کے حق میں تحریک شروع کی لیکن قائداعظم کے غیر معمولی اثر و رسوخ کی وجہ سے یہ تحریک وقتی طور پر دب گئی۔ 1956ء کے آئین میں اردو اور بنگالی زبان کو سرکاری زبانیں تسلیم بھی کر لیا گیا لیکن بنگالیوں کی نفرت دور نہ ہو سکی۔

صوبائی تعصبات

مشرقی پاکستان کی کل آبادی کا 56 فیصد تھی۔ وہ پاکستان کے پانچ یونٹوں میں سے ایک یونٹ تھا لیکن مشرقی پاکستان کے سیاستدانوں نے ایوان زیریں میں آبادی کے تناسب سے نمائندگی کا مطالبہ کیا، جس کی بنا پر مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے سیاستدان ایک دوسرے کے خلاف برسر پیکار ہو گئے جو ملک کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کا موجب بنے۔

علاقائی سیاست

1954ء میں مشرقی پاکستان میں مسلم لیگ انتخابات ہار گئی اور میدان سیاست سہروردی، بھاشانی فضل الحق کے ساتھ میں چلا گیا۔ جنھوں نے اقتدار ایک دوسرے سے چھیننے کے لیے ہندو ارکان اسمبلی کی حمایت حاصل کرنے کی تگ و دو شروع کر دی۔ عوام کو ساتھ ملانے کے لیے منفی ہتھکنڈے استعمال کیے۔ اس طرح کرسی کے حصول کے لیے ان سیاستدانوں نے اس کرسی کے پائے توڑنے کی پالیسی پر عمل کیا۔

بڑی طاقتوں کی سازش

بھارت نے روس کے ساتھ بیس سالہ معاہدہ پر دستخط کیے۔ اس معاہدے نے جنوب مشرقی ایشیا میں روس اور بھارت کے مفادات کو یکجا کر دیا۔ بھارت کو روس سے ضروری کاروائی کرنے کے لیے حسب ضرورت سامان اور تکنیکی امداد حاصل ہو گئی۔ اس کے علاوہ امریکہ بھی ان سازشوں میں شامل ہو گیا جس کا ثبوت یہ ملا کہ جب اسرائیل نے امریکی ساخت کا اسلحہ بھارت کو فراہم کیا تو امریکہ نے اعتراض نہ کیا لیکن جونہی سعودی عرب اور اردن نے پاکستان کو اسلحہ دینے کی خواہش ظاہر کی تو امریکہ نے منع کر دیا۔ بہرحال مشرقی پاکستان کی علیحدگی بڑی طاقتوں کے گٹھ جوڑ کا نتیجہ بھی تھی۔

شیخ مجیب الرحمن کا چھ نکاتی فارمولا

مجیب الرحمن کا چھ نکاتی فارمولا مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے لیے زہر قاتل ثابت ہوا۔ اس فارمولے کا سبب یہ تھا کہ صوبوں کو الگ ریاستیں بنا دیا جائے اور نیم وفاق قائم کر دیا جائے۔ مجیب الرحمن نے معاشی بدحالی سے پسے ہوئے عوام سے کہا کہ جب تک مغربی پاکستان کی غلامی ختم نہیں ہو جاتی تم خوشحال نہیں ہو سکتے۔ وہ اپنی خود ساختہ صوبائی خود مختاری کے ڈرامے میں کامیاب ہو گیا۔

بھٹو مجیب اختلافات

بھٹو مجیب اختلافات نے علیحدگی کے مسئلے کو مزید ہوا دی۔ ان دونوں کے اختلافات کو ختم کروانے کے لیے مذاکرات کا اہتمام کیا گیا لیکن چنداں کامیابی نہ ہوئی۔ بھٹو نے 23 مارچ 1971ء کے ڈھاکہ میں قومی اسمبلی کے اجلاس کا بائیکاٹ کیا جس سے مغربی اور مشرقی پاکستان کے درمیان فاصلہ بڑھا جو علیحدگی کا موجب بنا۔

علاقائی جماعتوں کی کامیابی

1970ء کے انتخابات میں دونوں حصوں (مشرقی اور مغربی پاکستان) میں کسی بھی بڑی جماعت کو نشستیں حاصل نہ ہو سکیں۔ شیخ مجیب الرحمن کی عوامی لیگ مشرقی پاکستان میں اور بھٹو کی پیپلز پارٹی مغربی پاکستان میں کامیاب ہوئیں۔ صوبہ خیبر پختونخواہ اور بلوچستان میں ولی خان کی (نیشنل عوامی پارٹی NAP) اور جمعیت العلمائے اسلام (ہزاروی گروپ) کامیاب رہا۔ کوئی پارٹی بھی قومی پارٹی کہلانے کی مستحق نہ تھی کہ جس کو اقتدار سونپا جاتا۔ عوامی لیگ کو نمایاں اکثریت حاصل ہوئی جس کو اقتدار نہ ملا۔ کا جو علیحدگی کا ایک سبب بنا۔

فوجی کاروائی

23 مارچ 1971ء کو مجیب الرحمن نے اعلان بغاوت کر دیا۔ بنگلہ دیش کے جھنڈے تک لہرا دیے گئے اور مغربی پاکستان کے باشندوں اور بہاریوں کا قتل عام شروع کر دیا گیا جس کے پیش نظر فوجی کاروائی کا فیصلہ کیا گیا۔ میجر جنرل یعقوب علی خاں نے فوجی کاروائی سے انکار کرتے ہوئے استعفیٰ دے دیا اور جنرل ٹکا خاں کو مشرقی پاکستان کا گورنر مقرر کیا گیا۔ ٹکا خاں کی کاروائی نے مغربی پاکستان کے خلاف مزید ردعمل پیدا کیا اور حکومت عوامی حمایت سے اور زیادہ محروم ہو گئی۔

گنگا طیارے کا اغواء

بھارت نے اپنا گنگا نامی طیارہ اغوا کر کے بہانہ بنا کر بھارت نے مغربی پاکستان کا مشرقی پاکستان سے فضائی رابطہ منقطع کر دیا۔ یہ محض ایک سازش تھی جو صرف مشرقی پاکستان کو علیحدگی کے لیے تیار کی گئی تھی۔ فضائی رابطے کے خاتمے سے مشرقی پاکستان کو اسلحے کی ترسیل رک گئی جس سے بروقت فوجی کاروائی نہ ہو سکی۔

بھارت کی فوجی مداخلت

بھارت کی مسلسل خواہش تھی کہ پاکستان کی سالمیت کو کسی نہ کسی بہانے سے کمزور کیا جائے۔ بھارت نے اپنی سرحدوں کی حفاظت کا بہانہ بنا کر "مکتی باہنی" کے نام پر ہزاروں تخریب کار مشرقی پاکستان میں داخل کر دیے اور مشرقی پاکستان پر حملہ کر دیا۔ فضائی تحفظ کی عدم موجودگی میں محصور پاکستانی فوج کو شکست کا سامنا کرنا پڑا اور اسے مجبوراً ہتھیار ڈالنا پڑے جس سے ملک دولخت ہو گیا۔

حاصل کلام

قائداعظم کی قیادت میں برصغیر کے مسلمانوں کی عظیم قربانیوں کے بعد 1947ء میں آزاد ہونے والا ملک پاکستان سیاست دانوں کی نااہلی سول اور فوجی بیوروکریسی کی مداخلت اور بھارت کے ناپاک عزائم اور مداخلت کی وجہ سے 1971 میں دو حصوں میں تقسیم ہو گیا جو کہ آنے والی نسلوں کے لیے ایک سبق ہے۔

☆☆☆☆☆

اہم معلومات

11 اگست 1947ء	قائداعظم پہلی اسمبلی کے صدر
سر عبدالرشید	پاکستان کے پہلے چیف جسٹس
مولوی تمیز الدین	اسمبلی کے پہلے سپیکر
3 جون 1947ء	منصوبہ تقسیم ہند
4 بلین روپے	متحدہ برصغیر کے کل اثاثے
750 ملین روپے	پاکستان کا حصہ
64 فیصد	فوجی اثاثے میں بھارت کا حصہ
36 فیصد	فوجی اثاثے میں پاکستان کا حصہ
اپریل 1948ء	بھارت نے پاکستان کا دریائی پانی روکا
635	ہندوستان میں کل دیسی ریاستیں
13 ماہ	قائداعظم بحیثیت گورنر جنرل
1896ء	لیاقت علی خان کا سن پیدائش
1923ء	لیاقت علی خان مسلم لیگ میں شامل
1936ء	لیاقت علی خان مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری
12 مارچ 1949ء	قرارداد مقاصد
1950ء	لیاقت نہرو معاہدہ
14 اکتوبر 1955ء	ون یونٹ کا قیام
مشتاق احمد گورمانی	مغربی پاکستان کے پہلے گورنر
1958ء	ایوب خان کا مارشل لاء
1959ء	بنیادی جمہوریت کا نظام
1961ء	مسلم فیملی لاز آرڈیننس
1962ء	دوسرا آئین
جنوری 1965ء	صدارتی الیکشن
ستمبر 1965ء	پاک بھارت جنگ
25 مارچ 1969ء	ایوب خان کا استعفٰی اور یحییٰ خان کا مارشل لا
1970ء	پہلے عام انتخابات
23 مارچ 1971ء	مجیب الرحمن نے گھر پر بنگلہ دیش کا پرچم لہرایا
16 دسمبر 1971ء	بنگلہ دیش کا قیام

{کثیرالانتخابی سوالات (مشقی سوالات)}

ذیل میں ہر سوال کے چار جوابات تحریر کئے گئے ہیں درست جواب کی نشاندہی (✓) کے نشان سے کریں

1۔ قرارداد مقاصد منظور ہوئی۔

(الف) 1930 (ب) 1940 (ج) 1946 (د) 1949

2۔ مشرقی پاکستانی کی آبادی کل آبادی کا کتنے فیصد تھی۔

(الف) 54 (ب) 56 (ج) 58 (د) 60

3۔ چھ نکاتی فارمولا کس نے پیش کیا۔

(الف) شیخ مجیب الرحمن (ب) ذوالفقار علی بھٹو (ج) بھاشانی (د) یحییٰ خان

4۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی ہوئی۔

(الف) 1969 (ب) 1970 (ج) 1971 (د) 1972

5۔ پاکستان میں پہلے انتخابات ہوئے۔

(الف) 1949 (ب) 1956 (ج) 1970 (د) 1977

6۔ 1970ء میں پاکستان میں پہلے انتخابات کس نے کرائے۔

(الف) ایوب خان (ب) یحییٰ خان (ج) ذوالفقار علی بھٹو (د) لیاقت علی خان

7۔ لیگل فریم ورک آرڈر کا اعلان کس نے کیا۔

(الف) ایوب خان (ب) یحییٰ خان (ج) ذوالفقار علی بھٹو (د) لیاقت علی خان

8۔ لیگل فریم ورک آرڈر کے تحت قومی اسمبلی میں کل نشستیں تھی۔

(الف) 310 (ب) 313 (ج) 316 (د) 320

9۔ 1962 کے آئین کے مطابق پاکستان میں قومی زبان کا درجہ ملا

(الف) بنگالی (ب) پنجابی (ج) اردو (د) اردو اور بنگالی

10۔ 1970 کے انتخابات میں مغربی پاکستان سے کامیابی حاصل کی

(الف) پاکستان پیپلز پارٹی (ب) عوامی نیشنل پارٹی (ج) پاکستان مسلم لیگ (د) عوامی لیگ

11۔ جنرل یحییٰ خان نے حکومت کب سنبھالی۔

(الف) مارچ 1969 (ب) اپریل 1970 (ج) دسمبر 1971 (د) جون 1972

12۔ ایوب خان نے زرعی اصلاحات کا اعلان کیا۔

(الف) 1958 (ب) 1959 (ج) 1960 (د) 1965

13۔ دوسرے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کا دورانیہ ہے۔

(الف) 55-1950 (ب) 60-1955 (ج) 65-1960 (د) 70-1965

14۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان سندھ طاس معاہدہ کس کے تعاون سے ہوا۔

(الف) تولیتی کونسل　(ب) سلامتی کونسل　(ج) عالمی عدالت　(د) عالمی بنک

15۔ 1956 کا آئین۔۔۔۔۔۔۔۔سال 7 ماہ نافذ رہا۔

(الف) 2　(ب) 3　(ج) 4　(د) 5

16۔ پسماندہ معیشت کا ترقی یافتہ معیشت کی طرف گامزن ہونا کہلاتا ہے۔

(الف) پسماندگی　(ب) روزگار　(ج) معاشی ترقی　(د) توازن ادائیگی

17۔ 1965 کی جنگ اقوام متحدہ کی کوششوں سے کب بند ہوئی۔

(الف) 2 ستمبر 1965　(ب) 15 ستمبر 1965　(ج) 20 ستمبر 1965　(د) 23 ستمبر 1965

18۔ بنیادی جمہوریت کے ممبران کی تعداد ہے۔

(الف) 60ہزار　(ب) 70ہزار　(ج) 80ہزار　(د) 90ہزار

19۔ لیاقت علی خان کی وفات ہوئی۔

(الف) 1951　(ب) 1952　(ج) 1953　(د) 1954

20۔ پاکستان کا دوسرا آئین منظور ہوا۔

(الف) 1949　(ب) 1956　(ج) 1962　(د) 1969

21۔ وحدت مغربی پاکستان (ون یونٹ) کا خاتمہ ہوا۔

(الف) 1955　(ب) 1960　(ج) 1965　(د) 1970

22۔ ایوب خان نے مارشل لاء نافذ کیا۔

(الف) 1956　(ب) 1958　(ج) 1959　(د) 1962

23۔ پاکستان کی پہلی آئین ساز اسمبلی کے سپیکر تھے۔

(الف) لیاقت علی خان　(ب) خواجہ ناظم الدین　(ج) مولوی تمیز الدین　(د) قائد اعظم

24۔ ریڈ کلف کی غیر منصفانہ تقسیم سے بھارت کو۔۔۔۔۔۔تک رسائی حاصل ہو گئی۔

(الف) کشمیر　(ب) رن آف کچھ　(ج) سیالکوٹ　(د) لاہور

25۔ 1956 کا آئین نافذ ہوا

(الف) 23 جنوری　(ب) 23 مارچ　(ج) 24 اکتوبر　(د) 16 دسمبر

26۔ جنرل ایوب خان نے مسلم فیملی لاز (عائلی قوانین) کا اجرا کیا۔

(الف) 1959　(ب) 1960　(ج) 1961　(د) 1962

27۔ لیاقت نہرو معاہدہ طے پایا۔

(الف) 1949　(ب) 1950　(ج) 1951　(د) 1956

28۔ لیاقت علی خان نے مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی۔

(الف) 1920 (ب) 1921 (ج) 1922 (د) 1923

29۔ پاکستان کی پہلی آئین ساز اسمبلی نے قائداعظم کو صدر منتخب کیا۔

(الف) 10 اگست 1947 (ب) 11 اگست 1947 (ج) 13 اگست 1947 (د) 14 اگست 1947

30۔ قائداعظم نے گورنر جنرل کے عہدے کا حلف چیف جسٹس .... کے سامنے لیا۔

(الف) سجاد علی شاہ (ب) غلام محمد (ج) عبدالرشید (د) محمد منیر

31۔ پہلی آئین ساز اسمبلی کے ارکان کی تعداد تھی۔

(الف) 67 (ب) 69 (ج) 71 (د) 73

32۔ متحدہ برصغیر کے ریزرو بینک میں تقسیم کے وقت رقم جمع تھی۔

(الف) 2 بلین (ب) 3 بلین (ج) 4 بلین (د) 5 بلین

33۔ تقسیم برصغیر کے وقت اثاثوں میں پاکستان کا حصہ تھا۔

(الف) 600 ملین (ب) 650 ملین (ج) 700 ملین (د) 750 ملین

{جوابات}

1	د	7	ب	13	ج	19	الف	25	ب	31	ب
2	ب	8	ب	14	د	20		26	ج	32	ج
3	الف	9	د	15	الف	21	د	27	ب	33	د
4	ج	10	الف	16	ج	22	ب	28	د		
5	ج	11	الف	17	د	23	ج	29	ب		
6	ب	12	ب	18	ج	24	الف	30	ج		

{مختصر جوابات (مشقی سوالات)}

س۔ **پاکستان کی آئین ساز اسمبلی کی تشکیل کیسے ہوئے۔**

ج۔ **پاکستان کی آئین ساز اسمبلی**

پاکستان کی آئین ساز اسمبلی نے 11 اگست 1947ء کو قائداعظم کو اپنا صدر منتخب کیا۔ آپ نے چیف جسٹس سر عبدالرشید کے سامنے گورنر جنرل کے عہدے کا حلف اٹھایا۔ مولوی تمیز الدین اسمبلی کے پہلے سپیکر تھے۔ آئین کی تیاری تک 1935 کے آئین میں چند اہم ترامیم کر کے عبوری آئین بنا کر ملک میں لاگو کیا گیا۔

س۔ **ایوب خان کے زرعی اصلاحات کے پانچ نکات لکھیں۔**

ج۔ **ایوب خان کی زرعی اصلاحات کے نکات**

ایوب خان کی زرعی اصلاحات کے پانچ نکات درج ذیل ہیں۔

☆ کوئی شخص 500 ایکڑ نہری یا 1000 ایکڑ بارانی زمین سے زیادہ کا مالک نہ ہوگا۔

☆ زمیندار اپنے خاندان کی عورتوں اور بچوں (یتیم) کو 250 ایکڑ نہری، 500 ایکڑ بارانی سے زیادہ نہ دے سکے گا۔

☆ مزارعین کو زمین سے بے دخلی کے بعد قانونی تحفظ ملے گا۔

☆ جاگیریں بلا معاوضہ بحق سرکار ضبط کر لی جائیں گی۔

☆ زمین دار کے حصہ کی شرح اضافہ (اجارہ) پر پابندی ہوگی۔

س۔ **1956 کے آئین کی اسلامی دفعات تحریر کریں۔**

ج۔ **1956 کے آئین کی اسلامی دفعات:**

1956 کے آئین کی اسلامی دفعات درج ذیل ہیں۔

☆ پاکستان کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا۔

☆ صدر کا مسلمان ہونا لازمی قرار دیا گیا۔

☆ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو تسلیم کیا گیا اور کہا گیا کہ تمام اختیارات اللہ کے تفویض کردہ ہیں جو کہ عوامی نمائندوں کے ذریعے بروئے کار لائے جائیں گے۔

☆ انفرادی اور اجتماعی زندگی اسلامی تعلیم کے مطابق ہوگی۔

☆ قرآن وسنت کے منافی قانون نہیں بنایا جائے گا۔

س۔ **دوسرے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کے اہداف کیا تھے؟**

ج۔ **دوسرے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کے اہداف:**

☆ قومی آمدنی میں 24 فی صد اضافہ

☆ فی کس آمدنی میں 10 فی صد اضافہ

☆ زرعی پیداوار میں 14 فی صد اضافہ

☆ برآمدات میں سالانہ 3 فی صد اضافہ

س۔ 1965 کی جنگ میں پاکستانی بحریہ کا کیا کردار تھا؟

ج۔ 1965 کی جنگ میں پاکستانی بحریہ کا کردار:

1965 کی جنگ میں پاکستانی بحریہ چوکس رہی کاٹھیاواڑ کے ساحل پر بھارتی بحری اڈہ تباہ کیا جب بھارت نے حملہ کیا تو پاک بحریہ نے ان کا ایک جنگی جہاز ڈبو دیا۔ باقی جہاز بھاگ نکلے۔

س۔ مسلم فیملی لاز آرڈیننس 1961 کے پانچ نکات لکھیں۔

ج۔ مسلم فیملی لاز:

مسلم فیملی لاز (عائلی قوانین) حسب ذیل ہیں۔

☆ نکاح کو یونین کونسل میں رجسٹر کرنا لازمی قرار دیا گیا۔

☆ دوسری شادی کیلئے پہلی بیوی اور چیئرمین یونین کونسل کی اجازت ضروری ہوگی

☆ شادی کے لیے لڑکے کی عمر کم از کم 18 سال اور لڑکی کی عمر 16 سال مقرر کی گئی

☆ طلاق کی صورت میں عدت کی مدت 90 دن مقرر کی گئی۔

☆ یتیم ہونے کو بھی وراثت میں حقدار تسلیم کر لیا گیا۔

س۔ 1965 کی جنگ کے دو اسباب تحریر کریں۔

ج۔ 1965 کی جنگ کے دو اسباب:

☆ بھارت نے کبھی پاکستان کو دل سے تسلیم نہیں کیا اس نے پاکستان کو تباہ کرنے کے لیے جارحانہ اقدامات شروع کر دیے۔

☆ کانگرس پارٹی نے بھارت میں انتخابات میں کامیابی کیلئے پاکستان کو فتح کرنے کے بہانے لوگوں سے ووٹ حاصل کرنے کی کوشش کی۔

س۔ آئینی ڈھانچے "لیگل فریم ورک آرڈر" میں آئندہ حکمت عملی نکات تحریر کریں۔

ج۔ آئندہ حکمت عملی کے نکات:

☆ اسلامی طرز زندگی کا فروغ

☆ اسلام کے اخلاقی اصولوں پر عمل کرنا

☆ اسلامی اصولوں کے فروغ کے لیے اقدامات

☆ مسلمانوں کو قرآن و حدیث کی تعلیم کی فراہمی کا بندوبست کرنا

س۔ یونین کونسل اور یونین کمیٹی سے کیا مراد ہے؟

ج۔ یونین کونسل اور یونین کمیٹی:

ایوب خان کے جمہوری نظام 1959 کے مطابق یونین کونسل کو دیہاتوں میں یونین کونسل اور شہروں میں یونین کمیٹی کہتے ہیں۔ اس میں 1000 سے 1500 ووٹر براہ راست ایک نمائندہ منتخب کرتے ہیں جن کو (BD) ممبر کہتے ہیں۔ یہاں صحت و صفائی، پیدائش و اموات کا ریکارڈ ہوتا ہے۔

س۔ 1956 کا آئین کیسے منسوخ ہوا۔

ج۔ 1956 کے آئین کی منسوخی:

1956 کا آئین پاکستان کے مخصوص حالات جمہوری اداروں میں فوج کی مداخلت اعلیٰ قیادت کے فقدان بیوروکریسی کی بے جا مداخلت اور گورنر جنرل کی حکومتی امور میں بے جا مداخلت کی وجہ سے اکتوبر 1958 میں جنرل ایوب خان نے ختم کر دیا اور فوجی حکومت قائم کر دی۔

س۔ واحد شہریت سے کیا مراد ہے؟

ج۔ واحد شہریت:

پاکستان میں شہریوں کو واحد شہریت حاصل ہو گی تمام شہری پاکستانی کہلائیں گے چاہے وہ مشرقی پاکستان کے تیسرے ہوں یا مغربی پاکستان کے اس کے برعکس امریکہ میں شہریوں کو دوہری شہریت حاصل ہے۔ایک مرکزی شہریت اور دوسری ریاستوں کی شہریت۔

س۔ ریڈ کلف کی غیر منصفانہ تقسیم سے کونسے مسلم اکثریت والے علاقے بھارت کو دیئے گئے۔

ج۔ ریڈ کلف کی غیر منصفانہ تقسیم:

ریڈ کلف نے ناانصافی کرتے ہوئے پاکستان کو اہم علاقوں سے محروم کر دیا۔ضلع گورداسپور کے مسلم اکثریت والے علاقے بھارت کے حوالے کئے گئے تا کہ کشمیر تک بھارت کو رسائی مل جائے۔ضلع فیروز پور کے علاقے بھارت کے حوالے کیے گئے تا کہ پاکستان کے لیے دریائی پانی کے حوالے سے مسائل پیدا کیے جائیں۔

س۔ مالاکنڈ ڈویژن کیسے تشکیل پایا؟

ج۔ مالاکنڈ ڈویژن کی تشکیل:

قیام پاکستان سے صوبہ سرحد (KPK) میں دیر، سوات اور چترال کی ریاستوں کا الگ وجود قائم رہا ہے۔1969 میں جنرل یحییٰ خان نے ان ریاستوں کو ملا کر مالاکنڈ ڈویژن تشکیل دیا اور اسے صوبہ سرحد میں ضم کر کے صوبے کا انتظامی حصہ بنا دیا۔

س۔ معاشی ترقی سے کیا مراد ہے؟

ج۔ معاشی ترقی:

معاشی ترقی سے مراد کسی پسماندہ معیشت کا ترقی یافتہ معیشت کی طرف گامزن ہونا ہے یہ ایک ایسا عمل ہے جس کے دوران قدرتی اور انسانی وسائل کو استعمال کرتے ہوئے معیشت میں ایسی تبدیلیاں لائی جائیں جس سے قومی آمدنی بڑھے۔معاشی ترقی سے لوگوں کا معیار زندگی بلند ہوتا ہے۔

س۔ تیسرے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کی ناکامی کی وجوہات تحریر کریں۔

ج۔ تیسرے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کی ناکامی کی وجوہات۔

تیسرا ترقیاتی منصوبہ مکمل طور پر کامیاب نہ ہوا خشک سالی اور 1965 کی پاک بھارت جنگ کی وجہ سے ترقیاتی اخراجات اور وسائل کم ہو گئے۔غیر ملکی امداد میں بھی 27 فی صد کمی آگئی۔